تذکرۂ ابورجاء رَحِمَہُ اللہُ السَّلَام

۲۰۱۹ء

حیات حضرت ابورجاء قدس سرہٗ

علماءِ کرام و دانشورانِ عظام کی نظر میں

(مجموعۂ مقالات)

مصلح اُمت، عاشق رسولؐ، محب اولیاءؒ مصحح دلائل الخیرات، پیر طریقت

حضرت مولانا ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی قادری قدس سرہ‘

خلیفہ حضرت ابوالفداءؒ و بانی ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

:...... مرتب :......

ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی

زیر اہتمام

فرزندِ اصغر سید شاہ سعد اللہ بشیر انس بخاری نقشبندی

اسسٹنٹ ڈائرکٹر ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اک شخص سارے شہر کو ویران کر دیا

از: ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی

کون ہے مشفق سہارا، آپ کے جانے کے بعد
ہوگئی ویران دنیا آپ کے جانے کے بعد

ساری خوشیاں تھیں انہی سے، ہوگئی رخصت سبھی
ہورہا دشوار جینا آپ کے جانے کے بعد

گھر ہے سونا، سونی مسجد، سونا ہے سارا سماں
کیسے ہو اس کا مداوا آپ کے جانے کے بعد

اپنا حالِ دل سنائیں تو سنائیں کس کو ہم
چاہ کے بھی رونا پایا آپ کے جانے کے بعد

آپ کی سننے آوازیں کان ہیں ترسے بہت
سن نہ پائے لفظ میٹھا آپ کے جانے کے بعد

آپ کے قصے، حکایت یاد کرتے صبح و شام
کوئی لمحہ چین نہ پایا آپ کے جانے کے بعد

قدر ویسی کی نہیں جیسی کرنی تھی ہمیں
مرتبہ جانی ہے دنیا آپ کے جانے کے بعد

اب کریگا مشورہ تو کس سے اے بے بس اویسؔ
مشورہ لگتا ادھورا آپ کے جانے کے بعد

✡✡✡

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ ابورجاء رحمۃ اللہ السلام

۲۰۱۹ء

حیات حضرت ابورجاء قدس سرہٗ
علماءِ کرام ودانشورانِ عظام کی نظر میں

(مجموعۂ مقالات)

مصلح اُمت، عاشق رسولؐ، محب اولیاءؒ، مصحح دلائل الخیرات، پیر طریقت

حضرت مولانا ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی قادری قدس سرہٗ

خلیفہ حضرت ابوالفداءؒ وبانی ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

......: مرتب :......

ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی

زیر اہتمام

فرزندِ اصغر سید شاہ سعد اللہ بشیر انس بخاری نقشبندی

اسسٹنٹ ڈائرکٹر ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	حیات حضرت ابورجاء قدس سرہٗ
ترتیب وتہذیب	:	ڈاکٹر حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی وقادری
زیر اہتمام	:	فرزندِ اصغر سید شاہ سعد اللہ بشیر انس بخاری نقشبندی
کمپیوٹر کتابت	:	سید عبد المغنی ارشد **9391266257**
سنہ اشاعت	:	جمادی الآخر ۱۴۴۱ھ م جنوری ۲۰۲۰ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	**100** روپے

....: ملنے کے پتے :....

۱} دکن ٹریڈرس، سردار محل، چار مینار، حیدرآباد 66822350 ,24521777 - 040

۲} عرشی کتاب گھر، منڈی میر عالم۔ فون: 9440068759

۳} ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر AFIRC 9885775719

۴} ادارۂ قرآن فہمی، مسجد سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج، حیدرآباد

۵} بیت البرکات، سید شاہ سعد اللہ بشیر انس، 040-24500711
19-3-703/A/8/2/A, Shakkar Gunj, Hyd-53, India.

۶} محمد عبدالحنان خان' محمد مختار خاں، مسجد تکیہ حضرت ظہور شاہؒ، سید علی چبوترہ، حیدرآباد

۷} جامعہ انوار القرآن للبنات، حکیم پیٹ، حیدرآباد۔ فون: 9848313768

۸} مولانا محمد منظور احمد صاحب، مسجد شاہ میر اولیاؒ، حویلی منجلی بیگم، شاہ علی بنڈہ، 9985354250

ابوالفدا اسلامک ریسرچ سنٹر
ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آنکھ حیراں ہے کیا شخص زمانے سے گیا

از: فرزندِ اصغر قاری سید شاہ سعداللہ بشیر انس نقشبندی

لگتا ہے مجھ کو اب بھی وہ ساتھ رہ رہے ہیں
کس سمت سے وہ جانے تشریف لا رہے ہیں

سونچا نہ تھا اچانک، رخصت وہ ہوں گے ایسے
قدموں میں ماں کے اپنی، آرام کر رہے ہیں

آواز آرہی ہے، ہر سمت سے انہی کی
بن کر وہ گیت دل پہ آواز دے رہے ہیں

مرضی پہ رب کی اپنے، لبیک کہہ گئے وہ
جلووں میں مصطفیٰ کے محصور ہوگئے ہیں

دیکھا جنازہ سب نے نکلا تھا گھر سے ایسے
عاشق کا یہ جنازہ لے کر یوں جارہے ہیں

ذکرِ نبیؐ کی مجلس مقصد تھا زندگی کا
لگتا وہاں بھی ایسی محفل سجارہے ہیں

مایوس نہ انسؔ ہو، جنت ہے ان کا مسکن
جاکر تری وہ منزل آسان کر رہے ہیں

۞۞۞

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فہرست

1	ابتدائیہ	5
2	مناجاتِ بارگاہِ رب العالمین	7
3	نعتِ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	8
4	قطعاتِ تاریخ مناقب بہ بارگاہِ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ	9
5	حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب مدت فیوضہ	11
6	حضرت العلامہ پروفیسر محمد مصطفی شریف صاحب مدت فیوضہ	13
7	حضرت العلامہ شاہ محمد فصیح الدین نظامی صاحب مدت فیوضہ	18
8	حضرت العلامہ سید شاہ عزیز اللہ قادری صاحب مدت فیوضہ	22
9	حضرت العلامہ ڈاکٹر شیخ عبدالغفور رحمت آبادی صاحب مدت فیوضہ	24
10	حضرت العلامہ ڈاکٹر سید شاہ مرتضی علی صوفی قادری صاحب مدت فیوضہ	28
11	حضرت العلامہ عرفان اللہ شاہ نوری صاحب مدت فیوضہ	34
12	حضرت مولانا ڈاکٹر حسن محمد نقشبندی مجددی قادری صاحب مدت فیوضہ	38
13	حضرت مولانا محمد منظور احمد صاحب مدت فیوضہ	43
14	مولانا حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی قادری	49
15	حضرت ابورجاء کا نعتیہ کلام، مناقب وسلام	90

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ابتدائیہ

ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، اپنے بانی ومؤسس، پیرطریقت، حضرت العلامہ ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر نقشبندی علیہ الرحمہ کی نگرانی وسرپرستی سے محروم ہوچکا ہے، وہی بانی جس نے اس ادارہ کو اپنے پیرومرشد حضرت پروفیسر ابوالفداء محمد عبدالستار خان نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ (خلیفہ حضرت محدثِ دکنؒ) کی یاد اور اظہارِ عقیدت کیلئے قائم فرمایا تھا، جس بزم میں حضرت ابوالفداء کا ذکر ہوتا اس بزم میں آپ کے تلمیذِ خاص کا ذکر لازم ہوتا، آپ کی اچانک رحلت اہلِ خانہ ووابستگانِ حضرت کو غم گسار کرگئی، ابھی ذہن ودل کو آپ کی رخصت کا یقین ہونا باقی ہے۔ اللہ عزوجل سبھی کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

آپ جہدِ مسلسل وعزمِ مصمم کے پیکرِ اتم تھے، اخلاص اور للّٰہیت آپ کا زیور اور عادتِ ثانیہ تھی، توکل وذاتِ خداوندی پر اٹوٹ بھروسہ آپ کا وصفِ خاص تھا، یقیناً آپ کا معاملہ اس آیتِ کریمہ کے مصداق تھا "**والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا**" اور جو ہماری راہ میں جدوجہد کرتا ہے ہم اس کیلئے راستے کھول دیا کرتے" آپ بڑے بڑے پروجیکٹس کا آغاز فرمادیتے مگر اس کو تکمیل کرنے کیلئے سرمایہ موجود نہ ہوتا، مگر چونکہ ارادہ صادق ہوتا اور توکل علی اللہ فولادی ہوتا اسی لئے راہیں خود ہموار ہوجایا کرتیں۔ ؎

اٹھ باندھ کمر کیا ڈرتا ہے ☆ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

حضرتؒ نے اپنی شبانہ روز جدوجہد کے ذریعہ سنٹر اور اس کی سرگرمیوں کو نہ صرف حیدرآباد واضلاع بلکہ دبئی، سعودی عربیہ وامریکہ میں بھی وسعت دی ہے، جو آپ کیلئے صدقۂ جاریہ کی حقیقی شکل ہے۔ آپ کی ذاتِ مبارکہ ایک چلتی پھرتی اسلاف کی تصویر تھی، جو زبان

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سے زیادہ عملی تبلیغ میں یقین رکھتی تھی، جو ایک مرتبہ ملتا وہ دوبارہ سہ بارہ لقاء کا متمنی رہتا، سرتا پا سادگی کی مجسم تصویر، بات کرے تو دلوں کو چھولے، سخاوت و دریا دلی اہلِ بیتِ اطھار سے وراثت میں ملی تھی۔

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے ☆ سفینہ چاہیئے اس بحرِ بے کراں کیلئے

آپ کی فاتحۂ اربعین کے موقع پر آپ کے مبارک تذکرہ پر علماءِ ربانیین و مشائخِ ذوالاحترام کے وقیع مضامین و مقالہ جات کو شامل کتاب کر کے قارئین و معتقدین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ قلتِ وقت کے باعث کئی مضامین شاملِ کتاب نہ ہو پائے جس کا افسوس ہے، ان شاء اللہ العزیز آئندہ ان کو حضرت ہی کی زیرِ طبع تصنیف میں شامل کیا جائے گا۔

ادارہ، جمیع علماء و دانشوران ذوالاحترام کا قلب کی عمیق گہرائیوں سے ممنون و مشکور ہے کہ وہ اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود اپنے رشحاتِ قلم اور قطعاتِ تاریخ کے ذریعہ حضرت ابورجاءؒ کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ امید ہے کہ مستقبل میں بھی اسی طرح آپ تمام حضراتِ والاشان کی سرپرستی و تعاون سنٹر کے ساتھ شامل رہے گی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دعا گو ہے کہ رحمن و رحیم رب حضرت کو اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرمائے، آپ کی لحدِ مبارک کو ٹھنڈا، ہوادار، کشادہ اور روشن فرمائے، اس میں جنت کی روشن دان کھول دے اور ہمیں آپ کے مشن و کاز کو اسی نہج پر جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر محمد عبدالرحیم نقشبندی (خلیفۂ حضرت ابورجاء)

فرزندِ اصغر سید شاہ سعد اللہ بشیر انس نقشبندی

حضرت ابورجاءؒ کی پسند فرمودہ مناجات

از: حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی، دہلوی وازہری علیہ الرحمہ

الٰہی کہاں مشتِ خاک ذلیل — کہاں بارگاہِ رفیع وجلیل
تری رحمتوں نے اٹھایا اسے — اِلَیْہِ الْوِسِیْلَہ سنایا اسے
وسیلہ نے پھر اس کو پرواز دی — کرے عرض تجھ سے وہ آواز دی
وسیلہ نے پہنچایا اس کو وہاں — مَلَک کی رسائی نہیں ہے جہاں
ترے در پہ آیا وہ عَبدِ ذَلُوْل — تَوَسُّل سے اپنے تو کرلے قبول
توسل بہ اسمائے حسنیٰ تمام — توسل بہ اوصافِ زیبا تمام
توسل بہ اسمِ جلیل و عظیم — دعاؤں کو سن لے بہ لطفِ عمیم
توسل بہ نورِ مقدس صفات — جنابِ محمد علیہ الصلات
دعا مانگتا ہے بہ عجز و نیاز — سبھی پر تیرا بابِ رحمت ہے باز
سوا تیرے در کے نہیں کوئی در — تیرا لطف سب پر ہے شام وسحر
تو ہے سب کا مولیٰ تو ہے کارساز — ہر اک تیرا بندہ ، تو بندہ نواز
غنی ہے تری ذات، سب ہیں فقیر — ترے در کا سائل صغیر وکبیر
ہو جس دم مری جان تن سے جدا — زباں پر رہے نام جاری ترا
لحد میں مجھے پھر نہ تکلیف ہو — جوابوں میں ہرگز نہ توقیف ہو
فناء الفنا ہو الٰہی نصیب — مقامِ رضا ہو الٰہی نصیب

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نعتِ شہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیفؔ حموی الجیلانی علیہ الرحمہ

لا نفرق کا بھی حکم اس نے دیا ، وقت کی عظمتیں ہر نبی کیلئے
پھر بھی اس نے محمد کو چن ہی لیا ، منفرد شانِ پیغمبری کیلئے

معجزے حق نے یوں تو عطا کردئے، ہیں صفِ انبیاً میں سبھی کیلئے
ایسی سیرت کہ جس کو کہیں معجزہ ہے وہ مختص ہمارے نبی کیلئے

جس کا اسم مقدس محمد ہوا، ہے جو عرش بریں پر بھی لکھا ہوا
اس کی صورت بنائی ہے اللہ نے، سارے عالم کی صورت گری کیلئے

ساتھ امت کے ہر اک پیمبر بھی ہے دیدنی روز محشر یہ منظر بھی ہے
نفسی نفسی کی دھن میں ہیں سب انبیاً، آپ بے چین ہیں امتی کیلئے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

قاب قوسین ہر اک کی منزل نہیں یہ مقام انبیاء کو بھی حاصل نہیں
وہ نہ سدرہ سے آگے قدم رکھ سکے آئے تھے ساتھ جو رہبری کیلئے

دیکھ کر ظلمت قبر میں روشنی خود نکیریں کو سخت حیرت ہوئی
لے چلا تھا میں داغِ وِلا قلب میں حشر تک قبر میں روشنی کیلئے

سیفؔ تقدیر سے تیرے اسلاف کو راست فیضان ان کے ہی گھر سے ملا
جن کے خدام عالم میں مشہور ہیں لاکھوں افراد کی رہبری کیلئے

قَالَ اللّٰہُ الْمُجِیْبُ : إِنَّ الْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ (القلم:۳۴)

۲۰۱۹ء

قطعۂ تاریخِ وفات

نتیجۂ فکر: حضرت العلامہ ڈاکٹر حافظ وقاری **سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدرؔ قادری** مدت فیوضہ

معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی و منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ صوفی اعظم

کیوں فضا مغموم ہے اور ہے یہ کیسا اضطراب
کیوں دکھائی دے رہے ہیں غمزدہ سب شیخ و شاب

کیا اثر یہ رحلتِ سیّد شہید اللہ کا ہے
ہو رہی تھی جن سے مخلوقِ کثیرہ فیضیاب

تشنہ لب آتے تو اُن کو نقشبندی جام میں
رات دن وہ بانٹتے تھے عشقِ احمد کی شراب

مسجدِ فیض اللہ شاہ کا ذرّہ ذرّہ ہے گواہ
کام کرتے تھے جہاں سے دین کے وہ بے حساب

کثرتِ ذکرِ الٰہی اور درودِ پاک سے
وقتِ آخر جن کا چہرہ کِھل اٹھا مثلِ گلاب

ہاتفِ غیبی سے حیدرؔ نے سُنا سالِ وفات
''ہاں شہید اللہ بشیر اَب ہیں جناں میں باریاب''

۱۴۴۱ھ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بسم اللہ لہ العالمین نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

۱۴۴۱ھ

قَالَ اللّٰہُ الْقَوِیُّ لَھُمْ أَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٌ

۲۰۱۹ء

مرقدِ قصرِ بہشت

۱۴۴۱ھ

قطعاتِ تاریخ دیدۂ پُرآب — نیک نفس حضرت مولانا ابورجاء

۲۰۱۹ء — ۲۰۱۹ء

وصالِ پاک دل مصلحِ امت عارفِ حق عاشقِ رسول — ہادیٔ نایابِ بزمِ دلائل الخیرات

۲۰۱۹ء — ۱۴۴۱ھ

قدوۂ قُدما قاری الحاج سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر — بخاری نقشبندی قادری اَللّٰہُ مُبْدِئُ رَحِمَہٗ

۲۰۱۹ء — ۱۴۴۱ھ

تذکرۂ ابورجاء رَحِمَہُ اللّٰہُ السَّلَام

۲۰۱۹ء

چھوڑ کر دنیا گئے سید شہید اللہ بشیرؒ — داخلِ جنت ہوئے سید شہید اللہ بشیرؒ
اپنی ہستی کو فنا کرکے نبیؐ کی چاہ میں — عشقِ حق میں کھوگئے سید شہید اللہ بشیرؒ
بھر کے دامن میں درودِ پاک کے انوار کو — واصلِ حق ہوگئے سید شہید اللہ بشیرؒ
خدمتِ مسجد ہو یا جلسوں کا ہو وہ اہتمام — سب میں آگے ہی رہے سید شہید اللہ بشیرؒ
نقشبندی سلسلہ کے بن کے ایک پیرِ طریق — عارفوں کی صف میں تھے سید شہید اللہ بشیرؒ
دیکھ کر فرزند، اویسِ نقشبند کو یوں لگا — جیسے چل کر آگئے سید شہید اللہ بشیرؒ
''کہہ'' کو جمع کرکے سیفیؔ لکھ دو تاریخِ وصال ☆ مرجعِ رحمت بنے سید شہید اللہ بشیرؒ
۲۵ — ۲۵ + ۱۹۹۴ = ۲۰۱۹ء

ازقلب صادق ابوعمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی عفی عنہ — بانی و مہتمم دار العلوم سیف الاسلام حیدرآباد معز بلاد ٹی یس انڈیا

۲۰۱۹ء — ۲۰۱۹ء

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر مہد تالحد نیکیوں کا پتلا

مفتی اعظم استاذ الاساتذہ حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب مدظلہ العالی
صدر مفتی جامعہ نظامیہ وسابق صدر مصحح دائرۃ المعارف العثمانیہ

الحمدللہ الواحد الغفار الستار، والصلاۃ والسلام علی النبی المختار و علی آلہ الأطہار وأصحابہ الاخیار ومن تبعہم الی یوم القرار۔ اما بعد!

محبی ومکرمی مصحح دلائل الخیرات مولانا سید حسین شہید اللہ بشیر نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت مولانا الحاج ڈاکٹر محمد عبد الستار خان علیہ الرحمہ (خلیفہ محدثِ دکن حضرت علامہ ابوالحسنات سید عبد اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری نور اللہ مرقدہ) کے سچے مرید و حقیقی خلیفۂ مجاز تھے، جنہوں نے اپنے پیرومرشد کی حیات کے نقوشِ تاباں اور روشن شب وروز کو قولاً وعملاً، تصنیفاً وتالیفاً عوام الناس کیلئے پیش کیا۔

عزیزم شہید اللہ رحمہ اللہ ابتدا ہی سے دینی وعلمی مزاج کے حامل اور دلِ دردمند کے مالک تھے، آپ کی دینی خدمات کا آغاز مسجد حضرت زماں خان شہیدؒ کی خدمت اور نوجوانوں ونونہالوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرنے سے ہوا اور مسجد حضرت سید فیض اللہ حسینیؒ واقع شکر گنج میں وقتاً فوقتاً دینی محافل ومجالس منعقد کے ذریعہ دینِ متین کی قابلِ قدر خدمات انجام دیتے رہے۔ موصوف ان منعقدہ محافل میں اپنے پیر کے اقوال اور دادا پیر کی کتابوں (مواعظہ حسنہ، نور المصابیح وغیرہ) کا حوالہ ضرور دیتے تھے۔ آپ ہر قسم کے منکرات ولغویات سے پرہیز کیا کرتے۔ گویا یہ مہد تالحد نیکیوں کا پُتلا تھے۔

مدرسۂ احیاء دین کی تعمیر نو اور مسجد حضرت سید فیض اللہ حسینیؒ کی توسیع و دومنزلہ تعمیر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

موصوف کا شاندار کارنامہ ہے۔آپ کو ''دلائل الخیرات'' کی مختلف طرق سے سند اجازت حاصل تھی، اس کی ایک ہی نشست میں مکمل قرأت کا خصوصیت سے اہتمام کیا کرتے اوراس کی افادیت واہمیت کے پیشِ نظر خاص ترتیبِ جدید کے ساتھ عمدہ واحسن طریق پر کئی مرتبہ شائع کروایا۔ حدیثِ شریف میں مرنے والے کے جن تین امور کا ثواب جاری رہنے کا ذکر ہے ان تینوں امور کے موصوف عنداللہ حقدار ہیں۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی وعلمی خدمات کوشرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ان کی تعلیمات نئی نسل کیلئے قندیلِ راہ بنے۔آمین۔والحمدللہ رب العالمین

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مخلص

شرحدستخط

محمد عظیم الدین غفرلہ

مفتی جامعہ نظامیہ۔حیدرآباد الہند

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تم سا کہاں سے لاؤں

حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شریف مجددی قادری مدظلہ العالیہ
سابق صدر شعبہ عربی، جامعہ عثمانیہ و سابق ڈائرکٹر دائرۃ المعارف العثمانیہ

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین وعلی آلہ الطیبین الطاھرین، وصحبہ الأکرمین أجمعین۔ وبعد!

برادرِ طریقت حضرت مولانا ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر - رحمہ اللہ - ایک ایسی جامع الصفات شخصیت کا نام ہے جنکی پوری زندگی تبلیغ دین کے لئے وقف تھی، وہ بیک وقت خطیب بلیغ، مصنف عظیم، معلم شفیق، محب العلماء ومشائخ ومصلح کبیر تھے۔ وہ اپنی ذات میں انجمن تھے۔

اس عاجز کی ممدوح سے رفاقت ومصاحبت چالیس سال سے زائد عرصہ کی رہی اس طویل عرصے میں مولانا کے لیل ونہار کو سفر وحضر میں دیکھنے کا موقع ملا اور مولانا کے روحانی وعلمی فیوضات سے استفادہ کا بھی فیض حاصل رہا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

فنِ تجوید وقرأت میں مولانا ممدوح کو زبردست ملکہ حاصل تھا اور اس فن میں انکو مختلف طرق سے اسناد بھی ملے، چنانچہ حصولِ سعادت کے لئے یہ عاجز نے مولانا ممدوح کو حضرت شعبہ - رحمۃ اللہ علیہ - کی قرأت پر مکمل قرآن سنایا، جسکے ختم پر مولانا نے اس عاجز کو اپنے سلسلہ کی سند بھی عطا فرمائی۔ **والحمدللہ علی ذالک۔**

اسی طرح دلائل الخیرات کی اجازت بھی اس عاجز کو مولانا سے حاصل ہوئی اور بحیثیتِ مصحح دلائل الخیرات ہزاروں عشاقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس شرف سے نوازا اور مولانا کی دلائل الخیرات کی اشاعت میں قبولیت کی علامت ھیکہ آج تقریباً ایک لاکھ عاشقانِ

نبی ﷺ مولانا کی Upload کی ہوئی دلائل الخیرات سے استفادہ کرر ہے ہیں اور ان سب کا ثواب مولانا ممدوح کے نامۂ اعمال میں درج ہورہا ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز

دلائل الخیرات کا ذکر آیا تو مناسب معلوم ہوا کہ مولانا کی دلائل الخیرات کی تسھیل و تشہیر میں خدمات کا ذکر کیا جائے، زمانہ آپ کی عظیم خدمت کونہیں بھلا سکے گا۔ حضرت مرشدی ومولائی ابوالفداءعلیہ الرحمہ کی اجازت سے مولانا ممدوح نے دلائل الخیرات کو از سرِ نو ترتیب دے کراس کو خوبصورت طباعت سے مرصع ومزین کر کے اپنی آخری سانس تک پانچ ایڈیشن شائع فرمایا جوانکے لئے ان شاءاللہ سندِ مغفرت وشفاعت ثابت ہوں گے۔ نیز مولانا ممدوح کی مخلصانہ جدوجہد کے سبب عرب وعجم میں دلائل الخیرات کی ختم کی محافل بپابندی منعقد ہورہی ہیں اور مسجد فیض اللہ حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ شہر کے دیگر مساجد میں دلائل الخیرات کے ختم کا اہتمام جاری وساری ہے جسکا سہر مولانا کے سرجاتا ہے۔ **ادام اللہ فیوضہ**

مولانا ممدوح ے قابلِ ذکر کارناموں میں بزم میلادالنبی ﷺ کا قیام ہے۔ حضرت مولانا سید احمد علی تاجی مدت فیوضہ کی رفاقت میں فروغ نعت شہ کونین میں زمانہ مولانا کا ممنون ومشکور ہے۔ سالانہ نعتیہ کانفرنسوں کے علاوہ ہفتہ واری اور ماہانہ نعتیہ محافل کے انعقاد سے کئی ویران دل حبِ نبی وعظمتِ رسول سے سرشار ہوئے اور ہورہے ہیں اوراپنے ایمان کوجلا بخش رہے ہیں۔ **جعلنا اللہ ممن یحبہ ویحب رسولہ۔**

شہرِ حیدرآباد فرخندہ باد کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ یہاں سینکڑوں نامور شعراء کرام اپنے خوبصورت نعوتِ مبارکہ سے عشاقانِ نبی اور غلامانِ مصطفی کے دلوں کوتسکین کا سامان فراہم کرر ہے ہیں۔ مولانا ممدوح حیدرآباد کے تمام نعتیہ شعراء سے اپنا رابطہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بنائے ہوئے تھے اور ان کو اپنے محافل میں مدعو کرتے رہے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔اور ب اِذن اللہ جاری رہیگا۔

تصنیف و تالیف مولانا کی فطرتِ ثانیہ تھی وہ کئی کتابوں کے مصنف رہے ہیں اور یہ عاجز کو انکے بیشتر تصانیف پر تقریظ و تعریف لکھنے کا شرف حاصل رہا۔ بحیثیت مصنف و مؤلف مولانا نے کم و بیش اٹھارہ کتابیں لکھیں اور تمام کا موضوع و محور عشقِ نبی اور عقیدتِ اولیاء ہے۔ ان کتابوں کے علاوہ مولانا روزنامہ سیاست اور اعتماد میں مسلسل اصلاحی و دینی موضوعات پر آپ گراں قدر مقالات ثبت کیے جو مولانا کی تجرِ علمی پر شاہد و عادل ہیں۔ مولانا کی تصانیف جلیلہ میں ''مکاتیب'' اور ''معمولات ابوالفداء'' بہت مشہور ہوئیں اور یہ دو تصانیف سالکانِ طریقت کیلئے ایک نادر تحفے سے کم نہیں۔

صدقۂ جاریہ کے باب میں مولانا کے کئی خدمات ہیں جن میں قابلِ ذکر مساجد کی آبادی و آبیاری ہے ان ہی مساجد میں ایک مسجد حضرت سید فیض اللہ حسینی۔ رحمۃ اللہ علیہ ۔موقوعہ شکر گنج ہے جسکی اِنشاء و اِرتقاء کا سہرا مولانا کے سر جاتا ہے۔ مسجد فیض اللہ حسینی کے در و دیوار شہید اللہ صاحب کی خدمات کی شہادت دے رہی ہیں۔ کل تک یہ مقام غیر سماجی سرگرمیوں کا مرکز تھا لیکن مولانا کی توجہ سے بارگاہِ فیض اللہ حسینیؒ ایک خوبصورت مسجد و عظیم مرکزِ تبلیغ و تعلیم بن گیا۔ جہاں سے ہزاروں تشنگانِ علم سیراب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس مسجد میں ایک عرصہ تک انجمن اِحیاءِ دین کا مدرسۂ حفاظ قائم تھا اور اب وہ اپنی ذاتی عمارت میں منتقل ہو چکا ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہیکہ بحیثیتِ صدر انجمن مولانا نے شعبۂ حفظ کو بامِ عروج پر پہنچایا۔ انجمن کے مدرسہ میں طلبہ کی تعداد ایک زمانے تک ۴۰ سے تجاوز نہ ہو سکی لیکن

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مولانا کی دور بینی اور تنظیمی صلاحیتوں کی وجہ سے آج شعبۂ حفظ مین تقریباً ۱۰۰ طلبہ زیرِ تعلیم ہے۔ نیز انجمن کی موجودہ عمارت کی تعمیر وترقی میں مولانا کے خدمات کوفراموش نہیں کیا جاسکتا، موسم اور صحت کی پرواہ کیئے بغیر مدرسہ کی اس عمارت کو موجوہ شکل میں کھڑا کیا۔

فجزاہ اللہ عنا أحسن الجزاء

بچپن ہی سے مولانا درس وتدریس میں مشغول رہے، گھر کا دینی ماحول اور حضرت ابوالفداء کی خدمتِ بابرکت نے مولانا کی زندگی سنوارنے میں کندن کا کام کیا۔ مولانا ابوالفداء کے تصدق میں حضرت ابوالوفاء -امام آعظم ثانی- کے دروس میں سالھا سال شریک رہے اور حضرت ابوالبرکات' رحمۃ اللہ علیہ' کے نورِنظر بنے۔ مولانا ممدوح کی منفرد صفت یہ تھی کہ وہ بزرگوں کا بڑا ادب واحترام کرتے تھے اور تمام سلاسل کے مشائخ کے منظورِنظر تھے۔ ساداتِ بخارا کی نسبت کی وجہ سے مشائخ کرام بھی انکا احترام کرتے تھے اور مولانا کی ہر دعوت کو قلبِ رحیب کے ساتھ قبول فرماتے تھے۔

اسی طرح علماء جامعہ نظامیہ سے مولانا کا گہرا ربط وضبط تھا۔ حضرت مولانا مفتی عظیم الدین صاحب مدت فیوضہ، حضرت مولانا مفتی خلیل احمد صاحب' شیخ الجامعہ' مدت فیوضہ اور حضرت مولانا عبداللہ قریشی ازھری' خطیب مکہ مسجد' قدس سرہ اور حضرت عمدۃ المحدثین محمد خواجہ شریف قدس سرہ العزیز سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور اپنے دینی محافل ومجالس میں ان حضرات کو مدعو کرکے عوام کو مستفیض ہونے کا موقع فراہم کرتے تھے۔ اس کے علاوہ شمالی ہند کے مشائخ کرام سے مولانا بہت قریب تھے۔ چنانچہ حضرت سید غیاث الدین چشتی (گدی نشین بارگاہِ حضرت سلطان الہند خواجۂ اجمیرؒ) وحضرت انس میاں مدت فیوضہما سے آپ گہرے کے مراسم وروابط تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بحیثیت پیرِ طریقت مولانا ممدوح نے اپنے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج وتشہیر میں زبردست خدمات انجام دیں، آپ کے حلقۂ ارادت میں شہر و بیرونِ شہر کے ممتاز و مشہور اصحاب داخل ہیں اور کئی ذی اقتدار حضرات کو خلافت سے بھی نوازا۔ مولانو ممدوح سلسلہ نقشبندیہ کے زبردست نقیب اور مشتہر تھے۔ وہ سلسلہ کے تینوں اصول ذکر، مراقبہ اور رابطہ پر خود بھی عامل تھے اور اپنے مریدین ومتوسلین کو بھی اس طرف توجہ دلاتے تھے، چنانچہ روزآنہ بعدِ نمازِ فجر اپنے مریدوں کی اصلاح وتربیت کیلئے مراقبہ ومذاکرہ کا اھتمام فرماتے تھے اور سلوکِ مجددیہ کا بپابندی درس دیا کرتے۔ حضرت کا ہمارے لئے یہ وداعی پیغام ہے:

تلک آثارنا تدل علینا ★ فانظروا بعدنا إلی الآثار

مولانا کی وفات سے دنیا ایک مخلص مجاہد القلم واللسان اور بے باک داعی سے محروم ہوگئی اور یہ عاجز جسکو مولانا کی چار دہائیوں کی رفاقت ومصاجبت کا شرف حاصل رہا، اب اپنے آپ کو تنہا سمجھ رہا ہے اور اس کے جذبات کی ترجمانی یہ شعر کر رہا ہے کہ:

تم سا کہاں سے لاؤں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

المختصر یہ مختصر مضمون مولانا کی ہمہ گیر شخصیت کو بیان کرنے سے قاصر ہے اس لیئے اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے بارگاہِ رب العزت میں ملتجی وملتمس ہوں کہ مولانا ممدوح کی مغفرت فرما کر ان کو جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین، مریدین ومتوسلین کو صبرِ جمیل واجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین ۔

راقم الحروف

محمد مصطفےٰ شریف عفی عنہ

شہیدؔ۔ طالبِ جاناں مطلوبِ جناں

وصف نگار: (حضرت العلامہ) شاہ محمد فصیح الدین نظامی (صاحب مدت فیوضہ)

مہتمم کتب خانہ جامعہ نظامیہ سابق

یقین نہیں آرہا ہے، دل نہیں مان رہا ہے، دماغ قبول نہیں کررہا ہے، آنکھیں تصدیق نہیں کررہی ہیں، فکروخیال سوالیہ نشان لگارہے ہیں کہ حضرت مولانا سید شاہ حسین شہیداللہ بشیر بخاری نقشبندی قادری مجددی جومدظلہ العالی تھے اب نوراللہ مرقدہٗ ہوگئے۔ اس عالم کوالوداع کہہ گئے۔ ہم سے رخصت ہوگئے۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے۔ ان کا ملکِ عدم کوسفر ہوچکا ہے۔ اُنھوں نے اس جہان کو خیر باد کہہ دیا۔ یاایتھا النفس المطمئنة سے مخاطب کئے گئے۔ ارجعی الی ربک راضیة مرضیة کی دعوت پر لبیک کہا۔ فادخلی فی عبادی کے زمرۂ خاص میں داخل ہوگئے اور وادخلی جنتی کی بشارت عظمیٰ پاگئے۔ منھا خلقنکم کا عبور ہوا۔ وفیھا نعیدکم کا بطون ہوا۔ ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ کا ظہور ہوگا۔ حقیقت مانی جاتی ہے، منوائی نہیں جاتی۔ زبان کچھ بھی کہے اقرار کرنا پڑتا ہے۔ دل کچھ بھی چاہے تصدیق کرنا پڑتا ہے۔ ذہن کچھ بھی سوچے قبول کرنا پڑتا ہے۔ آنکھ کچھ بھی کرے اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ صف ماتم بچھنا تھا بچھ گئی۔ آنکھوں سے سیلاب اُمڈنا تھا اُمڈ گیا۔ ذہن ماؤف ہونا تھا ہوگیا۔ یقین نہیں آتا تھا کرنا پڑا۔ ضبط کا بندھ ٹوٹنا تھا ٹوٹ گیا۔ اک شمع جو جل رہی تھی خاموش ہوگئی۔ اک طوفان تھا جو فکرونظر میں آیا۔ اک سیلاب تھا جو ذہن و دل سبھیکو بہا گیا۔ اک زلزلہ تھا جو قدموں تلے زمیں سرکا گیا۔ ایک ہستی نہیں ایک بستی نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ اک ذات نہیں اک کائنات گذر گئی۔ اک عالِم نہیں اک عالَم چلا گیا۔ اک عاشق نہیں مجمعِ عشاق رخصت

ہوا۔ اک ساقی نہیں میکدہ خالی ہوا۔ اک معلم نہیں ایک درسگاہ ویراں ہوئی۔ اک دانش ورنہیں اک دانش گاہ بے رونق ہوگئی۔ قدآوری، دیدہ وری، دلاوری کا اک باب ختم ہوا۔ اک کتابِ علم نہیں کتابِ عمل بند ہوئی۔ قوت فکر وعمل کا سرچشمہ موقوف ہوا۔ بیت البرکات تو ہے لیکن محلہ اور اطراف کی برکت تو نہیں چلی گئی۔ آنکھوں کا نور، دل کا سرور، شریعت کا شعور، طریقت کا حضور، معرفت کا منصور، حقیقت کا مدرک ومحصور رخصت ہوگیا۔

اہلِ محبت کہہ رہے ہیں زجاجہ سے روشن ضیاء بار گیا۔ اہل دانش وحکمت کہہ رہے ہیں فہم قرآں کا دلدار گیا۔ اہلِ عقیدت کہہ رہے ہیں ابوالفداء کا جاں سپار گیا۔ اہل محلہ کہہ رہے ہیں ہمارا غم گسار گیا۔ اہل مجلّہ کہہ رہے ہیں ہمارا قلمکار گیا۔ اہل حق کہہ رہے ہیں ہمارا حقدار گیا۔ اہلِ امانت کی صدا ہے امانتدار گیا۔ اہل طرح کی آواز ہے کہ طرحدار گیا۔ اہل وضع کی آواز ہے کہ وضعدار گیا۔ اہل محراب ومنبر کہہ رہے ہیں کہ شیریں وعظ گیا۔ اہل سوز کہہ رہے ہیں کہ دل کا ساز گیا۔ اہلِ سر کہہ رہے ہیں کہ محرمِ راز گیا۔ گروہِ فیض نے صدا دی سرفراز گیا۔ نیاز مند کہہ رہیں کہ حامئ نیاز گیا۔ دیارِ محبت سے آواز آئی عاشقِ بندہ نواز گیا۔ جلیسوں نے کہا ہدم وہمراز گیا۔ رفیقوں نے کہا دمساز گیا۔ محبوں نے کہا نکتہ نواز گیا۔ عاشقوں نے کہا عشق باز گیا۔ لاہوتیوں نے کہا شہباز گیا۔ شکر گنج نے کہا فخر وناز گیا۔ مصری گنج نے کہا اپنے محمود کا ایاز گیا۔ کوچۂ شبلی گنج کہہ رہا ہے ثانی بوحنیفہ کا دلنواز گیا۔

''زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو'' دیکھا بھی گیا۔ سنا بھی گیا۔ کہا بھی گیا۔ وہ سید بھی وہ جید بھی۔ وہ مؤید بھی وہ مشید بھی۔ وہ سعید بھی وہ شہید بھی۔ وہ شفیق بھی وہ رفیق بھی۔ وہ عابد بھی وہ زاہد بھی، وہ حبیب بھی وہ طبیب بھی، وہ راہبر بھی وہ مرشد بھی، وہ قاری بھی وہ بخاری بھی۔ وہ مصنف بھی وہ منصف بھی۔ وہ مقرر بھی وہ محرر بھی۔ وہ منظم بھی وہ منتظم بھی،

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وہ مدبر بھی وہ مفکر بھی۔ وہ بصارت بھی وہ سمع بھی۔ وہ واحد بھی وہ جمع بھی۔ وہ محبوب بھی وہ مطلوب بھی۔ وہ بے ہوس بھی وہ باحواس بھی۔ وہ خاص بھی باخواص بھی۔ وہ راس بھی وہ آس بھی۔ وہ فرد بھی انجمن بھی۔ وہ گُل بھی وہ چمن بھی۔ وہ بہار بھی وہ پھبن بھی۔ وہ خود شناس بھی خدا شناس بھی۔ وہ خلیق بھی وہ لئیق بھی۔ وہ کلیم بھی وہ حلیم بھی۔ وہ برگزیدہ بھی وہ خدا رسیدہ بھی۔ وہ ابجد بھی وہ اب وجد بھی۔ وہ کیف بھی وہ وجد بھی۔ وہ جواد بھی وہ سواد بھی۔ وہ کتاب بھی وہ مواد بھی۔ وہ گفتگو بھی وہ جستجو بھی، وہ دوبدو بھی وہ روبرو بھی۔ وہ فاتح بھی وہ قاطع بھی۔ وہ ساطع بھی وہ لامع بھی۔ وہ جامع بھی وہ مانع بھی۔ وہ داخلِ حسنات بھی وہ شامل برکات بھی۔ وہ جذبہ بھی وہ حوصلہ بھی۔ وہ ہمت بھی ولولہ بھی۔ وہ سلسلہ بھی وہ صَلصَلہ بھی۔ وہ حسن بھی جمال بھی، وہ فضل بھی وہ کمال بھی۔ وہ علم بھی اعمال بھی۔ وہ دلائل بھی وہ شمائل بھی۔ وہ رسالہ بھی رسائل بھی۔ وہ شعائر اللہ بھی وہ شہید اللہ بھی۔ وہ کنزالدقائق بھی وہ رمزالحقائق بھی۔ وہ کاشفِ اسرار بھی وہ کشّاف انوار بھی۔ وہ نقش بھی نقاش بھی۔ وہ راز بھی فاش بھی۔ وہ وجیہہ وشکیل بھی وہ تعمیر وہ تشکیل بھی۔ وہ مقبول بھی مشہور بھی۔ وہ مسطور بھی وہ مستور بھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

انسان کی پہچان انسانیت سے ہے، طبیب کی پہچان طبابت سے ہے۔ وکیل کی پہچان وکالت سے ہے۔ حکیم کی پہچان حکمت سے ہے۔ تاجر کی پہچان تجارت سے ہے۔ دھنی کی پہچان دولت سے ہے۔ عالم کی پہچان علمیت سے ہے۔ زاھد کی پہچان عبادت سے ہے۔ ہمارے مولانا کی پہچان روحانیت تھی۔ مولانا کی پہچان اُخوت تھی۔ مولانا کی پہچان مروت تھی۔ مولانا کی پہچان اپنائیت تھی۔ مولانا کی پہچان سنّت تھی۔ مولانا کی پہچان خدمت خلقت تھی۔ متبسم چہرہ۔ مکرم مُہرہ۔ مترنم آواز۔ مجسم فیاض۔ دست کُشا۔ ذہن رسا۔ بزرگ بسا۔ گفتگو حکیمانہ۔ عمل عالمیانہ۔ بحث عاقلانہ۔ نظر عارفانہ۔ فکر

فاضلانہ۔ مزاج مومنانہ۔ فیصلہ عادلانہ۔ طبیعت عاجزانہ۔ مظہر جانِ جاناں۔ ذات ولیانہ۔ صفات صوفیانہ۔ سلوک کریمانہ۔ حساب آنہ آنہ۔

ہمارے مولانا پیکرِ احسنِ تقویم۔ حاملِ لُطفِ عمیم۔ حاصلِ بوئے شمیم۔ صاحبِ فکرِ سلیم۔ مردِ دانائے حکیم۔ راسخِ عزمِ صمیم۔ دوائے دردِ سقیم۔ آرائے ذہن وفہیم۔ پیرائے طبعِ حلیم۔ حسنات و برکات قسیم۔ مجسمِ خُلقِ عظیم۔ دُکھ درد شریک و سہیم۔ اقبال کا بیان۔ سب کا اِذعان۔ رفتار میں کردار میں اللہ کی برہان، قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن۔

داعیِ دین اللہ کو سلام۔ حامی شریعۃ اللہ کو سلام۔ قاری کلام اللہ کو سلام۔ جاری احکام اللہ کو سلام۔ ساعی سبیل اللہ کو سلام۔ ہادی طریق اللہ کو سلام۔ عامل کتاب اللہ کو سلام۔ معظم شعائر اللہ کو سلام۔ حامد حمد اللہ کو سلام۔ آلِ رسول اللہ کو سلام۔ عازمِ بیت اللہ کو سلام۔ زائر نبی اللہ کو سلام۔ متمسک حبل اللہ کو سلام۔ مواظب حزب اللہ کو سلام۔ خلیفہ خلافۃ اللہ کو سلام۔ منور نور اللہ کو سلام۔ ذاکر ذکر اللہ کو سلام۔ مقدم حجۃ اللہ کو سلام۔ مُطِعم رزق اللہ کو سلام۔ مُرشِدِ خلقُ اللہ کو سلام۔ مبیّن آیات اللہ کو سلام۔ مصلح عباد اللہ کو سلام۔ صالح عبد اللہ کو سلام۔ مورِدِ فضل اللہ کو سلام۔ امینِ سر اللہ کو سلام۔ نائبِ ولی اللہ کو سلام۔ مؤیّدِ نصر اللہ کو سلام۔ مذکّرِ ایام اللہ کو سلام۔ مجدّ دِ اذکار اللہ کو سلام۔ وارثِ ارض اللہ کو سلام۔ ناشر کلمۃ اللہ کو سلام۔ داخل جنۃ اللہ کو سلام۔ شامل رحمۃ اللہ کو سلام۔ مولانا شہید اللہ کو سلام۔ والسلام مع الختام۔ فقط

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
جو کچھ بیاں ہوا وہ آغازِ باب تھا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر علیہ الرحمہ - رہبرِ شریعت و پیرِ طریقت

حضرت العلامہ حافظ وقاری **سید شاہ عزیز اللہ قادری** نقشبندی صاحب مدظلہ العالیٰ
شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء و المرسلین و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و علی الملئکۃ المقربین و علی الہ و اصحابہ اجمعین - اما بعد -

صوفی با صفا پیر طریقت و رہبر شریعت تقدس مآب حضرت سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان وقت کے اہم ترین رہبران امت مصطفی ﷺ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ نے اپنی ساری مبارک زندگی کو اطاعت ربانی و پیروی سید المرسلین ﷺ میں گذاری۔ اللہ پاک نے آپ کو دنیوی علوم سے بھی مالا مال فرمایا اور دینی علوم سے بھی آراستہ فرمایا تھا۔ آپ علم شریعت کے بھی حامل تھے اور علم طریقت و معرفت کے بھی حامل تھے اور آپ کو خلیفہ محدث دکن علیہ الرحمۃ والرضوان حضرت عبدالستار خان صاحب قبلہ سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے خلافت کا اعلیٰ منصب بھی حاصل تھا اور آپ کو تعلیماتِ شریعت مطہرہ کو امت مصطفی ﷺ تک پہنچانے اور اس کو شہر و اضلاع کے مختلف علاقوں تک وسعت عطا کرنے کا انتہائی اعلیٰ ترین جذبہ حاصل تھا۔

شریعت مطہرہ کے مختلف موضوعات پر مشتمل کثرت سے محافل منعقد فرماتے اور امت مصطفی ﷺ کو اپنے خاص فیضان علمی سے استفادہ کرنے کا موقع عطا فرماتے اور شہر کے مختلف علمائے کرام و مشائخین عظام خصوصاً جامعہ نظامیہ کے اعلیٰ ترین باصفا علماء کرام کو مدعو فرماتے اور اپنی نورانی محفلوں میں امت مصطفی ﷺ کو ان عظیم ہستیوں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کے علمی فیضان سے بھی مالا مال ہونے کا موقع عطا فرماتے اور آپ کے ارشادات عالیہ میں زہد وتقویٰ کا ذکر غالب رہتا اور طریقت ومعرفت کا درس چھپا رہتا تھا، خصوصاً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا فیضان آپ کے درس کا اہم پہلو رہتا اور آپ کو اللہ پاک کے پیارے حبیب حضرت سیدنا احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے مقرب بندوں سے انتہا درجہ کا عشق ومحبت تھا اور کثرت سے درود شریف کی محافل منعقد فرماتے خصوصاً دلائل الخیرات کا ورد اور دلائل الخیرات کی محفلیں صرف شہر حیدرآباد تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں تک بلکہ بیرون ہند مختلف مما لک تک آپ کی کوششوں سے منعقد ہورہی ہیں اور آپ کا علمی فیضان صرف خطابات کی حد تک ہی محدود نہ رہا بلکہ آپ شریعت مطہرہ کے مختلف عنوانات سے کثیر کتابیں چھپوا کر امت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا کر ان باصفا ہستیوں میں شمار ہوتے ہیں جنکا روحانی فیضان دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ کہ انکے تمام کاموں کو قبول فرمائے اور حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل میں اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب تک اپنی بارگاہ کا قرب عطا فرمائے اور امت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکی پاکیزہ زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنانے شرف عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

احقر العباد

سید عزیز اللہ قادری

خادم التدریس جامعہ نظامیہ

یکم رجنوری ۲۰۲۰ء

حضرت ابورجاءؒ - نمونۂ اسلاف ہیں

حضرت مولانا ڈاکٹر شیخ عبدالغفور قادری رحمت آبادی صاحب مدت فیوضہٗ
شیخ التجوید جامعہ نظامیہ وبانی مدرسۂ محمدیہ تعلیم الاسلام، بندلہ گوڑہ، حیدرآباد

اللہ تعالیٰ دنیا میں کچھ ایسے اشخاص کو پیدا فرمایا جو نام ونمود اور شہرت سے بے نیاز ہوتے ہیں اور یہی بے نیازی ان کی پہچان ہوجاتی ہے ایسے ہی باعمل اور فعال شخصیت کا نام حضرت شہید اللہ مرحوم ہے، نام بھی کتنا پیارا ہے کہ نام میں خود یہ معنی ہیں کہ وہ ہمہ وقت اللہ کو پیشِ نظر رکھنے والے وہ نہ صرف اللہ کی گواہی وشہادت دینے والے بلکہ ہر وقت اس کے وجود کا اقرار کرنے والے ہیں۔ ایک قابلِ نمونہ اور آئیڈیل شخصیت کا نام سید شہید اللہ بشیر نقشبندی ہے۔

آج کے اس پُرفتن اور خودغرضی اور دنیاوی منفعت کو ترجیح کے دور میں بےلوث، بےغرض خدمتِ خلق، رضائے الٰہی اور قربِ الٰہی کیلئے اپنے آپ کو اور اپنی زندگی اور مال ومتاع کو اس کی راہ میں خرچ کرکے اہلِ دنیا اور مخلوقِ خدا سے کسی صلہ کی پرواہ نہ کرنے اور تعریف وستائش کی تمنا دل میں نہ رکھنے والی شخصیت کا نام شہید اللہ بشیر ہے، میں محترم ومرحوم حضرت شہید اللہ صاحب کے ساتھ ساتھ آپ کی بیگم صاحبہ کو بھی خراج پیش کرتا ہوں کہ ان کی سادہ مزاجی اور للّٰہیت کی وجہ سے آپ کو خدمتِ خلق کا یہ موقع میسر ہوا۔ آپ کی اہلیہ صاحبہ کی ذمہ داریاں اگرچہ کہ بہت ہیں اس کے باوجود وہ بھی مسلم معاشرہ کی سوچ وفکر کو بدلنے اور خواتین کے بنیادی مسائل کو حل کرنے اور مسلم معاشرہ کی بے راہ روی کو سدھارنے میں ہمیشہ اپنے شوہرِ نامدار کے دوش بدوش کام کرتی رہیں، میں ان کی خدمت میں ملت کی جانب سے خراجِ عقیدت وگلہائے عقیدت پیش کرتا ہوں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس کے ساتھ ساتھ آپ کے صاحبزادے اور صاحبزادیوں کی خدمت میں بھی بھرپو دادِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ حضرات نے اپنے والد محترم کو اپنی خواہش کے مطابق کام کرنے اور زندگی گذارنے کا موقع دیا اور ایسی زندگی جس سے ساری دنیا کے ساتھ ساتھ آپ لوگ بھی اس شمع سے روشنی اور ضیاء حاصل کرتے رہے ہیں۔

یوں تو دنیا میں لاکھوں کروڑوں لوگ زندگی گذار رہے ہیں مگر ایک کامیاب زندگی گذارنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا کہ قطرہ کو گوہر بننا۔زندگی کو کامیاب بنانے کیلئے 'سوزِ دروں' کے چراغوں سے تاریک راتون کو منور کرنا پڑتا ہے۔

فرشتے سے بڑھ کر ہے انسان ہونا ☆ مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

حضرت سید شہید اللہ بشیر مرحوم سے مجھ کو جب بھی ملاقات کا شرف ملا آپ کو یکساں مجسم اخلاق پایا۔ میں آپ کے اندر دو چیزوں کو بدرجۂ اتم پایا۔ایک مذہب سے گہری وابستگی اور دوسرا بزرگوں کا ادب۔ آپ مضبوط و مستحکم قوتِ ارادی کے مالک تھے، اور اپنے اندر ایک دردمند دل بھی رکھتے تھے، جو ملت کی زبوں حالی پر بے چین و بے قرار ہوجایا کرتا تھا۔ وہ ایک ایسے ذہن وفکر کے انسان تھے جو ملت کی بہر صورت ترقی اور سرخروئی دیکھنا چاہتے تھے۔آپ اپنی بے لوث ملی خدمات اور بصیرت مند دور اندیشی کی وجہہ سے متحرک وفعال نظر آتے ہیں۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ☆ ورنہ طاعت کیلئے کم نہ تھے کرّ و بیاں

اس عالمِ گینی کی حقیقیت یہ ہیکہ دنیا کبھی بھی اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہوتی، اندھیرا کتنا گہرا کیوں نہ ہو روشنی کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر چند چراغ سہی ہمہ وقت ان کی موجودگی قانونِ فطرت ہے۔ چنانچہ ہر دور می اس دنیا میں کچھ ایسی ہستیاں ضرور موجود رہی ہیں۔جنکی موجودگی کو سرمایۂ افتخار قرار دیا جاسکتا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت سید شہید اللہ بشیر نقشبندی مرحوم کی ذات انہی لوگوں میں سے ایک ہے۔
میری یہ خوش بختی ہے کہ مجھے اپنے استاذ بھائی محترم مولانا سید شاہ شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی مجددی پر اپنے تاثرات کے اظہار کا موقع عطا ہوا۔ جہاں میرے قرأت وتجوید کے استاذ محترم مولانا تاج القراء حضرت تاج الدین فاروقی قادری کے سینکڑوں شاگرد تھے ان میں سے ایک مرحومِ مذکور بھی ہیں۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے ہونے کے باوجود وہ مجھ سے کافی عزت واکرام سے پیش آیا کرتے۔ آپ قرأت سیدنا امام عاصم کوفیؒ کی تعلیم تاج القراء سے حاصل کی اور سندِ مسلسل یعنی وہ سلسلہ جو استاذِ گرامی حضرت قاری شاہ تاج الدین فاروقی سے ائمۂ قرأت اور صحابہ کرام سے ہوتا ہوا رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے، عطا فرمائی۔ حضرت تاج القراء یہ سند اسی وقت عنایت فرماتے جب کوئی آپ کو سیدنا ابوبکر شعبہ اور سیدنا حفص کی روایت سے مکمل قرآنِ مجید سناتا۔

قرأتِ سیدنا امام عاصم کوفی پر تاج القراء نے ایک بہت ہی مختصر مگر جامع کتاب ترتیب دی، اگر تلاوتِ قرآن مجید سے پہلے اس کتاب کو پڑھ لیں تو فنِ تجوید وقرأت کو بہت ہی عمدہ طریقہ سے تلاوتِ قرآن کو جان جائیگا اور طالبِ علم کو پتہ چل جائیگا کہ ابدال کیا ہے، تسہیل کس کو کہتے ہیں؟ اور روم کس طرح کیا جاتا ہے، اشمام کو کیسے ادا کرنا ہے؟

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نہ صرف یہ بلکہ معلم ومتعلم اس فن کو حاصل کرنے کے ارادہ سے اس کتاب 'اتالیقِ تجوید' کو پڑھے گا تو اس کیلئے قرآن کی تفاسیر میں جو اختلافی وجوہ یا کلمات ہیں اس کو سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔

ایسے لائق وفائق استاذِ محترم سے آپ نے قرأت کی سند حاصل کی اور الحمدللہ اس ناچیز کو بھی حضرت سے شرفِ تلمذ حاصل رہا اور شرفِ طریقت بھی حاصل ہے۔ جمیع سلاسل میں احقر کو حضرت تاج القراء کے فرزندِ اکبر، جانشین وخلفیہ حضرت شاہ شجاع الدین

فاروقی رفاعی سے بیعت و اجازت حاصل ہے۔ حضرت شہید اللہ صاحب فنِ قرأت کے بھی ماہر اور بہت ہی اچھے انداز سے تلاوتِ قرآن فرمانے والے تھے، نہ صرف یہ بلکہ آپ کا شمار ان بزرگ و نیک ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے خدمتِ قرآن کو سرمایۂ نجات تصور کرتے ہوئے اپنی زندگی کی آخری سانس تک اس کی خدمت کرتے رہے، اپنے تلامذہ و مریدین و معتقدین کو نہ صرف اس کی جانب متوجہ فرماتے بلکہ بہ نفسِ نفیس تعلیمِ قرآن میں ہمہ تن مشغول ہوجاتے۔ آپ کا شمار اس حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں دنیا کے بہترین ہستیوں میں سے ہے۔ ارشادِ رسول ہی:

''خیرکم من تعلم القرآن وعلمه''

(تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کیا اور تعلیم دیتا رہا)

حضرت کی عملی زندگی پر یہ رباعی صادق آتی ہے:

تہذیبِ فکر و فن میں وہ ابر بہار ہیں
کیا جانے کتنے لوگوں کے دل کا قرار ہیں

اخلاص ، پیار ، دیدۂ روشن کے ساتھ ساتھ
شائستہ زندگی کا وہ اک شاہکار ہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ہو رہی تھی جن سے مخلوقِ کثیرہ فیض یاب

حضرت العلامہ ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری مدت فیوضہ
معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی و منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ صوفی اعظم

دنیا میں لا تعداد آنے والے آتے ہیں اور یہاں سے ان گنت جانے والوں کے جانے کا سلسلہ بھی ہر روز جاری ہے تاہم انھیں لوگوں میں کچھ ایسے افراد بھی آتے ہیں جو آکر وقت مقررہ پر یہاں سے چلے تو جاتے ہیں لیکن نہ تو ان کا کام فراموش کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا نام۔ ایسی ہی بافیض شخصیتوں میں حیدرآباد دکن سے تعلق رکھنے والی ایک مقبول شخصیت مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی قادریؒ کی ہے جنہوں نے پچھلے دنوں اس دنیائے فانی کو ہمیشہ کیلئے چھوڑ دیا اور اپنے پیچھے نہ صرف خاندان والوں کو بلکہ بہت سارے محبین و معتقدین، مریدین و مستفیدین، تلامذہ و طلبہ کو غمزدہ کر گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

موت سے کس کی رُستگاری ہے ☆ آج وہ کل ہماری باری ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مولانا موصوف سے کمترین راقم الحروف کے قدیم مراسم رہے ہیں، والدی و مرشدی حضرت قبلہ مدظلہ کے پاس تصوف منزل پر ملاقات کیلئے بزم میلاد النبی، بازار روپ لعل، شاہ علی بنڈہ کی دینی سرگرمیوں کے حوالہ سے جناب سید احمد علی تاجی صاحب اور مولانا موصوف اکثر آیا کرتے، بعدازاں اپنے فرزندِ اکبر اویس میاں سلمہ کو حفظ کروانے کی غرض سے دارالعلوم النعمانیہ میں داخل کروایا اور تقریباً ہر روز طالبعلم کو چھوڑنے کیلئے اور کبھی تعلیمی حالت دریافت کرنے کی غرض سے آیا کرتے تو ملاقاتیں ہوا کرتیں کیونکہ مادرِ علمی دارالعلوم النعمانیہ میں بانیٔ نعمانیہ استاذِ محترم حضرت شیخ الحفاظ مدظلہ کی زیر سرپرستی

یہ عاجز وحقیر اُس وقت بحیثیت معلم شعبۂ حفظ خدمات انجام دیا کرتا تھا تو اویس میاں سلمہ (جواب الحمدللہ حافظ وقاری ڈاکٹر سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی قادری زاد علمہ وقدرہٗ کے طور پر جانے جاتے ہیں) کی تعلیمی ترقی سے متعلق اکثر تفصیلی گفتگو ہوا کرتی۔

اس دوران ۱۹۸۹ء میں حسینی علم میں واقع مسجد حضرت سید عبد اللہ شاہؒ المعروف حضرتؒ کی مسجد میں آخری عشرۂ رمضان المبارک کی نماز تہجد میں روزانہ قرآن سنانے کیلئے جب احقر کو یاد فرمایا گیا تو موصوفؒ اپنے پیر و مرشد جانشین حضرت محدثِ دکنؒ حضرت سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی قادریؒ سے شرفِ قدم بوسی کی غرض سے اور باجماعت نمازِ تہجد کی ادائی کیلئے کبھی تنہا اور کبھی اپنے فرزند اویس میاں سلمہ کو ساتھ لئے ہوئے آیا کرتے تو ملاقات بھی ہوتی اور دعاؤں کا تبادلہ بھی۔ (الحمدللہ حضرت کی مسجد میں دورانِ نمازِ تہجد قرآن سنانے کا یہ سلسلہ پچھلے تیس سال سے جاری ہے)۔

موصوف کا اپنے گھر واقع شکر گنج میں قرآن فہمی کی کلاس کا آغاز ہو یا جشنِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر منعقدہ جلسے ہوں مجھے ہر سال بہ پابندی خطاب کے لئے یاد فرماتے۔ حضرت سید فیض اللہ شاہ کی بارگاہ سے متصل مسجد کا قیام میں عمل میں لایا تو اس کے بعد وہاں ہونے والی تقریباً ہر تقریب میں مجھے بڑی محبت کے ساتھ دعوت دیا کرتے، مختلف موقعوں پر منعقدہ سمینارز و جلسوں و نیز نئی نئی کتابوں کی رسمِ اجراء، ربیع الاول و محرم کی محافل میں بطورِ خاص خطاب کیلئے وقت لیتے اور بڑی قدردانی کیا کرتے، اس کے علاوہ مدرسۂ احیائے دین کے شعبۂ حفظ میں امتحان کے علاوہ مقابلہ حفظ میں بطورِ ممتحن و حَکَم خصوصیت کے ساتھ دعوت دینے اور اکثر خطاب کی فرمائش بھی کرتے، یہ سلسلہ تادمِ زیست جاری رہا۔ ۲۰۰۱ء میں جب راقم الحروف اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ تیار کر رہا تھا تو مولانا موصوف نے اپنے والدِ گرامی محترم سید شاہ ولی اللہ بشیر بخاری امیر قم کے حالات وخطاطی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کے نمونے جات فراہم کئے جو میرے خطاطی کے زیر عنوان مقالہ میں شامل ہیں۔آپ کا خط بہت خوبصورت تھا لیکن اس عاجز کے خط کو بیحد پسند کیا کرتے اور جو کتاب بھی منظر عام پر آنے والی ہوتی اسکے سرورق کے لئے بڑی ہی محبت و اپنائیت کے ساتھ لکھنے کی خواہش کرتے چنانچہ دلائل الخیرات ،قصر عارفاں مقاماتِ عشرہ وغیرہ کے ٹائٹل مولانا موصوف کی خواہش پر تیار کرنے کا مجھے ہی موقع ملا حالانکہ میں تو عدیم الفرصتی کے باعث انکار کرنا چاہتا مگر اندازِ محبت انکار نہیں کرنے دیتا۔سب سے آخر میں اویس میاں سلمہ کی تحریر کردہ کتاب ''**الاربعین فی مناقب سید الاولین والآخرین**'' کا ٹائٹل بنانے کی خواہش کا اظہار بالاصرار کیا کیونکہ عربی خط میں 'اربعین' کو نمایاں کرنے کا ارادہ تھا،اور جب وہ تیار ہوگا یا تو بہت خوش ہوئے۔افسوس کہ ایک محب و مخلص اور قدردانِ علم و فن سے ہم محروم ہو گئے۔

دورانِ علالت جب عیادت کی غرض سے میں پہلے دواخانہ اور پھر یہ معلوم ہونے پر کہ افاقہ کے باعث ڈسچارج کر کے گھر بھیج دیا گیا ہے، گھر پہنچا تو باوجود شدید کمزوری و نقاہت ، میرے آنے کی اطلاع پا کر مجھے یوں ہی لوٹانا گوارا نہیں کیا بلکہ اسی تکلیف کی حالت میں جبکہ بیٹھنا تک دشوار تھا اپنے افرادِ خاندان کے سہارے سے اٹھ کر بیٹھے اور مجھے ملاقات کے بغیر جانے نہیں دیا۔یہی مولانا موصوف سے میری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ترمذی شریف میں ہم کو ملتا ہے کہ ''میری امت کے اکثر لوگوں کی عمر ساٹھ سے ستر سال کے درمیان میں ہوگی۔'' مولانا مرحوم اسی زمرہ میں شامل ہو کر بعمر ٦٦ سال داغِ مفارقت دے گئے۔

یوں تو سارے ہی اولیاء اللہ کے آستانوں سے اور وہاں کے سجادگان والا شان سے آپ کو عقیدت و محبت تھی جس کے باعث ان بزرگوں کے فیضان سے مالا مال تھے،

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

لیکن شکر گنج میں واقع درگاہ حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ کے فیضان نے آپ کو پہلے بافیض کیا اور پھر فیض بخش بنادیا۔ دوسری طرف خلیفۂ حضرت محدثِ دکنؒ ابوالفداء حضرت علامہ ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی و قادریؒ کے ساتھ مکمل وابستگی نے مولانا شہید اللہ بشیرؒ کو ہر میدان کا شہسوار بنادیا۔ تبلیغ وترویجِ دین کے تینوں مراکز یعنی مسجد، مدرسہ و خانقاہ کے ذریعہ اپنے استاذ و شیخ حضرت ابوالفداء کی دعاؤں وسرپرستی میں بے شمار لوگوں کو مستفید کیا۔ ایک ذمہ دار و باعتبار ومعتمد شاگردِ حضرت ابوالفداءؒ کی حیثیت سے مجالس و محافلِ ذکر کا انعقاد، کتبِ نافعہ کی ترتیب واشاعت، دلائل الخیرات شریف کے حلقہ جات اوراس کے پھیلاؤ کیلئے جہدِ مسلسل، انٹرنٹ کے استعمال کے ذریعہ دلائل الخیرات پڑھنے، پڑھانے والوں کو (App) ڈاؤن لوڈنگ کی سہولت کی فراہمی، مدرسۂ احیاء دین کے سارے اہم امور کی دیکھ بھال نے آپ کی مقبولیت کو چار چاند لگادئے تھے۔ آپ بہ یک وقت سرحلقۂ خلفائے حضرت ابوالفداءؒ، ایک مصنف ومرتب کتبِ نافعہ، ایک مقرر و واعظ، ایک مصلح ومربی، ایک مدرس تجوید وقراءت، ناظم ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر، ایک مبلغ تعلیمات اولیاء اللہ کو پھیلانے کے سلسلہ میں ایک مخلص ومتحرک اور فعال شخصیت تھے۔ ان الگ الگ پہلوؤں سے بہت کم وقت میں موصوف نے خاص و عام کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حیدرآباد دکن کے علمائے ربانیین ومفتیانِ دینِ متین اور جانشینانِ بزرگانِ دین و نیز سارے ہی سرکردہ مشائخین سے آپ جس طرح محبت واخلاص سے پُرتعلقات تھے اس کا اندازہ آپ کی نمازِ جنازہ میں شریک ان سب بزرگوں کی موجودگی سے لگایا جاسکتا ہے۔

آپ کی طبیعت کا نمایاں وصف حسنِ اخلاق تھا کہ ہر ایک سے ایسے مخلصانہ تعلقات

کہ جوبھی ایک بار ملاقات کرتا اس کے دل ودماغ پر موصوف کی شخصیت میں موجود اخلاقی جواہرات نقش ہوجاتے ۔ بلاشبہ نوخیز نسل کیلئے آپ کی زندگی میں سیکھنے کے قابل بہت ساری باتیں ہیں۔ اللہ، رسول سے محبت، دین ومسلک اور عقیدہ ومشرب کی حفاظت ونیز اولیاء اللہ سے وابستگی کومضبوط واستوار کرنے اور اسکو باقی رکھنے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے جس کے لئے سارے ہی دستیاب وسائل کوآپ نے اختیار کیا۔ آپ نے پہلے اپنے محلہ والوں کو بدعقیدگی کی آلودگی سے بچاے میں نمایاں کردار ادا کیا تو رفتہ رفتہ اس کے مثبت اثرات اطراف واکناف کے علاقوں ہی تک نہیں بلکہ بیرونی ممالک میں رہنے والوں تک آپ کی جدوجہد کے باعث پھیل گئے جس کے باعث عقیدہ کی پختگی، عقائدِ حقہ سے اٹوٹ وابستگی، نئی نسل میں اپنے اسلاف اور بزرگوں کی تعلیمات سے جڑے رہنے کے جذبہ کی بیداری کا ایسا ماحول بنا کر آپ نے لوگوں کو فراہم کیا کہ جس کے نتیجے میں ان گنت افراد بلکہ کئی خاندانوں کے اعمال وعقیدے درست ہوگئے ، اور لاتعداد مرد و خواتین کے عقائد بگڑنے سے بچ گئے اور بے شمار لوگوں کا اپنے محبوب آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے رشتۂ محبت مربوط ومضبوط ہوگیا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

پھر خاص بات یہ ہے کہ ان سارے امور کی انجام دہی میں آپ نے اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے کبھی چشم پوشی نہیں کی بلکہ کثیر العیال ہونے کے باوجود ۵ دختران و دو فرزندان کی بہترین تعلیم وتربیت کا نظم کیا اور بحیثیت صدر خاندان اپنی ذمہ داریوں کو بحسن وخوبی نبھاتے ہوئے دیگر اعزاء واقرباء کیلئے ایک بہترین مثال پیش کی ۔ مذہبی و عصری اعلی تعلیم سے اپنے سارے کنبہ کو آراستہ کیا۔ جس کا جیتا جاگتا نمونہ مولانا کے چھوٹے فرزند سید سعد اللہ بشیر انس نقشبندی اور خصوصاً فرزندِ اکبر وجانشین ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ خلیل اللہ اویس بخاری نقشبندی قادری کی صورت میں موجود ہے جو

ملک و بیرونِ ملک ،تصنیف و تالیف ،تقریر وتحریر اور تحقیق و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔زاد اللہ علمہ وقدرہ۔

اللہ سے دعا ہے کہ بطفیل وصدقہ رحمۃ للعالمین و بوسیلۂ کل اولیاء وصالحین مولانا کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے ،قبر کو منور کرے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین

خراجِ محبت از قلم: خاکپائے اعظم المشائخ حضرت صوفی اعظم قبلہ مدظلہ

ڈاکٹر حافظ وقاری سید شاہ مرتضیٰ علی صوفی حیدر قادری

معتمد سید الصوفیہ اکیڈمی و مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ صوفی اعظم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

عرفانِ ابوالرجاء رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا ابوعمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صاحب مدت فیوضہ،
بانی و مہتمم دار العلوم سیف الاسلام حیدر آباد

حامداً و مصلیاً:۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیوی زندگی عطا کر کے ایسے کارناموں سے اس کو آباد کرنے کی تلقین و ترغیب دی جس کو اہلِ دنیا لمبے زمانے تک یاد رکھیں اور وہ کام جانے والے کیلئے ثوابِ جاریہ کا کام کریں۔ مولانا سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی کی زندگی پر جب نظر ڈالتے ہیں تو ایسے کارہائے نمایاں کی ایک فہرست سامنے آتی ہے جو فردِ واحد کیلئے واقعی کمال کا درجہ رکھتی ہے کہ اکیلئے انجمن بن کر کارہائے خیر کا ڈھیر لگاتے رہے، خود کی زندگی کو جس طرح دینی امور کی تکمیل والی سرگرمیوں میں لگادی اپنے متعلقین اور اہلِ خانہ میں بھی یہی روح پھونک کر چلے گئے۔

اپنی اس عملی زندگی میں مخالف حالات بھی آجاتے تو ایسے مراحل میں صبر وتحمل کی چٹان بن کر مقابلہ کرتے، پیشانی پر شکن تک نہیں آنے دیتے بلکہ ابتسام کے پیکر بن کر بڑی سے بڑی مصیبت کو معمولی ظاہر کرتے اور اسکو خاطر میں نہیں لاتے، ہر کام میں آپکا والہانہ جذبہ اور بے مثال خلوص مشکل سے مشکل کام کو آسان بنادیتا، چاہے کسی علمی ادارے سے وہ کام کا تعلق رکھتا ہو یا مسجد کے انتظامیہ سے۔ نعتیہ مشاعروں کی سجاوٹ سے متعلق ہو یا دلائل الخیرات کی محافل سے، ہر کام میں پورے انہماک و دلچسپی، شوق و ذوق اور جدوجہد کے ساتھ حصہ لیتے۔

کام کے نشیب وفراز کے معاملے میں کسی کو ذمہ دار ٹھہرانے کی بجائے بحسن وخوبی اس کی تکمیل کی فکر کرتے، دین ودنیا کے ہر دو میدان میں مولانا ہی شہسوار نظر آتے، کسی کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آمد کا اور کام میں اشتراک کا انتظار نہ کرتے ۔

جو بھروسہ تھا اسے قوتِ بازو پر تھا
ہے تمہیں موت کا ڈر اس کو خدا کا ڈر تھا

جو اپنے قوتِ بازو پر بھروسہ کرکے کام کے تکمیل کی فکر رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سے کام لیتا ہے، ایسی شخصیتیں اپنی ذات میں ایک انجمن ہوتے ہیں۔ مولانا کا شمار انہیں میں سے تھا، آپ کی دینی، ملی، اصلاحی، علمی اور روحانی خدمات نا قابلِ فراموش ہیں، عشق مصطفی سے سرشار، چراغِ مصطفوی بن کر شرارۂ بولہبی سے پنجہ آزمائی کرتے رہے اور رحمتِ الٰہی کے نزول کا سبب بنتے رہے، کیونکہ مستند احادیث کے مطابق زمین پر اللہ کی رحمت، اللہ کے نیک بندوں کے وجود سے برسا کرتی ہے، اسی طرح ایسی بابرکت شخصیات عذاب الٰہی کے موقوف ہونے کا ذریعہ بھی بنا کرتی ہیں۔

مولانا کا شمار ایسے قدسی صفات انسانوں میں ہوتا ہے، ان سے وابستگی کا دم بھرنے والے ان کے نقشِ قدم پر چلیں گے تو نزولِ رحمت کے تسلسل کو جاری رکھنے کا ذریعہ بنتے رہیں گے۔ کیونکہ ایسے کردار ہی ہر خیر و بھلائی، انسانی امن وسکون اور رحمت وشفقت کا ذریعہ بنا کرتے ہیں اور فیض رسانی کے منبع بن کر انسانی بھلائی کے دریا بہاتے رہتے ہیں اور اس وقت ان کی فیض رسانی عروج و بلندی کے آسمان کو چھوتی نظر آتی ہے، جب ان کے کام کا محور نونہالانِ ملت اور نوجوانانِ قوم کے گرد گھومتا ہے تو یہ مکمل نسل کی خدمت ہے۔ بلکہ بہترین نسل کے وجود میں لانے کا ذریعہ ہے، اور سیدھے راستہ پر ان کو گامزن کرنے کا بہترین موقعہ ہے، اور سیرتِ پاک کے واعظانہ حصہ کی مکمل نمائندگی ہے۔

اور جب ان تمام کاموں کی انجام دہی میں اللہ و رسول کی خوشنودی اصل محرک بن جاتی ہے تو زمین پر واقع ہونے والے ان کاموں کا اور کام کرنے والے کے نام کا چرچہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آسمانوں کی بلندیوں میں ہونے لگتا ہے۔مولانا شہید اللہ کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے انفرادی اقدار، سماجی اقدار، اور روحانی اقدار سے نوازا تھا، انفرادی اقدار میں سادگی، سنجیدگی، سچائی، صبر، استقلال، حوصلہ، محنت، انکساری، خلوص، وقت کی پابندی، ضبط نفس اور قناعت وغیرہ جیسی عادات سے متصف تھے۔ سماجی اقدار میں محبت، مروت، حق و صداقت، ہمدردی، اصول پرستی، فرض شناسی، اتحاد و اتفاق، محنت و مشقت، اجتہاد، انہماک، خدمتِ خلق، ایثار و قربانی، سخاوت اور شجاعت سے نوازا تھا۔تہذیبی اقدار میں بلند خیالی، آداب و اخلاق، ضمیر کی پاکی، انسانیت کی خدمت اور ہر کام میں جمالیاتی پہلو سے سرشار تھے۔ زندگی کے طور طریقے روحانی اقدار سے معمور تھے جن میں ایمان، اسلام، احسان کا شعور، خوفِ خدا، یادِ الٰہی، تلاشِ حق کی آرزو، جذبۂ شکر و احسان مندی، رضائے الٰہی کی فکر اور نیابت الٰہی کا عشق سے ان کی شخصیت کا خمیر بنا ہوا تھا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ اپنی خاکی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

مولانا ذہن کی سوچ اور دل کے احساس کے ساتھ ہاتھ کے عمل کے قائل تھے، فرماتے کہ مالک نے اگر ایک دماغ اور ایک دل دیا ہے تو دو ہاتھ اور ہر ہاتھ کے پانچ پانچ انگلیاں بھی بخشا ہے یعنی ایک کہو دس کرو۔

کچھ کر و لے کے نامِ خدا، کچھ نہ کرنا بڑی خرابی ہے
کامیابی کچھ اور چیز نہیں امجدؔ، کام کرنا ہی کامیابی ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابورجاء کی شخصیت کو کئی خوبیوں اور کمالات سے آراستہ کیا تھا، آپ اپنی بے پناہ ہمہ جہتی سرگرمیوں اور ہمہ گیر خدمات کی وجہ سے حلقۂ عوام و خواص میں مقبول تھے، قلم میں روانی کے ساتھ مضامین کے انبار کی ایسی وسعت ہوتی کہ پڑھنے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

والا معلومات کے سمندر میں ڈوب کر سراغِ زندگی پاتے رہتا، تصنیفی و تالیفی دنیا کی شہسواری کے ساتھ اللہ نے آپ کو زبان کی قوت اور خطابت کے اعلیٰ مقام سے سرفراز کیا تھا، آپ کے زبان وقلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ حکمت و دانائی اور اصلاح و رہنمائی سے بھرپور ہوتا، بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانا آپ کا مشن تھا، تحریک تھی۔

اسلاف کی زندگیوں کی جھلک اللہ تعالیٰ نے مولانا کی شخصیت میں پیوست کردی تھی، ایمانی حرارت کو بڑھاوا دینا آپ کا پسندیدہ عمل تھا، ہمیشہ اس بات کی فکر دامن گیر رہتی کہ امت کے دین و دنیا کو کس طرح سنوارا جائے، اپنے مریدین وعقیدت مندوں کی دینی اٹھان کے ساتھ معاشی احوال کی بھی فکر کرتے۔ کامیابی کے اعلیٰ درجہ تک رسائی آپ کا پسندیدہ عمل تھا۔

جچتے ہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں
جنت تیری پنہاں ہے تیرے خونِ جگر میں

شرح دستخط

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

(حضرت مولانا) عرفان اللہ شاہ نوری (مدت فیوضہ)

۱۰/ جنوری ۲۰۲۰ء

محاسن اتنے کہ یکساں ہیں ظاہر و باطن

تذکرہ ابو رجاء علیہ الرحمۃ

حضرت مولانا ڈاکٹر حسن محمد نقشبندی مجددی قادری صاحب مدت فیوضہ،
جانشین حضرت سراج نقشبندؒ و خلیفہ حضرت ممدوحؒ، و مہتمم کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

عرفانِ الٰہی کی تعلیمات کو تصوف کا نام دیا گیا ہے، معرفتِ رب ذوالجلال کا نام ہی تصوف واحسان ہے، تصوف امن وشانتی کا پیغام ہے، محبت، اخوت اور بھائی چارہ سے عبارت ہے، مواخات ومساوات، برابری، ہمسری، انسانیت سے جوڑنے کا کام ہے، محبت وہمدری، اخوت وبھائی چارہ بڑی قوت ہے اور ضرورت بھی، مذہب کی اصل روح بھی یہی ہے، جو تمام آسمانی مذاہب میں موجود رہی ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ کے سبھی پیغمبروں نے اسی کا درس دیا ہے، سب کی تعلیمات اور ارشادات کا نچوڑ اور خلاصہ بھی یہی رہا ہے، صحابہ نے بھی اسی کی تبلیغ کی ہے اور ان کے بعد اسی پیغامِ انسانیت واخوت کو اپنے قول وعمل سے صوفیاء باصفا نے عام کرنے کی کوشش کی ہے، تصوف کو مذہب سے الگ رکھنا درحقیقت جسم بے روح دیکھنے جیسا ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

تصوف دنیا کو امن، عدم تشدد اور محبت وبھائی چارہ درس دیتا ہے اور صوفیاء نے پوری دنیا کو محبت کا پیغام دیا، انہیں میں ہادیٔ پاکباز، شیخ طریقت حضرت مولانا الحاج سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر نقشبندی مجددی قادری رحمہ اللہ، خلیفہ ابو الفداء حضرت مولانا پروفیسر محمد عبدالستار خان صاحب نقشبندی مجددی قادریؒ ہیں۔

آپ نے ۲۰ ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۸ ڈسمبر ۲۰۱۹ء بروز چہارشنبہ اس دارفانی کو چھوڑ کر رفیقِ اعلیٰ سے جاملے، اِنا للہ واِنا اِلیہ راجعون۔ آپ کی زندگی اسوۂ

محمدی کی عملی تفسیر تھی، آپ نے اپنی ہستی کو حب نبوی ﷺ اور عشق حق تعالیٰ مجدہ کے جام سے ایسا نوش فرمایا جس سے آپ کی ہستی فنا بالبقاء ہوگئی، آپ کی زبانِ مبارک ہمیشہ حمد وثناء اور صلوۃ وسلام سے تر ہوتی ، درود پاک کے انوار اور مدحت نبوی ﷺ کی محفلوں اور مجلسوں کے درمیان رہ کر واصل حق ہو گئے۔

اللہ نے آپ کو قوت گویائی ایسی عطا فرمائی تھی جس سے اسلاف کی یادیں تازہ ہوجائیں اور وہ منظر ہمارے سامنے آجاتا، طلاقت لسان طرز تکلم کے ایسے شاہکار کہ بس سنتے رہیں اور سر دھنتے رہے، آواز میں گھن گرج، آپ کے اندازِ بیان لوگوں کے عقل ودماغ میں گھر کر جاتا اور آپ کو اللہ نے جامع الکمالات بنایا، آپ کے ارشادات اور پند ونصائح کی افہام وتفہیم لوگوں کے قلوب کو رب حقیقی اور حب نبوی سے سرشار کرائی، آپ شریعت مطہرہ کے پابند تھے، ہمیشہ مسجد میں دل اٹکا رہتا اور اللہ کے گھر کی خدمت کو آپ نے اپنا شیوہ بنا لیا، امت کی اصلاح اوران کی رہبری ،تعلیمات سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ساتھ ساتھ میلاد (مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) عظمت اہل بیت رضی اللہ عنہم، عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم اور فیضان اولیاء کرام رحمہم اللہ کے عنوانات پر مسلسل سمینار اور جلسوں کا انعقاد عمل میں لایا کرتے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

وقت کے کبارِ علماء اور صوفیائے حق خصوصاً حضرت محدث دکنؒ ،حضرت ابو البرکاتؒ حضرت مولانا ابوالوفاء الأ فغانیؒ، حضرت ابوالحسن زید فارقیؒ ،حضرت ابوالفداءؒ کی صحبت سے فیضیاب تھے، انہیں سے آپ نے سلوک کی منزلوں کو طئے کیا، یہاں تک کہ نقشبندی سلسلے کے ایک طریق بن کر عارفوں کے صف میں شامل ہو گئے۔

ممکن نہیں ہے دوسرا تجھ سا ہزار میں
ہوتا ہے اک بہشت کا دانہ انار میں

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ کواتنے محاسن اوراتنی خوبیاں عطافرمائی کہ جوآپ کے ظاہروباطن میں یکساں پائی جاتی تھیں، یہی وجہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کودنیاومافیہا کی دولت سے بھی نوازاتھا، دونوں جہاں کی سرفرازیوں سے آپ سرشارتھے، آپ کی اپنی زندگی اس شعر کی مصداق تھی۔

اللہ کے جو نبی ہیں محبوب ہے ہمارا
حب محمد ہے شیوہ سدا ہمارا

ابورجاءؒ کی کی زندگی مرجع خلائق تھی، عوام الناس سے محبت اورشفقت ان کا وطیرہ تھا، لوگوں کے درد وکسک کواپنے اندرمحسوس کرتے اوران کے حق میں بارگاہِ ایزدی میں دعاگوہوتے۔، لوگوں کی خدمت ان کے کام آنے کا جذبہ اوران کے مصائب ومتاعب میں ساتھ دینے کی تلقین کرتے ،آپ کی تقاریر کا موضوع حب رسول ﷺ کے ساتھ خدمت خلق بھی ہوا کرتا، نبی کریم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کی روشنی میں لوگوں کی ہمدردی اوران کی دردوکسک کومحسوس کرنے کی تلقین فرماتے۔ دنیاجہاں کے مسلمانوں کے تئیں ہردم فکرمنداوران کے لئے دعاگوہوتے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ایک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے ------ ایک دردجگرمیں ہوتاہے
ہم راتوں اٹھ اٹھ روتے ہیں -------- جب ساراعالم سوتاہے

یہی وجہ تھی کہ لوگ آپ سے بیعت وارادت رکھتے تھے، شب وروزآپ ان کی اصلاح کرتے ،مریدین ومتوسلین کوکھلاکرخوش ہوتے۔

ان کا سایہ ایک تجلی، ان کا نقشہ پا چراغ
وہ جدھر گذرے ادھر روشنی ہوتی گئی

ائمہ تصوف ہی کی طرح آپ نے اپنے تمام معتقدات، تصورات اور معمولات کی بناء قرآن وسنت کو ٹھہرایا ہے، حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں:

''راہِ تصوف پھر وہی پار کرسکتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن حکیم اور بائیں ہاتھ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور وہ ان دونوں چراغوں کی روشنی میں راستہ طے کرے، تاکہ نہ شک وشبہوں کے گھڑے میں گرے اور نہ گمراہی کے اندھیروں میں پھنسے''۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' میں شیخ خضری یہ قول نقل کیا ہے:

''التصوف صفاء السر من کدورۃ المخالفۃ''

باطن کو مخالفت حق کی کدورت اور سیاہی سے پاک وصاف کرنے کا نام تصوف ہے۔

آپ جہاں سخاوت کا نمونہ ہیں، وہیں رضا کے پیکر، صبر، اشارت، غربت، لباس صوف، سیاحت وفقر آپ میں پائی جاتی ہیں، آپ کی زندگی ظاہری علوم سے متصف اور باطنی علم کے عین مطابق تھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اہل اللہ کے دلوں پر خصوصی وظائف، انوار وتجلیات، احوال ومعارف اور نکات القاء ہوتے ہیں، قرآن وسنت میں بیان کردہ مفید اذکار، انوار وتجلیات، احوال ومعارف اور نکات یا صحابہ وتابعین کے اشغال میں سے بعض ان پر منکشف ہوتے وہ بطور خاص کسی ذکر یا ورد کو اس روحانی مرض کے ازالہ کے لے مفید پاتے ہیں، اور طریقے کی تعلیم پانے والے اور اجازت لینے والے اس راہ پر چلنے لگتے ہیں، ایک تو ان کے لئے راستہ آسان ہوتا ہیا ور روحانی الجھن ختم ہوتی ہے اور ایک نیا خانوادہ یا سلسلہ وجود میں آتا ہے۔

آپ کا دل صرف اللہ کی طرف رجوع ہوتا اور دنیا کی محبت سے خالی ہوتا، جس کا دل دنیوی آرائشوں اور نفسانی خواہشات سے پاک صاف اور مصفی ہو اور جس کا دل اللہ کی یاد سے منور ہو، اس کا نام اس کی حال کی حقیقت کا مظہر ہو، کوئی ایسی بات نہ کہے جو اس میں نہ ہو، جو ہر حال میں انصاف پسند ہو، درحقیقت وہی صوفی ہے، یہ تمام خصوصیات اور امتیازات ابورجاء کی زندگی میں بدرجہ اتم موجود تھے۔

تجھ میں کتنی خوبیاں کتنے محاسن ہیں جمع
میں کیسے باور کروں تو فرد ہے انجمن نہیں

امید سالکانِ عرفانِ حق وحبِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت مولانا حافظ محمد منظور احمد صاحب مدت فیوضہ،
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیببین الطاھرین واصحابہ الاکرمین والرحمۃ والسکینۃ علی اولیاءہ اجمعین۔ امابعد

اللہ رب العزت کے من جملہ احسانات میں سے عظیم ترین احسان یہ ہیکہ جو اس نے بنی نوع انسان پر کیا کہ ان کی رشد وہدایت کے لیے ان ہی میں سے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرما کر اپنی معرفت اور کتاب وحکمت کی تعلیم کا نورانی سلسلہ جاری فرمایا اور مشیت الٰہی کے تحت جب بعثت انبیاء کا سلسلہ امام الانبیاء خاتم المرسلین حضرت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک پر ختم فرمایا تو آپ نے امت کے علماء عارفین اور صوفیہ صالحین کاملین کو نیابت ووراثت انبیاء کے عظیم وجلیل منصب پر فائز فرما کر فیضان نبوت کے تسلسل کو دوام اور ہمیشگی بخشی اور یہ وراثت ان ہی حضرات نفوس قدسیہ کے حصہ میں آئی جنہیں رب العزت نے علوم ظاہری وباطنی سے وافر فیوض وبرکات عطا فرما کر شریعت معرفت وحقیقت کے زیور سے مزین فرمایا۔

جسکی وجہ سے ان حضرات کے قلوب وارواح ذکر الٰہی کے انوار سے منور اور شریعت مطہرہ کے تقاضوں کے عین مطابق ہوتے ہیں اور انکی ساری حیات مبارک، اقوال، افعال احوال خشیت الٰہیہ سے پر اور سیرت طیبہ کا مظہر ہوتی ہے۔ یہ حضرات قدسیہ ہمارے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں جنکی صحبت بالیقین دلوں کی ٹھنڈک اور سکون جاں ہوتی ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ان ہی پاکیزہ نفوس میں ایک ہستی رہبر شریعت وطریقت ، محسن قوم ، مبلغ دین حنیف ، مجاہد اسلام ، مرد حق ، عاشق رسول وآل رسول ﷺ ومحب اولیاء صالحن وعلمائے ربانیّین حضرت ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری نقشبندی ادری مجددی علیہ الرحمہ کی ذات مبارک تھی حضرت علیہ الرحمہ ان عظیم مقدس شخصیتوں میں سے ایک تھے جنہوں نے اپنے علم وفضل اور اعلیٰ کردار سے رشد وہدایت کے ایسے منور مینار تعمیر فرمائے کی جنکی شعاتوں سے ہم عصر اور آنے والی نسلیں اپنی اپنی ایمانی روحانی چراغوں کو روشن کرتے تھے کرر ہے ہیں انشاء اللہ آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

آپ علیہ الرحمہ کا سانحہ ارتحال نہ صرف آپکے اہل وعیال ومتوسلین ومریدین کا عظیم نقصان ہے بلکہ یہ ایسا سانحہ ہے جس سے دکن میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ نے بھی اپنا ایک عظیم متحرک نقشبندی مجاہد کھودیا ہے۔

حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ اسم بامسمیٰ تھے جہاں سالکین طریقت کی آپ کی ذات سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں وہیں پر آپ شہید اللہ اور فنافی رسول اللہ بھی تھے۔آپ علیہ الرحمہ کی مبارک حیات کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنا نہایت دشوار کن امر ہے، اتنا ضرور کہا یا لکھا جاسکتا ہے کہ آپ ایک جامع الصفات ، مردِ حق شخصیت تھے، جن کے ذریعہ سے حیاتِ انسانی کے کسی بھی شعبہ میں فیض حاصل کیا جاسکتا تھا۔حضرت قبلہ کی اس عالم میں آمد ہی ایک ایسا گھرانہ میں ہوئی جہاں کا ماحول نہایت دینی تھا، اور پھر آپ نے جن بزرگانِ دین کو پایا اور ان کی صحبت اختیار فرمائی وہ شخصیات بھی کچھ ایسے ہی تھے جنہیں دیکھتے ہی خدا یاد آجاتا تھا ان مقدس ہستیوں میں ایک شہزادۂ حضرت ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ، ولی کامل پیرِ طریقت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ تھے جن کے دستِ مبارک پر آپ نے بیعت فرمائی تھی اور پھر حضرت کے وصالِ مبارک تک آپ کی خدمت میں حاضرِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

باش رہے اور اکتسابِ فیض کرتے رہے اور علوم طریقت سے وافر حصہ پایا۔

اسی طرح آپ فقیہ الاسلام استاذ العلماء والفقہاء حضرت العلامہ ابوالوفاء الافغانی علیہ الرحمہ سے بھی علومِ شریعت کے ساتھ ساتھ علوم طریقت کی تکمیل فرمائی، ان ہی ایام میں آپ حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی علیہ الرحمہ اور اپنے مربیِّ بے بدل خلیفہ حضرت ابوالحسنات پیر طریقت حضرت العلامہ محمد عبدالستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ سے اکتسابِ فیض میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، جب جب آپ ہندوستان میں قیام فرماتے حضرت ابورجاء آپؒ کا سایہ بنے رہتے، حضرت کی تربیت میں آپ نے شریعت و طریقت میں کمال عروج حاصل کیا، بعد تکمیل علومِ ظاہریہ و باطنیہ حضرت ابوالفداء نے مکہ مکرمہ میں نعمتِ خلافت سے سرفراز فرمایا، آپ حضرت کے خلیفۂ اول تھے، اس وقت حضرت ابوالفداءؒ نے فرمایا تھا: ''یہ امانت ایک سید سے حاصل کی تھی وہ دوسرے سید کے حوالے کردی''۔

پیر سے ادب کا یہ حال کہ حضرت ابوالفداء کی حیاتِ مبارکہ تک آپ نے کسی کو داخلِ بیعت نہیں کیا بلکہ آپ کی وفات کے بعد ہزاروں تشنگانِ حق کو سیراب کیا اور آخری وقت تک ایک جمِ غفیر نے استفادہ کیا۔ آپ علیہ الرحمہ شہر حیدرآباد میں تعلیماتِ سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں منفرد تھے، اور اپنے قلم ولسانِ مبارک دونوں سے بے شمار سالکین راہِ طریق بشمول علماء کرام ومشائخ عظام کو منزل بہ منزل سلوکِ طریقت طے کرایا اور علوم معرفت کے جام سے خوب تر سیراب کرایا پھر ان سبھوں کو علوم طریقت کے اسرار و رموز اور اس راہ کے خطرات سے ایسے آگاہ کیا کہ وہ اب خود کے ساتھ دوسروں کی اصلاح کے مجاز ہو گئے۔

ابورجاء علیہ الرحمہ نے ساری زندگی اطاعتِ الٰہی اور اتباع نبی ﷺ میں گذاردی، آپ کا ظاہر جس طرح متبعِ شریعت تھا اسی طرح بلکہ اس سے منور آپ کا باطن تھا،

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ قائم اللیل ودائم الاذکار رہا کرتے جس کے اثرات آپ کے چہرۂ مبارک سے واضح ہوا کرتے، گویا آپ کا چہرۂ انور اس حدیثِ پاک کی عملی تصویر تھا؛

''من کثر صلوته باللیل حسن وجهه بالنهار''

(جورات کثرتِ صلاۃ میں گذارتا ہے اس کا چہرہ دن میں چمکتا دمکتا ہے۔)

آپ کی زندگی کے دو محور تھے۔ایک شخصِ امتیاز حبّ نبی ﷺ اور حبّ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیھم اور حبِ اولیاء وصالحین سے سرشار تھا، اور دوسری امتازیت خلقِ خدا سے بلا امتیازِ مذہب وملت شفقت ومحبت اوران کے احوال کی اصلاح کی فکر، ان کے ذریعۂ معاش کی فکر وامت کی غمخواری سے عبارت تھی، حسنِ اخلاق آپ کا زیور، جس کا ایک مرتبہ ملاقات کرنے والا معترف ہوجاتا، آپ نے حسنِ اخلاق وکردار سے حقوق اللہ و حقوق العباد کے ایسے عظیم نقوش ہمارے لیے چھوڑے ہیں کہ جو کبھی بھلائے نہیں جاسکتے۔

حقوق اللہ کے ساتھ ہی ساتھ حقوق العباد میں بھی کامل رہنما تھے، جو بھی آپ کی جانب متوجہ ہوتا آپ اس کے لئے اصلاحِ حال کے ساتھ ساتھ اصلاحِ مال ومعاش کے ایسے گر سکھاتے وہ شخص بیک وقت صاحبِ حال کے ساتھ صاحبِ مال ومعاش بھی بن جاتا، آپ کی ذاتِ مبارک درحقیقت ''دست بکار دل بیار'' کی عملی تصویر تھی، اللہ عزوجل نے آپ کے وقت میں اتنی برکت عطا فرمائی تھی کہ جو کام ایک انجمن بحسنِ خوبی انجام دینے سے قاصر ہوتی وہ کام آپ تنِ تنہا بڑی عمدگی سے کرتے، ہفتہ کے ساتوں ایام کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی دینی محافل، جلسہ ذکر ومراقبہ کی مجالس، دینی مدارس کی نگرانی جیسے مشاغل کی سرپرستی کے ساتھ ساتھ بے شمار علمی و دینی تصانیف ملتِ اسلامیہ کی ہدایت کیلئے چھوڑی ہیں جو مردہ دلوں کو زندہ کرنے والی، نہایت آسان طریق سے خلقِ خدا کو خدا سے ملانے والی اور حبّ نبی ﷺ وتعلیماتِ اولیا وصلحاء سے مزین عنوانات جو قاری کے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ایمان کی حفاظت وتازہ کرنے کیلئے کافی ووافی ہیں۔

خاص کر دلائل الخیرات کی تصحیح وترویج واشاعت کے ذریعہ حضرت نے نہ صرف اہلِ دکن بلکہ سارے ملک بلکہ عالمی سطح ہر اس کو پہنچانے، اس کو عام کرنے اور اس کی محافل کے انعقاد کا سہرا آپ ہی کے سر جاتا ہے، جس طرز پر آپ نے دلائل الخیرات طبع فرمائی وہ نہج کہیں اور نہیں ملتا، عمدہ خط وکتابت وطباعت جو اس کتاب کے حسن کو دوبالا کرتا ہے اور قاری کو پڑھنے کیلئے مائل کیا کرتا ہے۔ جس سے امت کا ایک بڑا طبقہ استفادہ کررہا ہے اور ان شاء اللہ تا قیامت مستفیض ہوتا رہے گا۔

حضرت نے جہاں بذاتِ خود اپنے وعظ ونصائح اور کتب کے ذریعہ خلقِ خدا کو ہدایت کی راہ پر گامزن فرمایا وہیں اپنی اولاد کو اپنی جانشینی کا اہل بھی بنایا، جس کی مثال حضرت کے فرزندِ اکبر مولانا حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر بخاری نقشبندی حفظہ اللہ ہیں جو جامعہ نظامیہ سے سندِ فضیلت کے ساتھ ساتھ جامعہ عثمانیہ سے ڈاکٹریٹ فرمارہے ہیں۔ آپ کی خدمات ملک وبیرونِ ملک میں جاری وساری ہیں، حال ہی میں سعودی عربیہ میں آپ کی خدمات کو سراہتے ہوئے خراجِ تحسین پیش کیا گیا، اور آپ کو 'خطیب جدہ' کے لقب سے یاد کیا جانا بے جا نہ ہوگا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہیکہ اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت کا حقیقی و کامل جانشین بنائے اور سلسلہ کے فیوض وبرکات کو آپ کے ذریعہ جاری وساری فرمائے۔

الغرض حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ نے اپنی ساری زندگی قوم وملت کے اصلاح میں گذاردی اور اپنی آل کو بھی عظیم خدمت کیلئے وقف فرمادیا، پھر حسبِ مرضئ مولا اپنے معتقدین ومریدین کو داغِ مفارقت دیکر یہ مبارک ذات کلام مولا کی سماعت اور سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ سلام پیش فرماتے ہوئے اس جہاں کی راہ لی جہاں وجہہ کائنات ﷺ اپنے حبیبوں اور محبوبوں کے ساتھ ہیں۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون۔**

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر و احسان ہیکہ اس نے اس احقر عاصی پر معاصی کو بھی حضرت علیہ الرحمہ کی مبارک صحبتیں نصیب فرمائی اور آپ بیحد محبتوں اور نوازشوں سے سرفراز فرمایا کرتے، اللہ تعالیٰ حضرت کی مجھ پر ان مبارک توجہات کو میرے لئے ذریعۂ نجات بنادے اور حضرت قبلہ کے روحانی فیض سے ہمیشہ مجھے بافیض رکھے۔ آمین

اخیر میں میں اپنے اہلِ خانہ، اپنے سبھی رفقاء و محبینِ حضرت ابورجاء بالخصوص مولوی محمد امین حیدر عروج صاحب، مولوی محمد امیر حیدر اعراج صاحب، مولوی محمد علاء الدین صاحب، میر محمد علی نجیب صاحب ، سید سعید صاحب، محمد صادق صاحب اور جمیع اہلیانِ مسجدِ حویلی منجھلی بیگم، شاہ علی بنڈہ کے ساتھ رب کی بارگاہ میں دستِ دعا ہوں کہ اللہ عزوجل اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمیع پیرانِ طریقت کے صدقے ہمارے مشفق شیخِ طریقت رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند تر فرمائے اور آپ کے فیضان کو عام فرمائے، اور سلسلۂ نقشبندیہ میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اپنے خاص کرم سے اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مختصر تذکرۂ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ

از: حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی قادری (جانشین حضرتِ ممدوح)

راقم الحروف اپنے کلام کا آغاز اپنے تین علمی و روحانی پیشواؤں کے ارشاداتِ عالیہ سے کرتا ہے۔ شیخ الاسلام امام اہل سنت عارف باللہ ابوالبرکات شاہ محمد انوار اللہ فاروقی فضیلت جنگ قدس سرہ (بانی جامعہ نظامیہ) اپنی معرکتہ الآراء کتاب ''انوار احمدی'' ص:۱۷ پر مندرجہ ذیل حدیثِ پاک کو نقل کیا ہے:

عن معاذ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ذكر الأنبياء من العبادة، و ذكر الصالحين كفارة و ذكر الموت صدقة و ذكر القبر يقربكم من الجنة

(حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کرام کا ذکر ایک قسم کی عبادت ہے، صالحین کا ذکر گناہوں کا کفارہ، موت کا ذکر صدقہ اور قبر کو یاد کرنا تم کو جنت سے قریب کردیتا ہے۔

فخر المحدثین ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدثِ دکن قدس سرہ کا ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کی محبت اور روشنئ قلب کیلئے جس طرح کثرتِ ذکر اور تلاوتِ قرآنِ مجید کی سالک کیلئے شدید ضرورت ہے اسی طرح حکایاتِ اولیاء اللہ بھی ہمیشہ دیکھتے رہنا ضروری ہے۔'' (مواعظ حسنہ، ۲/ ۷۵)

سیدی و مرشدی حضرت پروفیسر ابوالفداء محمد عبدالستار خان نقشبندی قدس سرہ ''تذکرۂ حضرت محدثِ دکن'' ص: ۵۶۴ پر رقم طراز ہیں: ''حیدرآباد کی سرزمین وہ مبارک سرزمین ہے جس پر غوث، قطب، اولیاء، مجاذیب، مؤرخین، ادباء، فضلاء، محققین،

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مفسرین، فاتحین، کاملین، علماء، فقراء، صلحاء اور اہل اللہ نے عشقِ مصطفی ﷺ سے سرشار جذبۂ جہاد سے معمور، اربابِ علم دانش اور اصحابِ فکر ونظر وقتاً فوقتاً تشریف فرما ہوکر اہالیانِ حیدر آباد کو اپنے فیوض ظاہری وباطنی سے فیضیاب فرماتے رہے۔''

انہی ذواتِ قدسیہ کی ایک مبارک کڑی سیدی و والدی وقدوتی پیر طریقت حضرت ابورجاء سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر نقشبندی بخاری مجددی قادری قدس سرہ (خلیفہ حضرت ابوالفداءؒ وبانی ابوالفداء اسلامک ریسرچ سنٹر) کی ذاتِ بابرکت ہے۔ حضرتؒ کے محبین وکرم فرماؤں کے حکم پر آپ کی فاتحۂ اربعین کے موقع پر اس مبارک تذکرہ کو جمع کیا گیا ہے۔ کریم پروردگار سے دعاء ہے کہ اپنے محبوبین کے صدقے وطفیل اس تذکرہ کو قبول فرمائے اور حضرت ممدوح کے اسوہ وقدوہ پر عمل پیرا ہونا ہمارے لیے آسان بنادے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰس۔

اسم مبارک: سید شاہ حسین شہید اللہ بشیر بخاری، مسلکاً سنی حنفی، مشرباً نقشبندی مجددی قادری، اصلاً ونسباً بخاری سادات، کنیت: ابورجاء، لقب: مصحح دلائل الخیرات۔

ABDUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نسبِ مبارک: آپ نجیب الطرفین ساداتِ حسینی ہیں، آپ کی ولادت کا دن وہی مبارک دن ہے جس دن آپ کے جدِ اعلیٰ سید الشہداء، سبطِ رسول اللہ ﷺ، ریحانِ مصطفی ﷺ امام سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما دین واسلام کی سربلندی کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش فرما کر اسلام کی آبیاری فرمائی، یوم عاشوراء ۱۳۷۳ھ م ۱۸ر سپٹمبر ۱۹۵۳ء صبحِ صادق تولد ہوئے۔ آپ کا سلسلۂ نسب دسویں پشت میں شیخ الائمہ حضرت سید عبدالغفور شاہ بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ (اولین شاہی امام جامع مسجد دہلی) سے جاملتا ہے۔

آپ کی تحنیک آپ کے والدِ ماجد کے پیرِ طریقت حضرت مولانا شاہ محمد ایوب صاحب

علیہ الرحمہ سلیمانی وحیدی چشتی جھجری نے کی اور اس مولود کے نیک اور صالح ہونے کی بشارت دیدی تھی۔

تاریخ شاہی ائمہ جامع مسجد دہلی: سلطنتِ مغلیہ کے بادشاہ شاہجہاں نے تاریخی وعلیشان جامع مسجد دہلی کی تعمیر کا آغاز ۱۹/اکتوبر سنہ ۱۶۵۰ء (۱۰/شوال المکرم سنہ ۱۰۶۰ھ) کو کیا اور اسکی تعمیر کیلئے تقریباً چھ ہزار مزدور دن رات کام کرتے رہے اور اسکی منجملہ لاگت اس دور میں دس لاکھ سے متجاوز تھی۔

جب اسکی تعمیر مکمل ہوگئی تو شاہجہاں نے چاہا کہ یہ تاریخی مسجد کا امام وخطیب بھی منفرد ہو جو کہ علم وعمل وحسب ونسب میں ممتاز ہو۔ جب اس نے تحقیق کروائی تو انہیں مطلع کیا گیا کہ سمرقند جو کہ علم وادب کا گہوارہ ہے اور وہاں بڑے علما وفضلا قیام پذیر ہیں۔ شاہجہاں نے شاہ بخارا (ازبکستان) کو مراسلہ روانہ کرتے ہوئے لکھا:

''ہم نے سنا ہے کہ بخارا علم، ادب، اور صحیح النسب سادات کے وجود کی وجہ سے معروف ومشہور ہے۔ ہمیں اپنی جامع مسجد کی امامت وخطابت کیلئے صحیح النسب ونجیب الطرفین ساداتِ کرام جو ظاہر وباطن میں یگانہ روزگار ہو اور جن کے علم واخلاص کا ڈنکا سرزمینِ بخارا میں بجتا ہو۔''

شاہجہاں کے اس مراسلہ نے شاہِ بخارا کو اس اہم منصب کی ذمہ داری سنبھالنے کیلئے نجیب الطرفین سید حضرت الشیخ سید عبدالغفور شاہ بخاری رحمہ اللہ کو مع اہل وعیال شاہجہاں آباد، دہلی کیلئے روانہ کیا گیا۔ بہ حکم شاہجہاں افسروں نے بڑے ادب و احترام و اعزازات کے ساتھ حضرت الشیخ کا استقبال کیا اور جب بروزِ دوشنبہ یکم شوال سنہ ۱۰۶۶ھ مطابق ۲۴/جولائی سنہ ۱۶۵۶ء جامع مسجد دہلی کی تعمیر مکمل ہوگئی تو بادشاہ نے بہ نفسِ نفیس مع

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شاہی خاندان و وزرا و حکام مسجد کے افتتاح اور حضرت الشیخ بخاری کو منصبِ امامت پر متمکن کرانے کیلئے تشریف لائے اور سب نے آپ کی امامت میں عید الفطر کی نماز ادا کی جو کہ اس شاہی مسجد کی پہلی نماز تھی۔ بادشاہِ سلطنتِ مغلیہ نے حضرت بخاری کو عبا یا و عمامہ سے سرفراز فرمایا اور آپ کو اپنی سلطنت میں ''امامت العظمیٰ'' کے منصب پر مامور کیا اور شاہی امام کے لقب سے سرفراز کیا۔ اس دن سے آج تک جو بھی اس جامع مسجد کا امام مقرر ہوتا ہے وہ 'شاہی امام' کے لقب سے معنون ہوتا ہے۔ (مغلیہ دور، ص: ۴۵)

حضرت الشیخ سید عبد الغفور شاہ بخاریؒ کے انتقال کے بعد آپ کی اولاد اور خاندان میں یہ سلسلۂ امامت و خطابت چلتا آ رہا ہے۔ جو آج حضرت سید احمد شاہ بخاری کی شکل میں موجود ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

والدِ بزرگوار: حضرت سید شاہ ولی اللہ بشیر بخاری الملقب امیر رقم بن حضرت سید محمد سعید الدین بخاری بن سید میر احمد علی شاہ بخاری بن حضرت سید میر جیون شاہ بخاری بن حضرت سید عبد الکریم شاہ بخاری بن حضرت سید عبد الرحمن شاہ بخاری بن حضرت سید عبد الغفور شاہ ثانی بخاری بن حضرت سید عبد الرحیم شاہ بخاری بن حضرت سید عبد الشکور شاہ بخاری بن امام السلطان حضرت سید عبد الغفور شاہ بخاری علیہم الرحمہ۔

حضرت سید شاہ ولی اللہ بشیر بخاری علیہ الرحمہ، صاحبزادہ میر برکت علی خان مکرم جاہ ہشتم اور صاحبزادہ میر کرامت علی خان مفخم جاہ کو فنِ خطاطی کی تعلیم اور تربیت کیلئے میر عثمان علی خان نظام الملک آصف جاہ ہفتم کی دعوت پر دہلی سے ہجرت کر کے حیدر آباد تشریف لائے اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ آصف جاہ ہفتم نے آپ کی فن خطاطی سے متاثر ہو کر آپ کو ''امیر رقم'' کے لقب سے سرفراز فرمایا۔

حضرت امیر رقم کو حضرت مولانا شاہ محمد ایوب سلیمانی وحیدی چشتی جھجری علیہ الرحمہ نے بتاریخ ۲۷/ رجب المرجب ۱۳۵۳ھ سلسلۂ چشتیہ وسلیمانیہ میں بیعت وخلافت کی اجازت مرحمت فرمائی ۔ آپ سکریٹریٹ محکمہ قانون میں سیکشن آفیسر تھے اور ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ م ۲۰/فبروری ۱۹۶۲ء کو وفات پائے۔

والدہ ماجدہ: حضرت سیدہ معین بیگم بنت سید حفیظ الدین رحمہا اللہ (سابق امام و خطیب مسجد سنگ، کنگ کوٹھی)، اپنے خاوند کی وفات کے بعد آپ نے اپنی اولاد کی دینی و علمی نہج پر تربیت فرمائی۔ آپ ۱۸ شوال المکرم ۱۴۰۹ھ م ۲۴/ مئی ۱۹۸۹ء بروزِ چہار شنبہ صبح ۹ بجے اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئیں، آپؒ والدہ محترمہ سے انتہائی درجہ کی محبت و ادب فرمایا کرتے، یہ تعلق آپ کا ساری زندگی جاری رہا یہاں تک کہ بعد از حیات بھی جاری ہے۔ والدہ مرحومہ بروزِ چہار شنبہ صبح ۹ بجے اس دارفانی سے کوچ فرما گئیں اسی طرح حضرت ابورجاءؒ بھی بروزِ چہار شنبہ صبح ۱۵۔۹ بجے وصال فرماگئے اور اپنی والدہ کے قدموں میں آرام فرما رہے ہیں۔

حضرت العلامہ پروفیسر محمد عبد الستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ نے آپ کی والدہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور احاطۂ بارگاہِ حضرت سید شاہ راجو قتال حسینی بندہ نوازی قدس سرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ حضرت مولانا قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدت فیوضہ نے فاتحۂ چہلم کے موقع پر مندرجہ ذیل قطعہ تاریخ نکالی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

دَخَلَ الْجَنَّةَ الفِرْدوسَ بِاَلْطَافِ اللّٰهِ الْكَرِيْم

۱۹۸۹ء

زباں پہ کلمہ، نظر میں نبی کا جلوہ لئے — جہاں سے چل بسیں اِک سیّدہ خدا کے قریں

سنِ وفات کہا قاضی صوفی اعظمؔ — معین بیگم ہویں واصلِ بہشتِ بریں

۱۴۰۹ھ

تعلیمی سفر: ابتدائی تعلیم اپنے والدِ ماجد سے حاصل کرنے کے بعد آپ حضرت مولانا حکیم محمد حسین نقشبندی قادری (شیخ الحدیث جامعہ و امیر جامعہ نظامیہ)، حضرت مولانا محمد اکرم و حضرت میر دلاور علی (شاگردِ رشید حضرت مولانا محمد حسین علیہ الرحمہ، ناظم عدالت وپرتی)، حضرت مولانا جمیل الدین احمد قادری (ادارہ ملیہ ملک پیٹ) علیہم الرحمہ اور حضرت مولانا بشیر محی الدین اور حضرت مولانا محمد انوار اللہ خان مدت فیوضہما سے شرفِ تلمذ کیا۔ اس کے بعد مدرسۂ تحتانوی شکر گنج سے ابتدائی تعلیم مکمل فرمائی۔ وسطانی اور فوقانی تعلیم چادر گھاٹ ہائی اسکول سے مکمل کی۔ جہاں آپ کے اساتذہ میں جناب محمد عبد الشکور صاحب (انگریزی، پرنسپل چادر گھاٹ ہائی اسکول)، جناب محمد عبد الحق صاحب، جناب قدر اللہ بیگ صاحب، جناب راجو لال صاحب، جناب عتیق الدین صدیقی صاحب، حضرت ابوالقاسم صدیقی صاحب (فرزند حضرت بحر العلومؒ، ماہرِ ریاضی)، ڈاکٹر واچا صاحب اور ڈاکٹر گنگا صاحب شامل ہیں۔ کامرس کیلئے آپ حضرت مولانا سید شاہ اعظم علی صوفی قادری علیہ الرحمہ سے رجوع ہوئے اور شرفِ تلمذ حاصل کیا۔ حضرت سید خلیل اللہ حسینی علیہ الرحمہ (مجلس تعمیرِ ملت) سے بھی آپ کو شرفِ تلمذ حاصل رہا اور آپ حضرت کے منظورِ نظر تھے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جب حضرت سیدی ابوالفداء محمد عبد الستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ محلہ پھول باغ سے محلہ شکر گنج نزد مسجد ناریل گر منتقل ہوئے تو حضرت ابورجاء آپ سے منسلک ہو گئے اور یہ سلسلہ حضرت ابوالفداء کے وصالِ مبارک تک جاری رہا۔

حضرت ابورجاء مدرسہ سے فراغت کے بعد انوار العلوم کالج کا رخ فرمایا، جہاں آپ نے انٹرمیڈیٹ ۱۹۷۲ء میں، بی کام ۱۹۷۵ء اور ایم۔ اے ہندی، مرکزِ ہندی حکومتِ ہند

سے ۱۹۷۹ء میں مکمل فرمائی۔

آپ نے علمِ تفسیر حضرت سید وقار صدیقی علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا حافظ عزیز بیگ علیہ الرحمہ اور علمِ حدیث حضرت حکیم محمد حسین علیہ الرحمہ کے ہاں مکمل فرمایا۔ خوش خطی آپ کو وراثت میں حاصل ہوئی تھی، آپ اپنے دورِ طالبعلمی میں اپنی درسی کتب دوسرے طلبہ سے عاریۃً حاصل کر کے اس کو مکمل طور پر نقل کر کے استعمال فرمایا کرتے۔

اساتذۂ قرأت سبع وعشر: قرأت تجوید وسبع وعشر کی تکمیل آپ نے حضرت مولانا ولی اللہ (سابق شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ)، حضرت مولانا ابوالفداء پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالستار خان نقشبندی وقادری (خلیفہ حضرت محدث دکن قدس سرہ وسابق صدر شعبۂ عربی جامعہ عثمانیہ)، تاج القراء الحاج حضرت مولانا قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی علیہ الرحمہ (۲۰/ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ/ ۲۰/ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ)، حضرت مولانا پروفیسر سید کلیم اللہ حسینی، حضرت مولانا قادری محمد عبدالمجید، حضرت قاری میر محبوب علی، حضرت امام الدین، حضرت مولانا محمد اکرم علیھم الرحمہ ے ہاں مکمل فرمائی۔ حضرت ابورجاءؒ کو سندِ قرأت امام عاصم کوفیؒ بواسطہ حضرت تاج القراءؒ حاصل تھی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

شیوخِ طریقت: حضرت ابورجاءؒ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب کسی پیرِ طریق سے منسلک ہوئے تو تادمِ اخیر اسی شیخ سے متمسک رہے، اس کے بعد دوسرے شیخ کے رابطے میں رہے، اس کی وجہ فرمایا کرتے:

"جس طرح ایک انسان ظاہری بیماریوں کیلئے کسی ایک ڈاکٹر یا طبیب کی وفات کے بعد دوسرے ڈاکٹر سے رابطہ کرتا اسی طرح باطنی بیماریوں کیلئے

بھی اپنے شیخ کی وفات کے بعد دوسروں سے تعلیمات کیلئے منسلک ہونا ضروری ہے، یہی عمل ہمارے آقا و مولا و مربیِّ بے بدل حضرت مولانا ابوالفداء محمد عبد الستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ کا طریق کار رہا، آپ حضرت محدثِ دکن علیہ الرحمہ کی رحلت کے بعد حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ سے متمسک رہے، پھر آپ کے بعد حضرت علامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمہ سے اکتسابِ فیض کیا کرتے۔''

آپ کمسنی کی عمر میں اپنی والدہ کی معیت میں اولاً سیدی ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی محدثِ دکن علیہ الرحمہ کی خدمتِ مبارکہ میں حاضری دی اور داخلِ بیعت کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا: ''اتنے چھوٹے بچے کو بیعت کیا کروں۔ پھر فرمایا: یہ بھی مرید ہے''۔ کچھ وقفہ کے بعد صوفیٔ کامل، پیر طریقت، واقفِ رموزِ حقیقت حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری قدس سرہ (المتوفی: ۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ م ۳۰ر نومبر ۱۹۹۲ء) کی خدمتِ اقدس میں حاضری دی اور بیعت سے مشرف ہوئے، اپنے شیخ طریقت کی شبانہ روز خدمت، چاہے سفر ہو یا حضر، خلوت ہو کہ جلوت، صبح و مساء خدمت میں حاضر باش رہنا حضرت ابورجاء کی عادتِ ثانیہ رہی۔ کوئی شخص حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ کو مدعو کرنے کا ارادہ کرتا تو حضرت فرمایا کرتے: ''شہید اللہ صاحب سے پوچھ لیجئے اور ان کو اطلاع دیدیجئے''۔ کئی مرتبہ حضرت ابوالخیرات سید انوار اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ کی مصروفیات کی تفصیلات آپ سے پوچھا کرتے۔ نمازِ فجر سے قبل حضرت کے دولت کدہ واقع حسینی علم پہنچ جایا کرتے، حضرت کے ساتھ، ذکر و مراقبہ اور پھر ناشتہ کے بعد اپنی ملازمت کیلئے روانہ ہوا کرتے، حضرت ابورجاء کی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ملازمت کا مسئلہ پیدا ہوا تو حضرت ابوالبرکات علیہ الرحمہ نے سفارشی خط کمشنر پرویڈنٹ فنڈ کے نام ارسال فرمایا اور حضرت ہی کے ایک اور مرید محمد یوسف صاحب کی ملازمت میں ترقی کیلئے حضرت ابورجاء کے نام حضرت کا ایک خط جس میں حضرت ابوالبرکات کے اخلاقِ عالیہ وصفاتِ حمیدہ کا اظہار ہوتا ہے، اپنے مرید کو محبی ومخلصی - زادلطفہ - کے الفاظ سے مخاطب فرمارہے ہیں۔

آپ کی طلبِ صادق اور نگاہِ پیر نے آپ کو ایسا کندن بنادیا تھا کہ جو کوئی پیر ابوالبرکات علیہ الرحمہ کے نورانی چہرۂ اقدس کو دیکھا تھا وہ برملا کہا کرتا کہ حضرت کا عکسِ جمیل حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ تھے۔ یہ فنافی الشیخ کا بین اظہار وثبوت ہے۔

حضرت پیرؒ کی اپنے مریدِ صادق سے نسبت کے اظہار کیلئے ایک واقعہ نقل کیا جاتا ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی مرید کے متعلق بدگمانی وبدگوئی کرتے ہیں تو پیر کو دوسرے عالم میں تکلیف ہوا کرتی ہے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد مصطفی شریف صاحب مدت فیوضہ (خلیفہ حضرت ابوالفداءؒ وسابق ڈائرکٹر دائرۃ المعارف العثمانیہ) بتاریخ ۲۱ ر ڈسمبر ۲۰۰۹ء مدرسۂ انجمن احیاءِ دین واقع قاضی پورہ بیدرآباد میں جلسۂ تعزیت سے خطاب فرماتے ہوئے کہا:

> ''جب انجمن احیاءِ دین کی تعمیر جدید کے موقع پر ایک تنازعہ ہوگیا جس کی وجہ سے خود (مولانا مصطفی شریف صاحب) اور حضرت ابورجاءؒ پر مقدمات بھی درج ہوگئے، ان دنوں مولانا شہید اللہ صاحب کی نوکری کڑپہ میں چل رہی تھی، مولانا اپنی نوکری جاری رکھنے کیلئے رات دیر گئے کڑپہ روانہ ہوگئے۔ کچھ احباب چہ مگوئیاں کرنے لگے کہ حضرت ڈر کر

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

چلے گئے، میں نے خواب میں پیر خلیل اللہ شاہ علیہ الرحمہ کو دیکھا کہ آپ
صرف صدری پہنے ہوئے اپنے غصہ کا اظہار فرما رہے ہیں۔''

اس کے علاوہ آپ نے جن بزرگانِ طریقت کی خدمت و استفادہ کیا ہے ان میں پیرِ طریقت حضرت العلامہ سید شاہ قدرت اللہ شاہ قادری، حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی، حضرت العلامہ حافظ شاہ ابوسعید مجددی رام پوری، حضرت العلامہ ابوالخیرات سید شاہ انوار اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری، حضرت العلامہ سید شاہ طاہر رضوی قادری (صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ) اور حضرت العلامہ آزاد رسول نقشبندی مجددی قدس اللہ سرھم العالیہ شامل ہیں۔

حضرت مولانا ابوالوفاء افغانی علیہ الرحمہ کے درس حدیث میں حاضری:

حضرت ابورجاءؒ فرمایا کرتے کہ حضرت العلامہ سید محمود شاہ بن مبارک شاہ المعروف بہ علامہ ابوالوفاء افغانی علیہ الرحمہ (المتوفی: ۱۳؍رجب المرجب ۱۳۹۵ھ م ۱۹۷۵ء) کے درسِ حدیث شریف اور خدمت میں حاضری نے ہمیں مؤدب بنایا اور تحقیق کا مزاج پیدا ہوا۔ حضرت ابوالوفاءؒ ہر اتوار اپنے دولت کدہ واقع جلال کوچہ زجاجۃ المصابیح اور تذکرۃ الاولیاء کا درس دیا کرتے جس میں جید علماء و اکابر مشائخ شریکِ درس ہوا کرتے تھے۔

حضرت ابورجاء اس مبارک درس میں بپابندی شریک ہوتے اور دورانِ درس ہونے والی علمی وروحانی تشریحات زجاجہ کے محفوظ صفحہ پر قلمبند کیا کرتے، حضرت کا طریقۂ کار یہ تھا کہ جب بھی کوئی اہم کتاب خریدتے تو اس مکمل طور پر کھلوادیتے اور ہر صفحہ کے بعد ایک سادہ صفحہ اضافہ فرما کر اس پر تشریحات اور اہم معلومات کا اندراج فرمایا کرتے۔ اس

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مبارک درس کی یہ شروحات آج تک زجاجۃ المصابیح کے حاشیہ اور محفوظ صفحہ پر محفوظ ہیں۔

حضرت مولانا ابوالفداءمحمد عبدالستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ کی معیت میں:

اربابِ علم وتصوف کے نزدیک حضرت ابورجاءؒ کی پہچان حضرت ابوالفداءؒ کے دستِ بازو، مریدِ صادق وخادم خاص کی حیثیت سے ہوتی ہے۔اپنے والد کی وفات کے بعد اوائلِ عمری ہی سے حضرت ابوالفداء کی خدمت میں رہے، پڑوسی ہونے کے اعتبار سے بھی گھریلو امور،سفر وحضر ہر مرحلہ پر آپ سے قریب رہے اور یہ سلسلہ تقریباً ۴۰ سال تک جاری رہا، یہاں تک کہ آپ حضرت کے کاشانہ کے ایک فردِ فرید تصور کیے جاتے رہے۔ ابتدائی کتبِ اسلامیہ منہاج العربیہ، صرف ونحو، فارسی وعربی زبان، حدیثِ شریف،فقہ واصول وتجوید وقرأتِ سبع وعشر کے علاوہ مکمل زجاجۃ المصابیح کا درس مکمل فرمایا ،جس پر حضرت نے آپ کو سندِ زجاجۃ المصابیح عطا فرمائی۔دلائل الخیرات کی تلاوت وسماعت کی اجازت کی سند بھی حضرت ابوالفداء علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔تحصیل علوم کے بعد حضرت نے آپ کو اپنے شہزادگان کی تعلیم وتربیت کیلئے بحیثیت معلم ومدرس معمور فرمایا۔

حضرت ابورجاء نے حضرت ابوالفداءؒ سے علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنیہ کا بھی اکتساب کیا، یوں تو آپ کو بیعت وارادت حضرت ابوالبرکات پیر سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ سے حاصل تھی۔حضرت ابوالفداءؒ نے آپ کو سنہ ۱۴۲۰ھ م ۲۰۰۰ء میں سفر حج پر آنے کا حکم دیا اور رباط حیدرآباد، مکہ مکرمہ میں علماء ومشائخ کی موجودگی میں اجازت وخلافت طریقہ قادریہ ونقشبندیہ عطا فرمائی۔آپ حضرت کے خلیفۂ اول تھے۔اجازت وخلافت کا قلمی ومطبوعہ نسخے اس کتاب کے آخری باب میں ملاحظہ کیے گئے ہیں۔

آپ کو حضرت ابوالفداء علیہ الرحمہ سے تعلق ومحبت کا یہ عالم تھا کہ ہر کام میں اپنے پیرو

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مرشد کی فکر اور علمی و روحانی نوادرات کو عام کرنے کی فکر رہا کرتی، حضرت کی ماہانہ فاتحہ کا مداومت سے اہتمام کیا کرتے، فرمایا کرتے: ''اعراس کا مقصد صرف صندل مالی ومراسم عرس نہیں بلکہ کوئی علمی کام کیا جائے، کسی کتاب یا رسالہ کی اشاعت یا کسی علمی اجلاس کا اہتمام ہو۔'' اسی کی اتباع میں اپنے پیرومرشد کے عرسِ مبارک سے ایک یا دو دن قبل مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج میں ایک علمی وادبی نشست کا اہتمام فرمایا کرتے جس میں شہر حیدرآباد و بیرونِ شہر کے مقتدر علماء کرام ومشائخ عظام شرکت فرمایا کرتے۔

حضرت ابورجاء کی ملازمت:

آپ کی ملازمت کا آغاز محکمہ آبرسانی میں بحیثیتِ انسپکٹر تقرر عمل میں آیا، مگر ایک واقعہ نے آپ کو اس ملازمت کو ترک کرنے پر مجبور کردیا۔ کسی مقام پر تعمیری کام جاری تھا اور آپ کو اعلی عہدیداروں نے وصولی سے زائد سمنٹ کی بوری وتھیلے ریکارڈ میں درج کرنے پر اصرار کیے، آپ نے نہ صرف اس سے انکار کیا بلکہ اس ملازمت سے استعفی دیدیا۔ جب اس کی اطلاع پیر طریقت قطبِ دکن حضرت سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ کو پہنچی تو آپ نے اس جرأت مندی کو سراہا اور مرکزی حکومت میں ملازمت کی کوشش کرنے کا حکم فرمایا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپؒ نے مرکزی محکمہ مال کے تحت پرووِیڈنٹ فنڈ میں فبروری ۱۹۷۸ء میں آغاز فرمایا اور ۲۰۱۳ء میں وظیفہ حسن پر سبکدوش ہوئے، اس دوران کئی عہدوں پر فائز رہے، آپ کی شبیہ ایک امانتدار اور صاف کردار کے حامل فرد کی حیثیت سے معروف ہے۔ یہ وہ شعبہ اور محکمہ ہے جس میں رشوت ستانی عام ہے اور آنے والے حضرات سے کام کے عوض کثیر رقم ظلماً لی جاتی ہے، مگر حضرت کا معاملہ یہ تھا کہ کوئی ضرورت مند اپنے

کام کے ضمن میں آتا تو اس کی ضیافت کے ساتھ ساتھ اپنی جیبِ خاص سے اس کی سواری خرچ کا انتظام فرمایا کرتے۔ اس کے علاوہ اپنے دفتر کے ملازمین کیلئے بیت المال کی بنیاد ڈالی تھی جس کا مقصد وقتِ ضرورت ان احباب کی قرض یا اعانت کی شکل میں امداد ہو سکے۔

حضرت ابورجاء کی دینی خدمات:

آپ کی دینی و علمی خدمات کا دائرہ کافی وسیع ہے جس کا احاطہ چند سطور میں کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے، ان کو کئی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، اولاً: مساجد، مدارس و خانقاہوں کی تعمیر و آبادی، ثانیاً: دروس احادیثِ شریفہ، ثالثاً: خطابات جمعہ و محافلِ میلاد النبی و مختلف ایام و لیالی، رابعاً: تصنیف و تالیف، خامساً: مریدین و متوسلین کی ظاہری و باطنی تربیت و دروسِ راہِ طریقت وغیرہ

حضرتؒ کا ایک قول مبارک جو آپ اکثر ذکر کیا کرتے کہ ''مسلمان کے تین مراکز ہیں۔ مسجد، مدرسہ اور خانقاہ۔ مسجد قباء سے قبل مدرسہ و خانقاہ 'دارِ ارقم' کی بنیاد ڈالی گئی۔''

مساجد و مدارس کی تعمیر و ترمیم و باز آبادی:

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

راقم الحروف کو ان تمام مساجد کا صحیح علم نہیں جن کی خدمت و باز آبادی میں سیدی والدی علیہ الرحمہ ہمہ تن گوش رہا کرتے، جو مساجد کمترین کے علم میں ہے ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کو مساجد سے ایک گہرا تعلق تھا، کسی بھی مقام پر کوئی نیک کام کا ارادہ کرتا تو نصیحت فرماتے کہ ایک مسجد کو قائم کریں کہ مدرسہ یا خانقاہ بعد میں تبدیل ہو سکتی ہے مگر مسجد تا قیامت مسجد ہی باقی رہتی ہے۔

۱۔ مسجد ناریل گر، سید علی چبوترہ۔ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی پیدائش مسجد ہذا سے متصل

مکان میں ہوئی اسی بناء پر آپ کا اس مسجد سے ایک خاص تعلق اور نسبت تھی، اس کی جاروب کشی اور تعمیر وتہذیب میں بنفسِ نفیس شریک ہوا کرتے۔ جب سیدی ومرشدی ابوالفداءعلیہ الرحمہ محلہ شکرگنج تشریف لائے تو آپ کی معیت میں اسی مسجد میں تراویح و تہجد کیلئے حفاظ کرام کا انتظام کرنا یہ آپ کے ذمہ ہوا کرتا، حضرت شیخ محبوب علی رحمہ اللہ کی نگرانی میں یہ سارے امور تکمیل پایا کرتے تھے۔

۲۔ مسجد تکیہ ظہور شاہ علیہ الرحمہ، سید علی چبوترہ۔ یہ اہل اسلام کیلئے بڑی عبرت کا مقام ہے کہ ہماری گنجان آبادیوں میں کئی مساجد غیر آباد و ویران رہا کرتی ہیں۔ انہی میں سے ایک مسجد تکیہ ظہور شاہ علیہ الرحمہ ہے جو ایک غیر آباد تھی، جو صرف جمعہ کی نماز کیلئے کھولی جاتی، حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ مسجد کے ایک خادم کے ساتھ جمعہ کی صبح مسجد کو کھولا کرتے اور صاف صفائی کے بعد نمازِ جمعہ کا اہتمام کیا کرتے۔ حضرت ابوالفداءؒ امریکہ ہجرت فرماتے وقت اس مسجد میں جاری ہفتہ واری درسِ زجاجۃ المصابیح کی ذمہ داری حضرت ابورجاء کو سپرد کی، جو آپ کی وفات سے چند اسبوع تک جاری رہا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۳۔ مسجد سردار بیگ، شکرگنج۔ مسجد سردار بیگ جو آج مسجد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معروف وموسوم ہے، اس میں آپ بلا معاوضہ واجرت ایک عرصہ تک امام و خطیب کی ذمہ داری بخوبی انجام دی، آپ کے بعد برادرِ اکبر حضرت سید شاہ فرید الدین بشیر بخاری رحمہ اللہ بھی ایک عرصہ دراز اس مسجد میں امامت کی خدمات انجام دیئے۔

۴۔ مسجد حضرت زماں خاں شہید علیہ الرحمہ، بازار روپ لال۔ اس مسجد سے حضرت

ابورجاء کا ایک خاص تعلق وانسیت رہی ہے اور یہ تعلق کا آغاز جب آپ آٹھویں جماعت میں زیرِتعلیم تھے، آپ خود فرمایا کرتے: ''جب میں دسویں جماعت کے امتحان کی تیاری کررہا تھا اس وقت یہ مسجد ایک سنسان اور ویران مقام تھا جہاں کوئی نہیں آیا کرتا تو میں اس تنہائی میں اپنے امتحانات کی تیاری با آسانی کیا کرتا۔ اس مسجد کی تعمیر میں ہمارے بڑے بھائی (سید شاہ فریدالدین بشیر مرحوم) ایک مزدور کی طرح کام کیا کرتے۔''

اس مسجد کی از ابتدا تا انتہاء تعمیر وترمیم میں حضرت ابورجاء کا ایک خاص حصہ رہا، اس کی ہر ایک اینٹ آپ کی خدمات کی معترف ہے۔ آپ نے اس مسجد کو اپنے خون پسینے سے سینچا ہے۔ اس کی آبادی میں والدِ ماجد کے ساتھ عم محترم مولانا سید احمد علی تاجی شرفی صاحب مدت فیوضہ ایک دست و باز کی طرح شریک رہے، موجودہ وقت میں اس کے انتظام و انصرام عم محترم ہی کے ذمہ ہیں۔

تقریباً ۴۵-۵۰ سال قبل جب شہر حیدرآباد بدعقیدگی ولادینیت کی لپیٹ میں آنے لگا تو علماء ومشائخ نے بدعقیدگی کا ردِ بلیغ مواعظ ودروس سے فرمایا، اسی دوران حضرت ابورجاء اور حضرت سید احمد علی تاجی مدت فیوضہ نے بزمِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیاد رکھی جس کا مقصد نعت گوئی ونعت خوانی کے ذریعہ عشقِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع کو عامۃ المسلمین کے قلوب میں جاگزیں کرنے کا بیڑا اٹھایا، اس کے بیانر تلے ہزاروں مرکزی وریاستی نعتیہ محافل ومقابلے ونعتیہ مشاعروں کا اہتمام عمل میں لایا گیا اور یہ ہر ماہ مسلسل ۳۰ دن مختلف مقامات پر اس کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ دعا ہے کہ یہ تاقیامت جاری و ساری رہے۔ بلامبالغہ آج شہرِ حیدرآباد میں جتنی نعتیہ محافل وتنظیمیں نظر آرہی ہیں وہ کسی نہ کسی طرح بزم میلادالنبی سے تحریک پاکر اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بزم میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر اہتمام ہندوستان بھر میں اپنی نوعیت کی منفرد سہ روزہ نعتیہ کانفرس وآل انڈیا گولڈ میڈل نعتیہ مقابلہ کا انعقاد عمل میں لا یا گیا۔جس مین ہندوستان بھر کے ۱۴۰ نعت خواں حضرات نے حصہ لیا،جس کا افتتاح حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ پہلا اجلاس نعتیہ مشاعرہ، دوسرا اجلاس آل انڈیا گولڈ میڈل اور تیسرا اجلاس نعتیہ سمینار جس میں اندرون و بیرون ملک کے نامور علماء و مشائخ شرکت فرمائے جن میں قابلِ ذکر حضرت سید شاہ محمد الحسینی (بارگاہِ روضہ گلبرگہ)،حضرت ابوالخیرات سید انوار اللہ شاہ نقشبندی،حضرت ابوالفداء محمد عبد الستار خان نقشبندی،حضرت مرزا شکور بیگ،حضرت سید شاہ علیم الدین شرفی قادری، حضرت محمد الطاف حسین فاروقی،حضرت خواجہ شوق قدس اللہ سرھم وحضرت سید شاہ اعظم علی صوفی قادری،حضرت سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری،حضرت محمد مصطفی شریف،حضرت سید محمد حمید الدین شرفی،حضرت سید صادق محی الدین فہیم مدت فیوضھم وغیرہ شامل ہیں۔

آپؒ کے دن کا آغاز قبل از فجر محلہ بازار روپ لال میں نوجوانوں اور نونہالوں کو نمازِ فجر کیلئے بیدار کرنے سے ہوا کرتا،نمازِ فجر کی امامت فرماتے پھر اشراق تک تلاوتِ قرآنِ مجید کا دور چلا کرتا،سیدی والدی اور عم محترم کے مابین دورِ قرآن مجید کا پر لطف مظاہرہ ہوا کرتا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۵۔مسجد شمس النساء بیگم،برکت پورہ۔ چونکہ حضرت کی میعادِ ملازمت کا اکثر حصہ کاچی گوڑہ، برکت پورہ پر واقع دفتر پر گذرا،حضرت کی عادتِ مبارکہ تھی جب بھی کسی بھی مقام پر کچھ عرصہ قیام ہوتا وہاں کسی مسجد کو تلاش کرتے تاکہ اللہ کے گھر کی کچھ خدمت ہو سکے، دفتر کے قرب میں واقع اس مسجد کو اپنے مخلص ساتھیوں کے ساتھ ملکر نہ صرف آباد کیا بلکہ

اس کی تعمیر جدید میں بذاتِ خود حصہ دار رہے، تقریباً ۴۰ سال تک جمعہ کی خطابت بلا معاوضہ انجام دی، نمازِ ظہر کے بعد ایک آیت قرآنی کا ترجمہ وتفسیر بیان فرماتے جس میں آپ نے ۴ دور مکمل فرمائے، اس کے علاوہ متبرک راتوں اور عیدین کے موقع پر آپ کا خصوصی خطاب ہوا کرتا۔ کچھ غلط فہمیوں کے باعث متولی صاحب حضرت سید توفیق اللہ علیہ الرحمہ سے وقتی اختلاف ہوا اس کے باوجود آپؒ نے اپنے علمی و مالی تعاون کو جاری رکھا، موجودہ متولی وسجادہ حضرت سید عماد الدین سرفراز پاشاہ سلمہ اس کام کو بحسنِ خوبی انجام دے رہے ہیں۔ اللہ عزوجل آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔

٦۔ مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینی بندہ نوازی علیہ الرحمہ، شکر گنج۔ سن ۲۰۰۰ء میں اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی اور وصال تک اس سے منسلک رہے، اور یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ اس مسجد میں آپؒ نے ہر قسم کی خدمت کی، خطابت وامامت، مدرس ومعلم، مربی و رہنما کے علاوہ ایک جاروب کش حتی کے مسجد کے طہارت خانے اپنے دستِ مبارک سے صفائی فرمائی، اور کہتے کہ مسجد کی صفائی یہ اہلِ ایمان کی نشانی ہے اور کسی بھی کام میں کسی قسم کی شرمندگی محسوس نہ کی جائے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس سال عاجز کیلئے نمازِ تراویح کیلئے مسجد کا انتظام نہ ہوسکا، آپ نے یہ ارادہ کیا یہ مقام جو حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینی بندہ نوازی علیہ الرحمہ کی مرقدِ انوار کے ساتھ ایک صباحیہ مدرسہ جاری رہا کرتا جس میں گاہے ماہے تعلیم ہوا کرتی، اس کو مسجد میں تبدیل کر دیا جائے، اس کیلئے اہلیانِ محلہ واستاذی حضرت مولانا پروفیسر محمد مصطفی شریف صاحب مدت فیوضہ سے مشورہ فرمایا، بعض حضرات نے خدشہ ظاہر کیا کہ قرب و جوار میں کئی مساجد ہونے کے باعث اس کے مالیہ کی فراہمی ایک مشکل امر ہوگا۔ حضرت ابورجاء نے فرمایا:

جو پروردگار انگنت مخلوق کے گھروں کا نگران بھی ہے اوران کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا وہ پرودرگار اپنے خود کے گھر کی ضرورتوں کو پوا رنہیں کرسکتا؟ اوراعلان کیا کہ اس مسجد کیلئے کوئی چندہ نہیں وصول کیا جائے گا، البتہ جو حضرات اپنی مرضی وخوشی سے جو دینا چاہے تو اس کو قبول کیا جائے گا اور یہی نظم آج بھی جاری ہے۔ یکم رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ سے نمازِ تراویح سے مسجد کا آغاز ہوا اور سب سے پہلے مصلوں کا اہتمام حضرت مولانا محمد مصطفی شریف صاحب مدت فیوضہ نے کیا، برقی اور پانی کا انتظام جناب خواجہ عین الحق صاحب کی جانب سے کیا گیا، چونکہ اس کی بنیاد تقوی واخلاص پر رکھی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ صرف اطراف واکناف کے حضرات کیلئے بلکہ شہر حیدرآباد میں یہ مقام ایک علمی وروحانی مرکز کے طور پر جانا جاتا ہے۔

قدیم ٹین کی چھت جس میں بارش کے دوران پانی اندرونِ مسجد داخل ہوا کرتا تھا، کئی حضرات کا یہ گمان تھا کہ یہ مسجد وقتی طور یا صرف رمضان المبارک تک جاری رہے گی اس کے بعد مقفل ہوجائے گی، مگر حضرت کی استقامت تھی کہ آج تک یہ ایک فیض رساں مرکز اپنی روشنی بکھیر رہا ہے۔ اس مسجد کے آغاز ہی سے حضرت مولانا محمد مصطفی شریف صاحب مدت فیوضہ کے درسِ قرآنِ مجید اور حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کے درسِ حدیثِ شریف کا آغاز ہو چکا تھا، جو الحمد للہ آج تک جاری ہے۔ درسِ قرآن مجید میں سورۂ محمد پارہ ۲۶ کی تکمیل ہو چکی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت مولانا سید بہاء الدین نقشبندی مدت فیوضہ کی مسجد مذکور میں آمد ہوئی اور آپ نے تعمیر کے آغاز کا مشورہ دیا اور جناب منصور سعدی صاحب کی وساطت سے تعمیر کا آغاز بدست حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب مدت فیوضہ (صدر مفتی جامعہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نظامیہ) ہوا، تعمیر کے سلسلہ میں بھی حضرت کا یہ طریقہ تھا کہ کسی سے کوئی عطیہ راست وصول نہیں کرتے بلکہ کوئی کام ان کے تفویض کر دیا کرتے۔

اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کئی حضرات نے حسبِ استطاعت اپنا عطیہ وسرمایہ خرچ کیا اور کئی خواتین نے اپنا مہر تو کسی نے اپنے زیور فروخت کر کے اس عمارت کو تیار کیا ہے، ان مناظر کو دیکھ کر اور سن کر حضرت والا کی آنکھ سے آنسو رواں ہوجاتے اور زباں مصروف دعا ہوجایا کرتی۔ کئی مرتبہ حضرت کئی حضرات سے اس کی تعمیری کاموں کے سلسلہ میں قرض لیا کرتے جو بعد ازاں ادا کر دیا جاتا جن میں نمایاں نام جناب محمد عبد الرحیم صاحب، جناب سید عبد الرحمن صاحب، جناب خواجہ عین الحق صاحب و حضرت ڈاکٹر محمد یوسف الدین نقشبندی صاحب جناب عبد القادر صاحب، محمد مختار خان نقشبندی صاحب وغیرہم شامل ہیں۔

مسجد سے متصل ایک مکان جو کرایہ پر تھا، کرایہ دار کی مدت مکمل ہونے کے بعد اس مکان کو بھی داخلِ مسجد کرلیا گیا جس سے مسجد کشادہ ہوگئی اور علحدہ طہارت خانوں کا انتظام ہوگیا، اس کی تکمیل میں جناب محمد یونس احمد صدیقی نقشبندی صاحب کا ایک بڑا حصہ شامل رہا۔

اس مسجد میں بارہ روزہ محافلِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ ربیع الثانی، رمضان المبارک، محرم الحرام کے علاوہ خلفاء راشدین واھلِ بیتِ اطہار رضی اللہ عنھم ومشائخ نقشبند کے مبارک ایام کی مناسبت سے مجالس کا انعقاد عمل میں لایا جاتا جس سے جلیل القدر علماء و مشائخ اپنے خطابات سے عامۃ المسلمین کو فیض یاب فرمایا کرتے ہیں۔ نیز مختلف عنوانات سے وقتاً فوقتاً کانفرنس وسمینارس اور کتب کی رسم اجرائی عمل میں آیا کرتی ہے۔ جب تک یہ مسجد قائم ودائم رہے گی اس میں کیے جانے والے ہر ایک نیک عمل کا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ثواب حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کو اولاً پہنچے، بعدازاں صاحبِ عمل کو ملے گا اور ہر ایک کے ثوا میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور یہ صدقۂ جاریہ کا بہترین ذریعہ رہے گا۔

۷۔مسجد حسین، مدن پلی شمس آباد۔ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ نے اس مسجد کا ۲۰۱۷ء نہ صرف بناء رکھا بلکہ اس کے مؤذن و امام کا ماہانہ مشاہرہ اپنی جیبِ خاص اور کچھ مریدین کی اعانت سے تکمیل کیا کرتے، متبرک راتوں کے علاوہ ماہانہ ایک یا دو جمعے خطاب کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۸۔زیرِ تعمیر مسجد، مدرسہ و خانقاہ، محبوبنگر۔ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ کوئی مقام ایسا ہو جس میں یہ اسلام کے تینوں مراکز یکجا جمع ہو جائیں، شدید خواہش تھی کہ سلسلۂ نقشبند کی ایک مستقلاً خانقاہ کا قیام عمل میں لایا جائے، کئی مقامات پر تلاش کے بعد جناب محبی میر مبشر علی صاحب کے وطن اپّنا پلی، محبوبنگر میں آپ ہی کی اہلیہ کی زمین کی خریدی کے بعد اس کی تعمیر کا آغاز کیا گیا۔اس کا افتتاح حضرت ابورجاءؒ کے ساتھ حضرت مولانا پروفیسر محمد مصطفی شریف صاحب قبلہ کے علاوہ حضرت عبدالرزاق شاہ قادری صاحب قبلہ (جانشین قطب محبوب نگر حضرت مردان علی شاہ علیہ الرحمہ) کے دست مبارک سے ہوا۔ابھی یہ مسجد و مدرسہ زیر تعمیر ہے، حضرتؒ نے اپنی وفات سے ۳ دن قبل اس کے ناموں کا تعیین بھی فرمادیا تھا، مسجد کا نام خلیفہ اول امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، مدرسہ حضرت سیدنا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ اور خانقاہ نقشبند رکھنے کا حکم فرمایا۔ ان شاء اللہ العزیز حضرت کا یہ دیرینہ خواب جلد مکمل ہوکر آپ کے صدقۂ جاریہ کی فہرست میں ایک اور اضافہ ہوگا۔اس کام کی خصوصی نگرانی حضرت غلام نثار علی صاحب فرمارہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اور جناب مبشر علی صاحب، جناب الطاف صاحب، برائے ایصالِ ثواب ہاجرہ نیر مرحومہ، حافظ عاصم صاحب، جناب ڈاکٹر محمد عبدالرحیم نقشبندی صاحب (خلیفۂ حضرت ابورجاءؒ)، جناب اظہر صاحب، جناب تفضّل صاحب اور جناب غوث صاحب و دیگر اپنی شبانہ روز کوششوں سے اس کی تعمیر میں حصہ لے رہے ہیں۔

۹۔ مدرسۂ حفاظ انجمن احیاء دین۔ حضرت ابوالفداءعلیہ الرحمہ کے امریکہ ہجرت فرمانے کے بعد انجمن کی صدارت کی ذمہ داری حضرت ابورجاءؒ اور مولانا مصطفی شریف صاحب قبلہ کو معتمد مقرر فرمایا، ان دونوں حضرات کی نگرانی میں مدرسہ جو قریب الاغلاق تھا ایک نئی منزلوں کی سمت اپنا سفر جاری رکھا ہوا ہے، شہر حیدرآباد کا ایک منفرد مدرسۂ حفظ ہے جہاں حفظ کے ساتھ ساتھ طلبہ اپنی عصری تعلیم کی بھی تکمیل کرتے ہیں۔ انجمن کی عمارتِ جدید کیلئے کئی مصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑا، قدیم مکانات سے کرایہ دار حضرات کا تخلیہ خود ایک بڑا کٹھن مرحلہ تھا اس کے بعد اس کی زمین کی حفاظت وصیانت کا مسئلہ آیا، اس کی زمین کے حصول کیلئے کبھی غیر سماجی اشخاص کے ذریعہ دباؤ ڈالا گیا تو کبھی سیاسی اثر و رسوخ استعمال کیا گیا مگر یہ اپنے عزمِ مصمم سے کبھی متزلزل نہیں ہوئے، اور لمحۂ آخر تک مثل چٹان ڈٹے رہے، جس کا نتیجہ ہے کہ آج مدرسہ کی اپنی ذاتی عمارت کے ساتھ ساتھ اس کی اپنی ذریعہ آمدنی موجود ہے۔

اس کی یہ صورت گری میں جناب بیرسٹر اسد الدین اویسی صاحب (رکن پارلیمان وصدر مجلس اتحاد المسلمین) جناب محمد غوث صاحب (سابق کارپوریٹر) حضرت مولانا بہاء الدین فاروق نقشبندی صاحب، جناب محمد یونس احمد صدیقی نقشبندی صاحب اور جناب محمد عبدالبصیر خان ذاکر صاحب مرحوم کا اہم رول رہا، ان حضرات کے تعاون کے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بغیر یہ کام سرہونا ممکن نہیں تھا۔ جزاھم اللہ خیرا الجزاء۔ حالیہ گولڈ میڈل حفظ مقابلے حضرت کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔

۱۰۔ مدرسۂ ابوالفداء للبنین وللبنات۔ حضرت ابوالفداء علیہ الرحمہ کے اسم مبارک سے موسوم مدرسہ لڑکوں کیلئے مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ میں اورلڑکیوں کا کیلئے اپنے گھر بیت البرکات میں بعد نمازِ عصر تا مغرب جاری بڑی کامیابی کے ساتھ جاری وہ ساری ہے جس میں راقم الحروف کی والدۂ ماجدہ، اہلیہ اور ہمشیرگان تعلیم و تربیت کیلئے خود کو وقف کر چکے ہیں۔ جس میں دینی تعلیم کے علاوہ تجوید، قرأت و مبادیاتِ اسلام کے علاوہ لڑکیوں کی عملی تربیت کا اہتمام ہے۔ ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار کو خواتین و طالبات کا تربیتی اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں خاتون علماء و مفتیات کے بصیرت افروز اصلاحی و دینی خطابات ہوتے ہیں۔

دراصل یہ مدرسہ مسجد کی بناء سے قبل مکمل طور پر گھر پر ۷ سال تک جاری تھا جو بعد نمازِ فجر تا ۸ بجے صبح اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہا کرتا، جس سے ایک خلق کثیر نے استفادہ کیا ہے۔ مدرسہ کے طلبہ و طالبات کیلئے سالانہ تعلیمی تفریح کا اہتمام فرماتے جس کی نگرانی آپ بنفسِ نفیس فرمایا کرتے۔ اس مدرسہ کا تعلیمی مظاہرہ کیلئے خواتین کا اردو گھر یا اعظم فنکشن ہال، مغل پورہ میں عظیم الشان پیمانے پر جلسہ کا اہتمام فرماتے جس میں مقتدر خواتین علماء و پروفیسرس شرکت فرمایا کرتے۔ یہ سلسلہ ابھی تک حیدرآباد مشن اسکول میں جاری و ساری ہے۔

۱۱۔ خانقاہِ حضرت ابوالفداءؒ، ابوصغیرہ، شارجہ، متحدہ امارات عربیہ۔ حضرت ابورجاء کے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مریدین ومعتقدین جو دبئی اور شارجہ میں مقیم ہیں، آپ سے کسی کارِ خیر کا حکم فرمانے کی درخواست کی، حضرت ممدوح نے ایک خانقاہ کے قیام جس کے ذریعہ ضرورت مندوں کی ضرورتوں کی تکمیل ہو سکے۔ جس کو حضرت ابوالفداء علیہ الرحمہ سے موسوم کیا گیا۔ ہر جمعہ مجالسِ دلائل الخیرات، ذکر و مراقبہ، ختم خواجگان، شجرہ خوانی اور محفلِ نعتِ شہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے اہتمام و انصرام میں جناب محمد شجاعت حسین صاحب، جناب محمد تفضّل صاحب، جناب اظہر صاحب، قاری سید شاہ سعد اللہ بشیر انس صاحب، جناب محمد ذبیح اللہ صاحب اور جناب سید سمیع الدین صاحب وغیرہ اس کارِ خیر میں شامل رہا کرتے ہیں۔

دروس وخطبات: آپ شہر و اضلاع میں مختلف مقامات پر دروسِ حدیث و دروسِ تصوف دیا کرتے تھے۔ جن میں سے چند کی تفصیلات پیشِ خدمت ہے: مسجد شمس النساء برکت پورہ درسِ قرآن بعد نمازِ ظہر، مسجد تکیہ حضرت ظہور شاہؒ سید علی چبوترہ، مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج بروزِ اتوار بعد نمازِ فجر درس سلوک و تصوف، مسجد شاہ میرا اولیاءؒ اندرون حویلی منجھلی بیگم بروز جمعہ بعد نمازِ مغرب، جامعہ انوار القرآن للبنات حکیم پیٹ بروزِ ہفتہ بعد نمازِ مغرب، شاد نگر انگریزی ماہ کا تیسرا جمعہ وغیرہ شامل ہے۔

آپ کا اندازِ خطابت منفرد ہوا کرتا جو کہ خطابت سے زیادہ تدریسی انداز ہوا کرتا، الفاظ سادہ اور عام ہوا کرتے، آواز دھیمی اور ٹھہراؤ کے ساتھ وعظ فرمایا کرتے جس سے سامعین مکمل طور پر استفادہ کیا کرتے، آپ کے مواعظ کا لبّ لباب روحانی و اسرارِ تصوف پر مبنی ہوا کرتا اور عوام کو احسان وسلوک کی سمت رہنمائی فرمایا کرتے، آپ کو حضور بڑے پیر رضی اللہ عنہ اور حضرت مجدد الف ثانی امام احمد سرہندی علیہ الرحمہ سے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خاص لگاؤ اور محبت تھی جس کا اثر آپ کے مواعظ میں صاف جھلکتا تھا۔ سیدی حضرت محدثِ دکن اور حضرت امام ابوالوفاء افغانی علیہما الرحمہ کے قول وفتوی کو قولِ فیصل تصور فرمایا کرتے ۔ ہر امور میں میانہ روی اور اعتدال آپ کا محبوب شیوہ رہا کرتا، خیر الامور اوسطھا کے جلوے نمایاں رہتے ،طبیعت میں اس قدر سادگی اور عاجزی تھی کہ کوئی آپ کے وعظ یا تقریر کی تعریف کرتے تو فرماتے: ''ہماری کیا مجال ہے کہ ہم کچھ کہیں بلکہ بزرگوں سے سنی ہوئی بات آپ کو سنا رہے ہیں۔''

علاوہ ازیں ٹی وی اور ریڈیو کے ذریعہ بھی آپ تبلیغ دین حنیف کی بڑی خدمات انجام دیئے ہیں جن میں آل انڈیا ریڈیو، نئے رنگ پروگرام میں تسلسل کے ساتھ ایک مدت تک آپ کے مضامین پیش ہوا کرتے اس کے علاوہ دردرشن ٹی وی پر متبرک ایام ولیالی کی مناسبت سے تقاریر وخطابات ہوا کرتے، ای ٹی وی اردو کے ابتدائی دور میں آپ کی حمد ونعت شریف اور خطابات پیش ہوا کرتیں۔

عرصۂ دراز سے آپ اردو اخبارات ومجلّات میں دینی وعلمی مضامین روانہ فرمایا کرتے جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۔ رمضان کے بعد ہماری ذمہ داریاں بتاریخ ۸ر جون ۱۹۹۰ء بروز جمعہ روزنامہ سیاست۔

۲۔ نعتِ رسول پاک۔ ۱۳ر ڈسمبر ۱۹۹۱ء بروزِ پیر روزنامہ منصف۔

۳۔ تذکرۂ حضر محدثِ دکن قدس اللہ سرہ۔ ۶ر نومبر ۱۹۹۰ بروزِ منگل روزنامہ منصف۔

۴۔ معجزات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ۲۰ر صفر ۱۴۱۹ھ روزنامہ سیاست۔

۵۔ ابوالفداء حضرت مولانا محمد عبدالستار خان نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان، ۲ر نومبر ۲۰۱۲ء روزنامہ سیاست و پندرہ روزہ الحراء۔

۶۔ حضرت ابوالوفاء افغانی علیہ الرحمہ، ۳۰/مارچ ۲۰۱۸ء روزنامہ سیاست۔

۷۔ موجودہ ماحول میں مساجد کے آداب اور ہماری ذمہ داریاں۔ ۱۹/جون ۲۰۱۵ء روزنامہ صحافئ دکن

اس کے علاوہ بہت سارے مضامین روزناموں اور مجلہ ضیائے وجیہ میں مستقلاً شائع ہوا کرتے۔جس کا احاطہ اس مقام پر ممکن نہیں ہے۔

تصنیف وتالیف: تصنیف وتالیف ایک زندہ قوم کی پہچان ہے، دورِ رسالت سے دورِ حاضر تک دینِ اسلام پہنچا ہے تو یہ صدقہ ہے علماءِ ربانیین کا جنھوں نے شریعت کے احکام کو اپنی تصانیف و کتب میں محفوظ رکھ کر جیلِ جدید پر احسان عظیم فرمایا۔ حضرت ابورجاءؒ فرمایا کرتے: ''سو تقاریر سے بہتر ایک مختصر رسالہ ہے،تقاریر کی عمر محدود ہوا کرتی ہے جبکہ کوئی تصنیف و رسالہ ایک عرصہ دراز تک ایک قوم کی رہنمائی کیلئے کافی رہا کرتی ہے۔'' آپ اس میدان کے ایک شہسوار تھے جن کے نوکِ قلم سے مختلف عناوین کے تحت کئی تصانیف معرکۂ وجود میں آئی ہیں۔اس کا تذکرہ مندرجہ ذیل ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۱۔گلزارسلام: دل کو تڑپا دینے اور آنکھوں کو پرنم کردینے والے اور عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبے ہونے دلنواز سلاموں کا مجموعہ جس کا اجراء حضرت ابوالبرکات پیر سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی قدس سرہ کے دستِ مبارک سے ۱۴۰۹ھ م ۱۹۸۹ء انجام پایا، اس تقریب میں حضرت ابوالفداء محمد عبد الستار خان نقشبندی، حضرت سید شاہ تسکین شاہ ثانی علیہما الرحمہ مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ مختصر سی مدت میں اس کے تمام نسخے ختم ہوگئے اور دوبارہ

اشاعت کا کام مکمل ہوکر طباعت کیلئے تیار ہے۔اس کی اشاعت ثانیہ طباعت کے مراحل میں ہے،ان شاءاللہ العزیز بہت جلد یہ تکمیل پائے گی۔

۲۔آداب المساجد فی ضوء الاحادیث علی صاحبھا الصلاۃ والسلام : حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی یہ کتاب جوکہ مساجد کے فضائل وآداب سے متعلق چالیس مشہور احادیث شریفہ کے علاوہ مساجد سے متعلق اہم فقہی امور کو پر مشتمل ہے،اس کے آخر میں دادا پیر حضرت محدثِ دکن علیہ الرحمہ کا ارشادِ مبارک ''دل کی مسجد'' جوکہ حقیقی مسجد کی طرف رہبری و رہنمائی کرتا ہے، اور اس مادی دور میں نورانی ہدایت ہے۔ یہ کتاب کی رسم اجراء سن ۱۴۲۳ھ م ۲۰۰۲ء میں مسجدِ حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ کی تعمیر جدید کے موقع پر بدست حضرت ابوالفداءعلیہ الرحمہ انجام پائی۔

۳۔فیوض وبرکاتِ درودشریف: یہ ایک مختصر رسالہ درود وسلام کی فضیلت واہمیت پر مبنی ہے جواب مفقود ہے۔

۴۔مکاتیب: ۱۷۳ صفحات پر مشتمل یہ کتاب حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی علیہ الرحمہ (جوایک عالمگیر سطح کے معروف شخصیت تھی) کے مکاتیب بنام حضرت العلامہ پروفیسر ابوالفداءمحمد عبدالستار خان نقشبندی علیہ الرحمہ ہیں جس کو سیدی ابورجاءعلیہ الرحمہ نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ محفوظ بھی کیا اور ترتیب وتہذیب کرکے اہلِ طریقت کوایمانی حرارت وایقانی رفعت سے ہم کنار کیا ہے۔اس کی رسمِ اجراء بدست حضرت ابوالخیرات سید انوار اللہ شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ (جانشین حضرت محدثِ دکنؒ) بارگاہِ حضرت مسکین شاہ نقشبندی علیہ الرحمہ سن ۱۴۲۰ھ م ۱۹۹۹ء میں انجام پائی،مہمانانِ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خصوصی کی حیثیت حضرت العلامہ سید شاہ طاہر رضوی القادری علیہ الرحمہ (صدر الشیوخ جامعہ نظامیہ) اور حضرت العلامہ مفتی خلیل احمد مدت فیوضہ (شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ) نے شرکت کی۔

۵۔ مقامات ابوالخیرات (ابوالفداءؒ): یہ حضرت سیدی ابوالفداء علیہ الرحمہ کی حیاتِ مبارک کا مستند سوانحی تذکرہ ہے جو پہلی مرتبہ وابستگانِ حضرت ابوالفداءؒ کیلئے حضرت ابورجاءؒ نے ترتیب دیا، اس مبارک تذکرہ میں حضرت والا نے اپنے پیرومرشد کے احوال واقوال، محاسن ومحامد اور نقوشِ تاباں کو مفصلاً قلمی تصویر شستہ اور رواں زبان میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ کتاب کی رسم اجراء سن ۱۴۲۳ھ م ۲۰۰۲ء میں مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ کی تعمیر جدید کے موقع پر بدست حضرت ابوالفداء علیہ الرحمہ انجام پائی۔ یہ ایک نادر موقع ہے جب کوئی سوانح حیات صاحبِ سیرت کے دستِ مبارک سے رونمائی عمل میں آئی۔

۶۔ آثارِ شریف (قرآن وحدیث کی روشنی میں): یہ ایک مختصر رسالہ آثارِ شریف کے فضائل وتعظیم وتوقیر سے متعلق قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں نہایت اہم معلومات پر ایک جامع رسالہ ہے۔ جو ۱۴۲۴ھ م ۲۰۰۳ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوا۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۷۔ دلائل الخیرات: یہ حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی حیات مبارک کا سب سے عظیم کارنامہ ہے جو کئی وجوہات کی بناء پر مقبولِ بارگاہ رسالت علیہ الصلاۃ والتسلیم ہوا ہے۔ اس مبارک کتاب کو امام ہمام عارف باللہ حضرت ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمہ نے مرتب کیا، عرب وعجم میں اس کی تلاوت وسماعت ہوتی ہے اور تمام ہی سلاسلِ طریقت کے ہاں اس کا ورد داخلِ نصابِ تصوف ہے۔ یہ کتاب عالمِ اسلام میں اس نہج پر

طبع کی جاتی ہے کہ اس کے مقررہ ایام کے احزاب مختلف جگہوں پر مذکور ہیں، جس سے عام قاری کیلئے دشواری کا باعث بنتا ہے، ایک عرصہ سے یہ ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ ان تمام احزاب کو یکجا کر کے اس کی ترتیب جدید طرز پر کی جائے، تا کہ قارئین کیلئے آسانی کا باعث بنے۔ اللہ عزوجل نے یہ عظیم کام حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کے مقدر میں لکھا تھا، آپ نے پہلی بار دیدہ زیب ورق پر عمدہ طباعت کے ساتھ اس کو طبع فرمایا، اس کی خوبصورتی طباعت وعمدہ ترتیب نے عوام وخواص کو ایک کا گرودہ بنادیا اور کچھ ہی ماہ میں سارے نسخے ختم ہوچکے، اسی وجہ سے حضرت نے ایک کثیر سرمایہ سے اس کی پانچ مرتبہ اشاعت عمل آچکی ہے۔ کئی جید علماء کرام و پروفیسر حضرات نے اس کی کرات ومرات تصحیح فرمائی جس کی وجہ سے یہ کتاب بڑی حد تک طباعتی ولفظی واعرابی اغلاط سے پاک ہوچکی ہے۔ آپ یہ کتاب اکثر حضرات کو ہدیۃً پیش فرمایا کرتے، حضرت العلامہ محمد خواجہ شریف قدس سرہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ) اپنے تمام مریدین ومتوسلین کو اسی نسخہ سے استفادہ کرنے کی تلقین فرمایا کرتے۔

جگر گوشۂ حضور غوث الثقلین حضرت پیر سید سلمان گیلانی ادام اللہ فیوضہ العالیہ کو جب آپ کے دورۂ حیدرآباد پر یہ کتاب پیش کی گئی تو آپ نے بہت پسند فرمایا اور فرمایا: ''یہ امام جزولی علیہ الرحمہ کی کتاب کے علاوہ ایک علحدہ کتاب نظر آرہی ہے۔''

سیدی والدی علیہ الرحمہ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ جب بھی مدینہ منورہ حاضری کا ارادہ فرماتے تو اس سے قبل اس کی اشاعت کا اہتمام فرماتے اور کہتے: ''سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری سے قبل درود وسلام کا نذرانہ اس کتاب کی شکل میں پیش کر کے حاضر ہونا چاہیئے۔'' درود وسلام پر مبنی یہ مبارک کتاب نے آپ کو کئی مبشرات وانعامات سے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سرفراز فرمایا ہے۔

اس مبارک کتاب کو Android & iOS Applications کے قالب میں بھی ڈھالا گیا جو کہ بہت ہی کامیاب تجربہ رہا ، اور یہ ہندوستان سے بننے والا پہلا منفرد Application ہے جس کا اجراء سرزمین حجاز جدہ شریف میں انجام پایا، جس میں جناب سید افضل الدین نقشبندی صاحب اور سید رفیع الدین صاحب کا بڑا اہم کردار رہا، اس کے ذریعہ دنیا بھر سے تقریباً زائد از پچاس ہزار حضرات مستفید ہورہے ہیں، حیرت کی بات یہ ہے کہ اس کا سب سے زیادہ ڈاؤنلوڈ انڈونیشیا میں ہوا، اور ۳۵ سے زائد ممالک عرب وعجم میں مستعمل ہیں ہے۔

۸۔ شجرۂ مبارکہ سلسلہ عالیہ نقشبندی وتذکرۂ اولیاء: سلسلۂ عالیہ نقشبندی وقادریہ کے شجرۂ مبارکہ کو ایک منفرد انداز میں ترتیب دیا ہے، اس شجرۂ مبارکہ میں شامل تمام ذواتِ قدسیہ کے اجمالی تعارف اور ان کے ارشاداتِ عالیہ کو بھی شاملِ کتاب فرمایا، اس کی تین مرتبہ اشاعت عمل میں آئی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۹۔ عشقِ رسول ۔ علامات اور تقاضے: ۱۱۱ صفحات پر مشتمل یہ تالیف منیف جس میں حضرت ممدوح علیہ الرحمہ نے ازدیادِ حب رسول ﷺ کی علامات ولوازمات کو مفصل انداز میں مرتب ومزین فرمایا ہے، یہ دورِ حاضر کی ایک اہم ضرورت کی تکمیل ہے، کیونکہ عقائدِ صحیحہ اور سوادِ اعظم پر ہر سمت سے یلغار ہورہی ہے ایسے پرفتن دور میں یہ مدلل ومحقق کتاب ان سب فتن کا ایک مسکت جواب ہے۔ یہ کتاب ۲۱ ابواب پر مشتمل ہے، سن ۱۴۳۷ھ م ۲۰۱۵ء میں طباعت مکمل ہوئی۔

۱۰۔معمولاتِ ابوالفداءؒ: حضرت ابوالفداءعلیہ الرحمہ کے شب و روز پر مشتمل یہ کتاب جس میں حضرت ابورجاءعلیہ الرحمہ نے شریعت وطریقت کے اصول وضوابط، ربط ونسبت کی اہمیت و افادیت کو بھی جمع فرمایا ہے۔ چونکہ حضرت ابورجاء کو حضرت ممدوح کی معیت میں سفروحضر میں صغرسنی سے بھی صحبت میں رہنے کا موقع ملا جس کی وجہ سے یہ کتاب ایک مستند ومکمل دستاویز ہے ،اس کتاب کا مقصد طالبانِ راہِ طریق کیلئے ایک مشعل راہ بنے اور ان معمولات کو وہ اپنی حرزِ جاں بنائیں۔اس کی اشاعت ۱۴۳۴ھ م ۲۰۱۳ء کو مکمل ہوئی۔

۱۱۔قصیدہ بردۂ شریف: حضرت ابوالفداءعلیہ الرحمہ کے تیسرے عرسِ شریف کے موقع پر ۱۴۳۶ھ م ۲۰۱۵ء حضرتِ ممدوح کا پسند فرمودہ قصیدہ بردہ شریف، عربی و اردو قصائد کے ساتھ شائع فرمایا جو حضرت العلامہ محمد خواجہ شریف رحمہ اللہ (شیخ الحدیث، جامعہ نظامیہ) کے دستِ مبارک سے اجراء عمل میں آیا۔

۱۲۔قصرِ عارفاں: یہ ۲۳۶ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب جس میں سلسلہ عالیہ قادریہ و نقشبندیہ کے انفاسِ قدسیہ کے احول وتراجم اوران کے تعلیمات وملفوظات ہیں جن کے اسماءمبارکہ سلسلہ پاک میں مذکور ہیں۔ یہ کتاب وقتِ واحد میں تذکرہ وسیر میں ایک دفتر ہے تو دوسری سمت تعلیماتِ نقشبند کا ایک حسین گلدستہ ہے جس میں اشغال، مراقبات، کلمات ومقامات نقشبندیہ موجود ہیں۔جس کا تاریخی نام حضرت مفتی اعظم محمد مفتی عظیم الدین صاحب قبلہ نے یوں ذکر فرمایا: ’’گہر ہدایت قصرِ عارفاں‘‘ / ۱۴۳۷ھ۔ اس کتاب کی رسم اجراء ۱۴۳۷ھ م ۲۰۱۶ء میں عمل میں آئی۔اس کے انگریزی ترجمہ پر کام جاری ہے امید ہے کہ یہ ترجمہ بہت جلد منظرِ عام پر آجائے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اس کے علاوہ آپ نے ''تذکرۂ سیف''، ''پانچ سالہ دینی تعلیمی نصاب''، ''چہلِ حدیث برعشق مصطفی ﷺ''، ''عقیقہ کے مسائل'' کی ترتیب وتہذیب کے علاوہ ''تذکرۂ حضرت محدثِ دکن'' تیسرا اور چوتھا ایڈیشن، ''میرے شفیق اساتذہ''، ''دربارِ نبوت کی حاضری'' مؤلف حضرت سید مناظر احسن گیلانیؒ ، ''انوارِ نبوت کے نقوشِ تاباں'' (ترجمہ قبسات من نور النبوۃ للشیخ علامہ ابوالفتاح ابو غدہ)، ''تصوف اور طریقت''، اور ''تذکرۂ حضرت مردانؒ'' وغیرہ کو اپنی خاص نگرانی میں کچھ تو اپنے صرفِ خاص سے شائع فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کئی پوشیدہ کتب ہیں جو کئی دوسرے حضرات نے اس کو اپنے نام سے چھپوالیا ہے۔

تربیتِ مریدین ومتوسلین: مرشدِ کامل وہی ہوتا ہے جس کو کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کا حقیقی ادراک ہو، اگر وہی شریعت کی تعلیمات سے نابلد ہو تو اس کے لئے دوسروں کی تربیت اور اصلاح کیونکر ممکن ہوگی۔ کامل مرشد وہی ہے جو مرید کو اللہ کی عطا اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقے وطفیل مرید کے قلب میں ذکرِ جلی وخفی کے اسباق جاری کرتا ہے، اور اسکے قلب کو مخلوق سے توڑ کر خالق سے ملا دیا کرتا ہے۔ حضرت ممدوح اپنے مریدین ومتوسلین کی چلتے پھرتے تربیت ونصیحت فرمایا کرتے، تعلیم وتربیت کا کوئی موقع چاہے وہ سفر ہو یا حضر ضائع جانے نہیں دیتے۔ اس کے علاوہ ذکر ومراقبہ کی مجالس کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام فرمایا کرتے، بروزِ اتوار بعد نمازِ فجر مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج میں باضابطہ سلوکِ مجددیہ ودیگر کتبِ طریقت کا درس دیا کرتے، یہ درس روایتی دروس سے مختلف ہوا کرتا، جس میں آپ کئی نکات کو بورڈ پر بھی لکھ کر وضاحت فرمایا کرتے۔ اس قسم کے نظم سے ہماری خانقاہوں کی اکثریت خالی نظر آتی ہیں۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

حضرت والدی علیہ الرحمہ اولاً تو عقائدِ اھل سنت والجماعت پر مضبوطی کے ساتھ گامزن تھے، زمانے کے کئی فتنے آئے مگر آپ نے سوادِاعظم کے اجماعی عقائد سے انحراف نہیں کیا، اسی کی تعلیم آپ اپنے مریدین ومتوسلین کو دیا کرتے اور فرماتے: ''جو عقائد ہمارے اکابرین سے چلے آرہے ہیں اسی پر گامزن رہنا ہی نجات کا ضامن ہے، اس میں رمق برابر کمی بیشی کرنا آدمی کے گمراہی کے راستے کھولتا ہے۔''

اس کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کے ذریعہ ان کی رہنمائی فرمایا کرتے، خصوصیت کے ساتھ قصرِ عارفاں اور مقامات عشرہ کے مطالعہ کی تلقین فرمایا کرتے۔

عقائد: حضرت کی تربیت میں ایسے جید اور نقباء اھل سنت کا بڑا دخل رہا جو 'خیر الامور اوسطھا' کے پیکر تھے، جن میں حضرت پیر ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ، حضرت العلامہ ابوالوفاء افغانی اور حضرت العلامہ محمد عبدالستار خان نقشبندی علیھم الرحمۃ والرضوان کی تربیت کا بڑا دخل رہا، اھلِ بیت اطہار رضی اللہ عنھم وحضور بڑے پیر رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت ومحبت تھی، آپ کی ولادت ۱۰ محرم الحرام کو ہوئی تو وفات ۲۰ ربیع الثانی کو ہوئی، فرمایا کرتے: ''اھل بیت اطہار کو دوہری فضیلت حاصل ہے، ایک تو نبی کا گھرانہ پھر صحابیت کی فضیلت۔ نورعلی نور۔ یہ شرف سوائے سیدۂ کائنات سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کسی کو حاصل نہیں کہ جس کو یہ بشارت دی گئی ہو۔'اے فاطمہ تمہاری اولاد دوزخ میں نہیں جائے گی'۔

ساری زندگی عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار تھی، جب بھی بات ہوتی تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومناقب کا چرچا کیا کرتے، بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو مجسم باادب حاضر ہوتے، اور کبھی بالائی چھت پر تشریف نہ لے گئے فرماتے یہ بے ادبی ہے کہ مسجدِ نبوی کی بالائی سطح پر جا کر نماز ادا کی جائے، مریدین ومتوسلین جب آکر عرض کرتے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کہ آج صبح سے ہم مواجہ شریف میں تھے، تو تلقین فرماتے کہ جب تک ادب و تعظیم کے ساتھ دربارِ رسالت میں بیٹھ سکیں بیٹھے مگر زبردستی دن بھر وہاں رہنا اور دنیاوی باتوں اور کاموں میں مشغول رہنا بے ادبی ہے۔ آپؒ کے عشق و محبت کا اظہار آپ کی جمیع تصانیف خصوصاً دلائل الخیرات سے واضح ہوتا ہے۔

میانہ روی اور اعتدال آپؒ کا محبوب عمل تھا، باوجود نجیب الطرفین ساداتِ بخارا سے ہونے کے کبھی کسی صحابیٔ رسول کی ادنیٰ سی بے ادبی کو گمراہی و ضلالت تصور فرماتے اور کہا کرتے: ''بابا! وہ بڑوں کی باتیں ہیں، بڑے ہی جانیں۔'' اپنے دادا پیر حضرت محدثِ دکنؒ کا قولِ مبارک نقل فرماتی: ''کل قیامت میں ان مشاجرات کے متعلق ہم سے سوال نہیں ہوگا۔''

اولیاءِ کرام کی محبت و ادب، ان کی بارگاہوں میں حاضری دینا یہ آپ کا خاصہ تھا، جب بھی کوئی کام کا آغاز کا ارادہ ہوتا حضراتِ یوسفین شریفین علیہما الرحمہ اور پیرانِ طریقت کی مزارات پر حاضری دیتے اور دعا فرماتے اس کے بعد کام کا آغاز فرماتے۔ گلبرگہ شریف پابندی کے ساتھ اپنے اھل خانہ و مریدین کے ساتھ حاضر ہوا کرتے اور کئی حضرات کو اس کی تلقین بھی فرمایا کرتے۔ آپ کی ایک اور خاصیت تھی کہ آپ جمیع بارگاہوں اور خانقاہوں میں بغیر کسی ذہنی تحفظات کے شرکت فرماتے اور کہتے: ''سارے سلاسل کا مبداء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارک ہے، رنگ مختلف ہے مگر مقصد سب کا ایک ہے''۔ اولیاءِ کرام کے بارگاہوں کی زیارت کیلئے دور دراز مقامات کا سفر فرمایا کرتے، سن ۲۱۰۸ء میں ہندوستان بھر کے اکثر اولیاء و مشائخ کی بارگاہوں کی زیارت فرمائی۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

معمولات، اخلاق و عبادات: حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کا زمانۂ قدیم سے معمول رہا کہ آپ صبح ۴ بجے بیدار ہو جایا کرتے اور نمازِ تہجد، ذکر و اذکار، تلاوتِ قرآنِ مجید و مناجات

کے علاوہ یہ معمول تھا کہ آپ دلائل الخیرات نمازِ فجر سے قبل تلاوت فرمالیا کرتے، جب نمازِ فجر کا وقت ہوتا تو ماثورہ دعائیں با آوازِ بلند پڑھتے جس کی آواز سن کر اہل خانہ بیدار ہوجایا کرتے، راقم نے کبھی یہ نہیں دیکھا کہ آپ کسی کو کوئی نفل کام کے ترک کرنے پر ملامت کی ہو۔ فجر کے اذان کے ساتھ اہلِ محلہ کو بیدار کرنے کیلئے روانہ ہوجاتے اور با آوازِ بلند تکبیر کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو ان کے نام سے ندا لگاتے۔

جب آپ مناجات یا نعتیہ اشعار کا ورد یا سماعت فرماتے تو نہ صرف آپ پر بلکہ حاضرین مجلس پر رقت طاری ہوجایا کرتی، جب بھی حضرت العلامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ کی مناجات ''الٰہی کہاں مشتِ خاک ذلیل'' کی تلاوت فرماتے تو ایک سماں باندھ جاتا۔

ذکر و مراقبہ کا خاص اہتمام فرمایا کرتے، بعد نمازِ فجر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد کچھ دیر کیلئے مراقبہ فرماتے اور جب بھی کسی بزرگ یا ولی کی بارگاہ پر حاضری دیتے اس مقام پر بھی کچھ دیر کیلئے مراقبہ رہا کرتے۔

آپؒ کی تربیت کا ایک حسین پہلو یہ تھا کہ آپ کسی کو کوئی عمل کرنے کا حکم دینے سے زیادہ بہتر عملی طور پر نمونہ پیش کیا کرتے، جیسا کہ سفر کا آغاز ہورہا ہے اس وقت دعا اتنی زور سے پڑھتے کہ سارے حضرات سن سکتے اور خود بھی پڑھ لیا کرتے، اذان کے بعد کی دعا، کھانے سے پہلے اور بعد کی دعائیں با آوازِ بلند پڑھا کرتے، جس سے بڑے چھوٹے سیکھا کرتے اور کچھ وقت بعد وہ بھی اس پر گامزن ہوجایا کرتے۔

آپ کی طبیعت میں سادگی اور نرمی، تواضع و انکساری بدرجۂ اتم موجود تھی، ہر ایک کے ساتھ محبت و مودت سے پیش آیا کرتے جس کی وجہہ سے ہزاروں معتقدین آپ سے بار بار ملاقات کی تمنا کیا کرتے، آپ کے بلند اخلاق کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ آپ چھوٹے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بچوں، خود کے مریدین یا کسی اور سلسلہ کے حضرات سے بھی وہی محبت وشفقت سے ملا کرتے کہ لوگ آپ سے مانوس ہوجایا کرتے، آپ خوش مزاج اور خوش طبع تھے، سنجیدگی اور متانت کے ساتھ مزاح فرمایا کرتے جس سے عوام وخواص محظوظ ہوا کرتے، رات کے کسی حصہ میں کوئی کسی ضرورت کے تحت گھر آجائے یا کہیں چلنے کیلئے کہے تو بلا تردد تشریف لے جاتے، کچھ احباب بیرونِ ملک سفر کی وجہہ سے رات کے ۲:۳۰ بجے آپ کے دولت کدہ آکر مرید ہونے کی درخواست بھی کی تو آپ نے خوشی خوشی ان کو حلقۂ ارادت میں شامل فرمایا۔

اہلِ خانہ کے آرام کو ملحوظ رکھ کر کئی مرتبہ مہمان مریدین ووابستگان کیلئے خود خورد ونوش کی اشیاء مثلاً چائے وغیرہ بنایا کرتے اور موجودہ حضرات کی ضیافت فرمایا کرتے۔ سخاوت کا یہ حال کہ آپ کی رحلت کے بعد کئی حضرات آپ کے دولت کدہ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ہر ماہ حضرت ہمیں پوشیدہ مالی اعانت فرمایا کرتے اس بات کی گھر کے کسی فرد کو اطلاع نہ تھی۔ اپنا ماہانہ مکمل وظیفہ مسجد اور دینی کاموں کیلئے وقف تھا، فرمایا کرتے: یہ من اللہ الی اللہ (اللہ ہی کا دیا ہوا اسی کی طرف لوٹا دیا کریں)۔ آپ نہ صرف جمیع مکاتبِ فکر کے نزدیک محبوب تھے بلکہ غیر مسلم بھی آپ کے بلند اخلاق کے معترف رہے، کوئی اگر کسی غیر مسلم کا مذاق بناتے تو آپ فرمایا کرتے: ''میاں! وہ مسلم نہیں ہے تو کیا ہوا، انسان تو ہے۔ اللہ کی مخلوق ہے اور ساری خلقت اللہ کی عیال ہے۔'' آپ اپنے پیر ومرشد کی حینِ حیات میں ادباً کسی کو حلقۂ ارادات میں شامل نہیں فرمایا۔

ملفوظاتِ حضرت ابورجاء: آپ علیہ الرحمہ کے ملفوظات قرآن وحدیث اور ملفوظاتِ اولیاء کرام کا نچوڑ ہوا کرتے اور جن میں اپنائیت اور سادگی کی جھلک نظر آتی مگر اس میں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بڑے اسرار پوشیدہ رہا کرتے، تبرکاً چند پیش کیے جاتے ہیں:۔

ا۔''میاں خدامت بنو بلکہ انسان بنو اور لوگوں سے وہ سوال نہ کرو جو خدا کا حق ہے جیسے: نماز پڑھے کیا؟ روزہ کیوں نہیں رکھے؟ داڑھی کیوں نہ رکھی اور یہ کیوں کیا اور وہ کیوں نہیں کیا؟ یہ خدا کے سوال ہے اور اسی کا حق ہے۔ انسانوں والے سوال کیا کرو، جیسے کھانا کھائے یا نہیں؟ کسی قسم کی کوئی ضرورت ہے کیا؟ میں آپ کے کس کام آسکتا ہوں۔''

۲۔''کسی کا دل مت دُکھایا کرو، غیر ارادی طور پر بھی کسی کا دل دکھانا کعبہ کو ڈھا دینے سے زیادہ برا ہے۔''

۳۔''کسی کے ظاہر کو دیکھ کر اس کو برا مت مان لیا کرو، کیا پتہ اس کا اپنے رب کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ ہوسکتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ہم سے بہتر ہو۔''

۴۔''کسی ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنا سلوک اور طریقت کی پہلی منزل ہے۔''

۵۔''جب کوئی نیک کام کا ارادہ ہو تو استخارہ کریں اور کام کا آغاز کردیں، ہوسکتا ہے مخالفتیں ہوں گی، اس کی پرواہ نہ کیا کریں۔ اگر کوئی صرف آپ کے کام کی مخالفت کرے تو اس کا اعتبار نہ کریں، اگر کوئی آپ کے کام سے بہتر کام کی تجویز پیش کرے تو اس کو قبول کریں۔''

۶۔''دین کی تجدید اور اسلامی انقلاب حقیقی خانقاہوں سے ہی ہوں گی، مساجد ہمارے اختلاف کا آماجگاہ بنی ہوئی ہیں، مدارس میں علمی و فقہی اختلاف تک خود کو محدود کرلیا ہے، صرف ایک ہی جگہ ہے جو اپنے پرائے سبھی کیلئے اپنے دروازے کھلے رکھے ہیں۔''

۷۔''بچوں کو شور شرابہ کی وجہ سے مساجد سے دور نہ کیا کریں، بلکہ ان کو محبت، شفقت اور حکمت سے آداب المساجد سکھائیں، کیونکہ یہی کل کے مصلی ہیں۔''

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۸۔''تصوف کا دوسرا ادب ہے، سالک کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر شئی میں ادب کا دامن نہ چھوڑے۔''

۹۔''کوئی آپ کے ساتھ برا کئے تو اس کو معاف کر دو، اگر آپ سے کسی کے ساتھ برا ہو تو ان سے معافی مانگ لیا کرو۔''

۱۰۔''ہر ایک سے دعاء لیتے رہیں، ہر ایک کو دعاء دیتے رہیں اور خود کیلئے دعاء کرتے رہیں۔''

آپ کے ارشد خلفاء: حضرت ابو الفداء علیہ الرحمہ کے چار فرزندان کو حضرت ابو رجاء علیہ الرحمہ نے مختلف مواقع پر خلافت و اجازت عطا فرمائی جن میں (۱) جناب محمد انوار اللہ خان دام فضلہ (۲) جناب محمد امان اللہ خان امجد دام فضلہ (۳) مولانا حافظ و قاری محمد فضل اللہ خان نقشبندی دام فضلہ (۴) جناب محمد سعد اللہ خان دام فضلہ کے علاوہ (۵) جناب محمد عبد البصیر خان ذاکر علیہ الرحمہ (۶) مولانا سبطین حیدر مدظلہ (سابق وزیر اوقاف و مذہبی امور، ریاست خیبر پختونخان، پاکستان) (۷) حضرت مولانا شاہ الحمید بن حسن باقوی الملباری مدظلہ (چیف ایڈیٹر ماہنامہ تعلیمی دنیا، کیرلا) (۸) حضرت مولانا ڈاکٹر حسن محمد نقشبندی مجددی قادری مدظلہ (مہتمم لائبریری جامعہ عثمانیہ) (۹) حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد عبد الرحیم نقشبندی قادری مدظلہ (پروفیسر ینبع یونیورسٹی) (۱۰) حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عماد الدین انور نقشبندی مجددی قادری مدظلہ (چیرمین بورڈ آف اسٹڈیز اورینٹل جامعہ عثمانیہ (۱۱) حضرت مولانا علی محمد نقشبندی مجددی قادری مدظلہ (ناظم مدرسہ حسنات العلوم) (۱۲) مولانا محمد مختار خان نقشبندی مدظلہ (کنو ینز سیرت کوئز) (۱۳) سید احمد علی صاحب خطیب و امام جامع مسجد میسرم کے علاوہ راقم الحروف شامل ہے۔

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

آپ علیہ الرحمہ کے علاوہ چار بھائی تھے، جن میں حضرت سید شاہ فرید الدین بشیر بخاری ،حضرت سید شاہ فتح اللہ بشیر بخاری، حضرت سید شاہ شمس اللہ بشیر بخاری رحمھم اللہ کے علاوہ حضرت سید شاہ صمد اللہ بشیر صاحب دام حیاتہ کے علاوہ تین بہنیں شامل ہیں۔

آپؒ کے پسماندگان میں شریکِ حیات (جو ایک متقی، نیک صفت، فریس اور عاشقِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتون ہیں جن کے ایثار و قربانیوں کا حضرت ابورجاءؒ کی خدماتِ دین میں ایک بڑا حصہ شامل ہے۔ اللہ عزوجل صحت و عافیت کے ساتھ آپ عمرِ مبارک میں ترقی عطا فرمائے) کے علاوہ دو فرزند اور پانچ دختران شامل ہیں۔

علالت اور سفرِ آخرت: حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی ساری زندگی جہدِ مسلسل کا دوسرا نام تھا، آپ کو ۲۰۰۹ء میں جمعۃ الوداع کے خطبہ کے دوران فالج کا حملہ ہوا تھا، کئی دن زیر علاج رہنے کے بعد روبہٴ صحت ہوکر دوبارہ ملازمت جاری رکھی، ۱۶ نومبر ۲۱۰۹ء آپ بارگاہِ حضرت سید بخاری شاہ صاحب علیہ الرحمہ میں جلسۂ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شرکت و خطاب فرمایا اور دوسرے دن صبح فجر کی اذان و جماعت کے دوران دوبارہ فالج کا حملہ ہوا جو بہت شدید اور جان لیوا تھا، اسری ہاسپٹل کے بعد سن شائن ہاسپٹل میں زیرِ علاج رہے، صحت یابی کے واپس گھر واپس ہوگئے اور گھر پر محافلِ نعت و قصیدۂ بردہ کا اہتمام فرمایا، دوبارہ ۶ ڈسمبر ۲۱۰۹ بروزِ جمعہ طبیعت میں بگاڑ پیدا ہوا اور ۱۳ دن کی علالت کے بعد اس دارِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت علیہ الرحمہ کے آخری ایام و مراحل بڑے حسرت آفریں تھے، جو کوئی دیکھا یا سنا ہے ایسے خاتمہ کا متمنی رہا، آپ نے دواخانہ یا وینٹلیٹر پر رکھنے سے منع فرما دیا تھا، جس کے باعث آپ کو گھر منتقل کر دیا گیا تھا، ہر دن قصیدۂ بردہ شریف اور نعتیہ محفل کا اہتمام کیا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جارہا تھا۔اس دوران ایک دن فرمایا: ''شہنشاہِ نقشبند کا جلسہ پہلے رشیا میں ہوا، پھر امریکہ میں ہوا اور اب محبوبنگر میں منتقل ہونے والا ہے۔'' ہرلمحہ یہ جملہ آپ کی زبانِ پاک پر جاری تھا: ''میرے آقا جیسا کوئی ہو نہیں سکتا۔''

تین دن قبل سے سفرِ آخرت کی ساری تیاریاں فرمالیے تھے، بروزِ دوشنبہ آیتِ کریمہ اور شام قصیدۂ بردہ کا اہتمام کروایا گیا، بروزِ سہ شنبہ حجامت وصاف صفائی کے ذریعہ تیاری فرمائی۔ ؎

ملن کی شب ہے کفن میں اپنے ☆ میں سج کے گھر سے نکل رہا ہوں

آپ ۲۰/ جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ م ۱۸/ ڈسمبر ۲۰۱۹ بروزِ چہارشنبہ صبح 9:15 بجے سورۂ یٰسں اور یا نبی سلام علیک کی صداؤں میں مسکراتے ہوئے اپنے رفیقِ اعلیٰ کی جانب کوچ فرمایا۔ چہرۂ مبارک قبلہ رخ، چہرے پر مسکراہٹ اور ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ وقت کیلئے آنکھ لگ گئی ہے۔ ؎

دیکھ تو نیازی ذرا سو گیا کیا دیوانہ ☆ ان کی یاد میں شاید آنکھ لگ گئی ہوگی

آپ کے سانحۂ ارتحال کی صبح تقریباً ۱۴ حضرات نے آپ کو خواب میں سفرِ آخرت کی تیاری کرتے ہوئے دیکھا، سلسلۂ عالیہ نقشبند کے صاحب مسند نے تدفین کے دوسرے دن رابطہ کیا اور اطلاع دی کہ وہ خواب میں حضرت ممدوح کو دیکھا کہ آپ ہوائی جہاز کا سفر چھوڑ کر مدینہ منورہ کی سمت جانے والی بس میں اپنا سفر کا آغاز فرمارہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اپنے عزیز واقارب کو چکمہ دے کر میں یہاں آگیا۔ حضرت کی حینِ حیات میں ایک جملہ جو آپ سے اکثر سنا جاتا ''بندہ کہیں بھی رہے مگر وہ مدینہ میں ہے'' کے مصداق رہا۔

آپ کے جلوس ونمازِ جنازہ ہزاروں وابستگان کی شرکت آپ کے خاتمہ بالخیر کا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بین ثبوت ہے۔آپ کی تدفین اور قیام گاہ تشریف لانے والوں میں حضرت مفتی خلیل احمد، حضرت سید غیاث الدین چشتی، حضرت مفتی عظیم الدین، مولانا سید احمد پاشاہ قادری (ایم ایل اے)، حضرت قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی، حضرت مفتی صادق محی الدین، حضرت مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی، حضرت مولانا محمد مصطفی شریف، حضرت ڈاکٹر سید صبغت اللہ نقشبندی، حضرت سید شاہ محمد قبول بادشاہ شطاری، حضرت مولانا عبد الرحمن حموی، حضرت ڈاکٹر محمد عبد المجید، حضرت سید بہاء الدین فاروق انجینیر، حضرت سید صفی الدین قادری وقار پاشاہ، حضرت ڈاکٹر سید جہانگیر علی، حضرت ڈاکٹر سید بدیع الدین صابری، مولانا سید شاہ مرتضی علی صوفی، حضرت سید شاہ ظہیر الدین علی صوفی، مولانا سید لطافت علی، مولانا سید عزیز اللہ قادری، مولانا سید شاہ نعمت اللہ قادری، حضرت سید شاہ سلطان محی الدین قادری، حضرت مولانا سید رضوان پاشاہ قادری، حضرت عرفان اللہ شاہ نوری، سید افتخار پاشاہ صوفی، حضرت عبید اللہ آصف پاشاہ، حضرت مولانا شیخ احمد محی الدین، حضرت ڈاکٹر سمیع اللہ خان، مولانا محبوب شیرف نظامی، مولانا بشیر محی الدین، مولانا سید اسماعیل ہاشمی، مولانا ڈاکٹر حسن محمد نقشبندی، مولانا ڈاکٹر احسن الحمومی، ڈاکٹر محمد عبد العلیم، مولانا سید احمد غوری، مولانا شاہ صوفی عبد القادر مدت فیوضہم العالیہ وغیرہ کے علاوہ ہزاروں مریدین و معتقدین نے شرکت کی۔نمازِ جنازہ و دعا بارگاہِ حضرت محدثِ دکن علیہ الرحمہ میں ۹:۴۵ بجے شب حضرت العلامہ مفتی محمد عظیم الدین صاحب قبلہ (صدر مفتی جامعہ نظامیہ) کی امامت میں ادا کی گئی۔ اور تدفین آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی والدہ ماجدہ کے قدموں میں کی گئی۔ یہ عجیب حسن اتفاق ہے کہ آپ کی والدہ کی رحلت بھی چہارشنبہ ۹:۱۵ بجے صبح ہوئی تھی۔آپ کی فاتحۂ سیوم بروزِ جمعہ ۲۲ جمادی الثانی مسجد حضرت تکیہ ظہور شاہؒ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سید علی چبوترہ ۴ بجے دن عمل میں آئی۔

مدرسۂ انجمن احیاء دین، جامعۃ انوار القرآن للبنات، ٹولی چوکی، مسجد حضرت سید شاہ فیض اللہ حسینیؒ شکر گنج، مسجد حضرت سیدنا عمر میں آپ کے تعزیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا جن میں علماءِ کرام اور مشائخ عظام نے شرکت کی اور آپ کی خدمات کو بھرپور خراج پیش کیا۔

حضرت مولانا عرفان اللہ شاہ نوری قادری صاحب مدت فیوضہ نے خوب قطعۂ تاریخ نکالی:

وصالِ پاک دل مصلحِ امت عارفِ حق عاشقِ رسول ہادیٔ نایابِ بزمِ دلائل الخیرات

۲۰۱۹ء ۱۴۴۱ھ

بندۂ عاجز کریم پروردگار سے ملتجی ہے کہ وہ سیدی و والدی کی مرقدِ پرانوار میں کروٹ کروٹ رحمت اور سکینہ نازل فرمائے اور آپ کے نقوشِ پا پر استقامت کے ساتھ گامزن رہنے کی توفیق نصیب فرما۔ آمین بجاہ طہٰ ویس

عاصی پُر معاصی

حافظ سید شاہ خلیل اللہ بشیر اویس بخاری نقشبندی قادری

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

❁❁❁

حضرت ابورجاء علیہ الرحمہ کی

نعتیں اور مناقب وسلام

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نعت شریف

آپ ہی کے نام کی مجلس ہے شرکت کیجئے
محفلِ میلاد کی آقا صدارت کیجئے

زندگی میں بھی عطاؤں پر عطا جاری رکھیں
حشر میں بھی ہم غلاموں کی شفاعت کیجئے

بھیجئے سوغات آقا کو درودِ پاک کی
اُن کی صورت دیکھنے کی کوئی صورت کیجئے

کیجئے اُن سے محبت کیجئے اُن سے وفا
ہر قدم پر نیکیاں پانے میں عجلت کیجئے

ہند کا ماحول بھی اب بن گیا طائف نما
رحمۃ للعالمیں ہیں آپ رحمت کیجئے

آ گیا دامن پسارے یہ شہید اللہ بشیرؔ
''عرسِ فیض اللہ میں آقا عنایت کیجئے''

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مٹی میرے خیال میں ان کی گلی کی ہے

دشمن پہ اک حسین نظر دوستی کی ہے
یہ بات اور کس کی ہے میرے نبیؐ کی ہے

قرآن پڑھ لو یوسف کنعاں سے پوچھ لو
کونین میں مثال نہ میرے نبیؐ کی ہے

خلد بریں سلام کرے آ کے روز و شب
کیا بات شاہ کون و مکاں کی گلی کی ہے

کاٹی تھی عمر جس کے سہارے اویسؓ نے
ہم عاصیوں کے دل میں بھی حسرت اسی کی ہے

لعل و گہر لبوں سے مرے جھڑتے جاتے ہیں
مٹی میرے خیال میں ان کی گلی کی ہے

بیٹھو ادب سے بزم میں با ہوش با وضو
''عرسِ حضورِ فیضؒ میں آمد نبیؐ کی ہے''

اسراء کا معجزہ ہو کہ شق القمر کی بات
کیا یہ بساط اپنی طرح آدمی کی ہے

ولیوں کے ہے سلوک میں اس کا اثر بشیرؔ
وابستگی جو میرے نبیؐ سے علیؓ کی ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مدحِ نبیؐ میں ہوتی ہے آلِ نبیؐ کی بات

صبح ومسا ہوئی ہے یہاں روشنی کی بات
''ہے بارگاہِ فیض میں نورِ نبیؐ کی بات''

بیٹی بیاہی مال لٹایا حضور پر
ہے بات یار غار کی ایسے سخی کی بات

آل رسول تم سے سلامت ہے فاطمہؓ
ہوتی ہے ہر درود میں تم پر اسی کی بات

قربان ساری مائیں ہیں تم پر اے آمنہؓ
سب کو خوشی دلائی تمہاری خوشی کی بات

ہیں محترم ہر ایک زمانے کے دوش پر
مدح نبی میں ہوتی ہے آل نبیؐ کی بات

اصحاب کا ہی عکس ہے سایہ فگن یہاں
تاروں کے جمگھٹے میں ہوئی چاندنی کی بات

بدعت کے کانوں نے بھی سنا اعتماد سے
اتری ہے دل میں یا نبیؐ بس یا نبی کی بات

بیٹھو نکیر و تم بھی تو سن لو یہ شوق سے
تم کو سناؤں میں بھی تو میرے نبی کی بات

معراج کا خلاصہ فقط اتنا ہے بشیرؔ
اک روشنی سے جا ملی اک روشنی کی بات

آ کر جناب فیض میں فیضان پایئے
ہے یہ بشیرؔ جیسے کسی مدعی کی بات

۞۞۞

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ساری امت داخلِ جنت ہوئی

ساری امت داخلِ جنت ہوئی آپ کی صورت سے یہ صورت ہوئی
جو کی سوکھی روٹیاں پانی نمک نوری دستر خوان کی زینت ہوئی
میرے ہونٹوں پر بھی ہے نعتِ شریف مجھ سے بھی حق کی ادا سنت ہوئی
بڑھ گئیں میری سعادت مندیاں ''عرسِ فیض اللہ میں شرکت ہوئی''
ان کے قدموں میں میں جھکتا ہی گیا میرے سے کی کیا سے کیا قیمت ہوئی
جیسے اندھیاروں میں ابھرے آفتاب شاہِ والا آپ کی بعثت ہوئی
تھر تھرایا چاند سورج کا نظام آپ کی انگلی کو جب حرکت ہوئی
عرشیوں کو بھی پسندیدہ بلال آپ کے لہجے کی ہی لکنت ہوئی
پھر تصور میں چراغاں کیجئے آپ کو دیکھے ہوئے مدت ہوئی
میں بھی کہلایا غلامِ مصطفی کچھ زیادہ ہی میری عزت ہوئی
آمد آمد میرے آقا کی بشیؔر
دین کے فیضان میں برکت ہوئی

۞۞۞

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مرا شہرِ دکن تو شہر ہے اللہ والوں کا

خدا خالق تو ہے لیکن نبی کا نام کیا نکلا
شہ شرفیؒ کی محفل میں نبی کا تذکرہ نکلا

زہیرِ کعب سے قصداً قصیدہ خوب کیا نکلا
خدا شاہد ہے اک اک لفظ ایک ایک لاکھ کا نکلا

نبی کی آل پر بھی ظلم کی وہ انتہا دیکھو
بتائے کیا کوئی تاریخ میں وہ سانحہ نکلا

سہروردی ہو چشتی قادری یا نقشبندی ہو
سبھی اہل طریقت کا علی سے رابطہ نکلا

نبی کا نام لیوا سب خردمندوں پہ بھاری ہے
کہ اس کی ٹھوکروں سے آگہی کا ہر نشہ نکلا

مرا شہرِ دکن تو شہر ہے اللہ والوں کا
کہ ذرّہ ذرّہ میرے شہر کا محوِ ثنا نکلا

اَمَر تھا سات ہی اشعار کے سننے سنانے کا
رہی آمد بھی کچھ ایسی نیا اک مجموعہ نکلا

نبی کے نام لیوا ہیں اسی سے کام بنتے ہیں
ہزاروں تذکروں میں بھی نبی کا تذکرہ نکلا

نبی کے عشق کی ہیں انتہا بوبکر، عمر عثماں
فدا حیدر ہوئے ہیں فاتحِ خیبر وہ کیا نکلا

بڑے سرکار ہیں آقا بڑی ان کی حکومت ہے
بشیرؔ ان کے غلاموں کا مقدر بھی بڑا نکلا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

بشیرؔ اس دور میں سنت پہ چلنا ہے بڑا مشکل
شفاعت اہلِ سنت کے لئے بس اک صلہ نکلا

بضمن عرسِ حضرت شاہ شرفی علیہ الرحمہ

کیجئے امی لقب کی معنوی تفسیر بھی

امت عاصی کی بخشش بے گماں ہوجائے گی
میرے آقا کی طبیعت شادماں ہوجائے گی

کلمۂ وحدت میں ان کا نام بے وجہ نہیں
ان کی نسبت ذات ان کی غیب داں ہوجائے گی

رات بھر بستر مصلیٰ ہی بنا رہ جائے گا
ٹھیرے ٹھیرے صبح کی روشن اذاں ہوجائے گی

حشر میں باقی رہے گا دھوپ کا کیونکر غرور
رحمت عالم کی کملی سائباں ہوجائے گی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

کیجئے امی لقب کی معنوی تفسیر بھی
صورت اسمائے حسنیٰ ضوفشاں ہوجائے گی

ایک دندان مبارک کو لگے دھکا بشیرؔ
نذر خود بتیس دندانوں کی جاں ہوجائے گی

۞۞۞

نام ایک ہے نبی، دوسرا نور ہے

باغِ ہستی میں رونق فزا نور ہے — ہر طرف یا نبی آپ کا نور ہے

ایک قندیل روشن ہے محراب میں — نور کا حال نورٌ علی نور ہے

کیوں نہ قوسین کی ہوگی کھیتی ہری — شغل ہے نور کا مشغلہ نور ہے

یہ اضافہ بھی ہے اُن کے القاب میں — نام ایک ہے نبی دوسرا نور ہے

اُن کے نظروں کی حد زاویہ نور کا — اُن کے فیضان کا دائرہ نور ہے

آیتوں نے بھی قرآن پڑھ کر کہا — میرے آقا کا رُخ والضحیٰ نور ہے

ایکم مثلکم کا تفاوت کہے — روپ میں ایک بشر کے چُھپا نور ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

جس پہ پڑھ جائے اس کو منور کرے — اُن کی نظروں میں بے انتہا نور ہے

یہ فیضانِ عبد اللہ شاہؒ ہے بشیرؔ
اُن کی محفل میں اب تذکرہ نور ہے

❁❁❁

بات آقا کی چلی تو آنچہٗ خوباں ہوا

نسبت آقا ملی، ہر درد کا درماں ہوا
جان ودل سے جب رسول اللہ پر قرباں ہوا

سج گیا عرش بریں تا فرش ہے نور سماں
صاحب معراج کی عظمت کا سب ساماں ہوا

ہر نبی سے مُعَنْوَنْ خاص کچھ اوصاف حق
بات آقا کی چلی تو آنچہٗ خوباں ہوا

صبح کو تصدیق کی معراج نے بوبکر کی
ہوگئی تصدیق حق ، صدیق کا اعلاں ہوا

نور ہی تھا نور ہر سو ، وقت میلاد النبی
ہادیٔ انسانیت سے آدمی انساں ہوا

مل گئی عزت تجھے اُس دن بشیرؔ شادماں
آل پر اصحاب پر جس دن تو قرباں ہوا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

❁❁❁

نعتِ شہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ ہیں سب سے نامور آقا
سارے نبیوں سے معتبر آقا

ہم تو رہتے ہیں بے خبر خود سے
آپ ہیں سب سے باخبر آقا

جس جگہ آپؐ کا پسینہ ہے
جاں لگادیں گے داؤ پر آقا

میری بگڑی یہیں پہ بنتی ہے
کیوں پھروں میں اِدھر اُدھر آقا

چاہے اچھا ہو یا برا کوئی
آپ ہیں سب سے باخبر آقا

کنکروں نے جو مار ماری تھی
جہل اب تک ہے منتشر آقا

آپ رکھتے ہیں ہر طرح ہر دم
چشمِ رحمت بشیرؔ پر آقا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اپنے آقا کی بہرحال ستائش کرنا

عشقِ آقا میں فنا ہونے کی کوشش کرنا
اُن کے دربار میں مرجانے کی خواہش کرنا
تم خدارا نہ یہ کوشش کرو ہرگز ہرگز
صرف آقا کی بہرحال ستائش کرنا
ناز کرتا ہے بجرا کی بھی قسمت پہ کوئی
میرے سرکار بھی نعمت کی تو بارش کرنا
خود خدا بھی ہے ثناء خوانِ نبی قرآں میں
بس تو انسان سمجھنے کی بھی کوشش کرنا
حشر میں آقا شناسی کی علامت ہے یہی
رب سے امت کی شفاعت کی سفارش کرنا
گھر تھا جابرؓ کا ، صحابہ کا بڑا سا لشکر
اے بشیرؔ اس کے سوا اور تجھے کیا آیا
اپنے آقا کی بہرحال ستائش کرنا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

مدینے میں کٹے میرا ہراک پل یارسول اللہ

لبوں پر آپ کا ہے نام پل پل یا رسول اللہ
جبیں پر حادثوں کی آگئے بل یا رسول اللہ

مدینہ ہی نظر آتا ہے مجھ کو جس طرف دیکھوں
ہراک منظر ہے ان آنکھوں سے اوجھل یارسول اللہ

بلا لیجئے مجھے طیبہ دکھا دیجئے مجھے روضہ
ہے میرے مسئلے کا اب یہی حل یا رسول اللہ

حوالینا کا منظر دیکھ کر سب نے کہا یکلخت
اشارے پر امڈ آتے ہیں بادل یا رسول اللہ

درودِ پاک کا جوہر ودیعت ہوگیا جب سے
دلوں کے آئینے ہوتے ہیں صیقل یا رسول اللہ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

ذرا سا بھی اگر گستاخ ہوجائے قلم میرا
تو ہوجائیں یہ میری انگلیاں شل یا رسول اللہ

بشیرؔ ایسا کرم ہو ، منتقل ہو جسم طیبہ میں
مدینے میں کٹے میرا ہر اک پل یا رسول اللہ

✡✡✡

قیامِ حق ہوا ترسٹھ برس میں

جہاں میں جشنِ میلاد النبی ہے
میرے آقا کی ہر سو روشنی ہے

غلامی سے مرے دل میں خوشی ہے
یہ نسبت ہے مری وابستگی ہے

ہری گنبد کی دل میں روشنی ہے
میری آنکھوں میں جو گنبد بسی ہے

مجھے نسبت نبی کی کیا ملی ہے
مجھے سب کچھ ملا ہے کیا کمی ہے

اگر تقدیر میں دیدِ نبی ہے
میں سمجھوں گا مری خوش قسمتی ہے

قیامِ حق ہوا ترسٹھ برس میں
ہمارے حق میں صدیوں کی صدی ہے

بشیرؔ اسوہ نبی کا ہے مکمل
ہماری زندگی کیا زندگی ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اونٹوں کو کٹادینا عربوں میں کھلادینا

صدقے میں پیمبر کے یہ دن بھی دکھادینا ۔۔۔ میلاد کی محفل میں سرکار جگہ دینا
میلاد کی محفل میں میلاد سنا دینا ۔۔۔ میلاد کی برکت سے جنت کی ہوا دینا
بو لہب کا باندی کو آزاد کرا دینا ۔۔۔ ہر پیر کو آقاؐ کا اس طرح جزا دینا
میلاد کی خوشیوں میں تھے عبد مُطلّبؓ بھی ۔۔۔ اونٹوں کو کٹادینا عربوں میں کھلادینا
والبعث کی دعا بن کر، عیسیٰ کی بشارت سے ۔۔۔ اور آمنہ بی بی کا بعثت کا پتہ دینا
بارہ کی ہے شب افضل حتی کے قدر سے بھی ۔۔۔ ارشاد محدثؒ اے کا دنیا کو پڑھا دینا
جس نے بھی زیارت کی پائی ہے شفاعت وہ ۔۔۔ سرکارؐ کا یہ مژدہ دنیا کو سنا دینا
بلوالو مدینہ میں ازراہِ کرم آقاؐ ۔۔۔ گلیوں میں بسی خوشبو ہم کو بھی سنگھا دینا

حسرت لیے پھرتا ہے دل میں یہ بشیرؔ عاصی
مرجاؤں تو قدموں میں تھوڑی سے جگہ دینا

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

اے حضرت ابوالحسنات سیدی عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری محدثِ دکن علیہ الرحمہ نے فرمایا: ''شبِ قدر سے افضل شبِ میلاد ہے۔ کیونکہ قدر کا تعلق عمل سے ہے اور میلاد کا تعلق ایمان سے ہے، ایمان افضل اعمال سے۔'' (میلادنامہ)

خاک طیبہ ہر حسن کا نسخہ بھی ہے اے عاشقو

''نعت کہنی سننی ہے اب باوضو ہوجایئے''
ہے ادب توقیر لازم قبلہ روہو جایئے

مت سمجھنا اپنے جیسا اک بشر سرکار کو
ایکم مثل سمجھ کر سرخرو ہو جایئے

ہے حدیث پاک احسان نبی سالک پہ بھی
حب وطاعت میں مکمل ہو بہو ہو جایئے

آپ ہوں گر طالب دیدار آقا خواب میں
کرکے آقا کا تصور باوضو ہو جایئے

نعت پاک مصطفی سننے سنانے آیئے
بس ادب توقیر سے ہی سرخرو ہو جایئے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خاک طیبہ حسن کا نسخہ بھی ہے اے عاشقو
چہرے پر مل مل کے اپنے خوب روہوجایئے

ذکر اسم ذات ہو یا ہو نفی اثبات کی
اللہ اللہ کہتے کہتے ھَا و ھُوَہو جایئے

قرب آقاؐ چاہئے گر دین ودنیا میں بشیرؔ
اپنے آقاؐ پر ہو صَلُّوۡا سَلِمُوۡ ہوجایئے

نورِکون ومکاں مصطفی مصطفی

روشنی کا جہاں مصطفی مصطفی
نورِ کون و مکاں مصطفی مصطفی

ہیں مری حرزجاں مصطفی مصطفی
دل مرا شادماں مصطفی مصطفی

میری وردِ زباں مصطفی مصطفی
ہیں مرے پاسباں مصطفی مصطفی

ہیں فرشتے بھی شیدائے شاہِ زماں
وہ بھی ہیں نعت خواں مصطفی مصطفی

آپ ہی سے ہوا ہم کو عرفانِ حق
عارفِ عارفاں مصطفی مصطفی

سن تو لے اے خدا مری آہ و فغاں
ہیں مرے رازداں مصطفی مصطفی

ہے فدا جان و دل سے بشیرؔ آپ پر
اس کے باپ اور ماں مصطفی مصطفی

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

نذرانۂ عقیدت بموقع آل انڈیا گولڈ میڈل مقابلہ ۲۰۰۵ء

نعتیں سننے آئے ہیں نعتیں پڑھنے آئے ہیں
ملک کے کونے کونے سے کیسی دھوم مچائے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

جان لٹانے آئے ہیں عشق بڑھانے آئے ہیں
حبِّ نبی کے چراغوں کو دل میں جلانے آئے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

جشنِ نعتِ سرور میں سر کے بل ہم آئے ہیں
بزم کی رونق کہتی ہے تشریف آقا لائے ہیں
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

درس ثنا کا لینا ہے عشق نبی کا پینا ہے
اسی شغل میں یارو ہمیں جینا ہے اور مرنا ہے
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

حبِّ نبی لے جائیں گے نعتیں پڑھتے جائیں گے
مرتے دم تک نعت ہی کو حرزِ جان بنائیں گے
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ نبی میں لذت ہے نعتِ نبی میں الفت ہے
نعتِ نبی میں قربت ہے عزت ہے اور عظمت ہے
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

مسجدِ فیض اللہ بنی دانش گاہِ ذکر نبی
جشن میں آنے والوں کو دونوں جہاں کی ملے خوشی
صلی اللہ علیہ وسلم - صلی اللہ علیہ وسلم

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

منقبتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صدیق تو مشیروں میں پہلے مشیر ہیں
فیضِ نظر سے آپؐ کی روشن ضمیر ہیں

صدیق بھی عمر ہیں عثمان اور علی
صدیق میرے شاہ کے پہلے وزیر ہیں

عشق رسول کی یہ انوکھی مثال ہے
پہلو میں آقا کے ہی سکونت پذیر ہیں

صدیق کو بھی حال کی اپنی خبر نہیں
اور پوچھتے ہیں کیسے میرے دستگیر ہیں

احسان سارے لوگوں کا میں کرچکا ادا
صدیق کا صلہ بھی تو ربّ کبیر ہیں

گھر میں مرے خدا ہے خدا کا رسول ہے
انفاق میں بھی دیکھئے اول اخیر ہیں

عشقِ رسول ہوگیا ثابت وہ ثور میں
آقا پہ جاں نثاری میں وہ بے نظیر ہیں

صدیق کا غلام ہے ادنی بشیرؔ بھی
شامل ہمیں بھی کیجئے ہم بھی حقیر ہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

منقبتِ سیدنا مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ

ہر وقت مسکرانے کی عادت ہیں مرتضیٰ
آقا کی خوش مزاجی کی سنت ہیں مرتضیٰ

گم کردہ منزلوں کا نشاں ان کا نقشِ پا
موہوم راستوں کی بشارت ہیں مرتضیٰ

ہجرت کی شب وہ یار کے بستر پہ سوگئے
حکمِ نبی پہ محوِ اطاعت ہیں مرتضیٰ

خیبر کے در کو ڈھال بنا کر لڑیں ہیں جنگ
پروردگارِ کُل کی وہ قوت ہیں مرتضیٰ

تھاما ہے جس کو امتِ عاصی نے پیار سے
سرکار کا وہ دامنِ نسبت ہیں مرتضیٰ

پھیلی ہے ان کے دم سے شریعت کی روشنی
سرچشمۂ علومِ طریقت ہیں مرتضیٰ

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

چشتی ہو، قادری ہو، سہرورد نقشبند
ہر سلسلہ کے شاہِ ولایت ہیں مرتضیٰ

جس نور سے خدا نے بنایا رسول کو
اس نور ہی کی پَرتو و خلقت ہیں مرتضیٰ

دونوں سے ہے عمارتِ دینِ خدا بشیؔر
بنیاد شاہِ ولا ہیں اور چھت ہیں مرتضیٰ

منقبت خاتون جنت حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

دختر ہیں ماں خدیجہ کی آئینہ رسول
بی فاطمہ ہیں نور، جگر گوشہ رسول

سادات جتنے آل رسول خدا سے ہیں
اپنائیں گے فقط وہ سبھی جادۂ رسول

دنیا میں آخرت میں ہوئے سرخرو
ہیں حب اہل بیت میں دیوانۂ رسول

منقول ایک ایسی روایت بھی آئی ہے
خیرالنساء نے دیکھ لیا جلوۂ رسول

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

خاتون جنت آئیں گی جنت میں جس گھڑی
ہم منقبت سنائیں گے دلداۂ رسول

رکھ آرزو بشیؔر ملے جنت البقیع
یہ صدقہ بتول ہے یہ صدقہ بتول

۞۞۞

منقبتِ حضرت بابا تاج الدین علیہ الرحمہ

صاحبِ خرق و کرامت بابا تاج الدین ہیں
مخزنِ لطف و عنایت بابا تاج الدین ہیں

خوش نصیبی پر کریں گے جسقدر بھی ناز ہم
جب سے فیضانِ ولایت بابا تاج الدین ہیں

گو کہا کہ ایک دن، میں شاہِ ہفت اقلیم ہوں
اصل میں شاہِ ولایت بابا تاج الدین ہیں

اولیاء اللہ میں اونچا مقام ان کا بھی ہے
جاری ہے فیضِ شہادت بابا تاج الدین ہیں

اولیاء اور صوفیاء کی دوستی کام آئے گی
کیونکہ وہ نائب رسالت بابا تاج الدین ہیں

عالمِ امت ہیں مثلِ انبیائے سابقین
مستند ان کی ہے نسبت بابا تاج الدین ہیں

ذُکّرَ اللہ میں شمار ان کا نہ کیونکر ہو بشیرؔ
اس کی بھی شرحِ ولایت بابا تاج الدین ہیں

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

۞۞۞

منقبتِ حضرت ابوالفداء

پروفیسر محمد عبدالستار خان نقشبندی مجددی قادری علیہ الرحمہ

قرآن کا حدیث کا عرفان عام ہے
اب بھی فدا کے علم کا فیضان عام ہے

جو ترجمہ کیا تھا زجاجہ کا آپ نے
احناف پر یہ آپ کا احسان عام ہے

اسلام کے اصولوں پہ ہوجاؤ کاربند
اللہ کے نبی کا یہ فرمان عام ہے

ہوتا ہے اجتماع یہاں اہل عشق کا
حضرت ابوالفداء کا یہ ایوان عام ہے

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE

سب کے لبوں پہ ذکر ہے خیر الانام کا
محفل میں ان کے آنے کا امکان عام ہے

وصفِ حبیب کیسے بیاں کیجئے بشیرؔ
ذاتِ حبیب کا کہاں عرفان عام ہے

۞۞۞

سلام ببارگاہِ سید الانام ﷺ

اے مدنی ہاشمی آپ پہ لاکھوں سلام
آپ سے ہے ہر خوشی، آپ پہ لاکھوں سلام

دل میں شمعِ مصطفی، لب پہ ذکر مصطفی
عشق کی بھی لوبڑھی، آپ پہ لاکھوں سلام

در پہ پھر بلائیے، دل کو سکوں دیجئے
مل جائے گی کتنی خوشی، آپ پہ لاکھوں سلام

نقش پاک کی دید ہو، عاشقوں کی عید ہو
اس میں نہ ہو پھر کمی، آپ پہ لاکھوں سلام

میری ماں بھی باپ بھی، آل بھی اولاد بھی
صدقے سب کی زندگی، آپ پہ لاکھوں سلام

آپ میرے پاس ہیں، آپ میرے ساتھ ہیں
مجھ کو ہے بس کیا کمی آپ پہ لاکھوں سلام

اِذنِ سفر ہو عطا، آپ کے دربار کا
آجائے مُبارک گھڑی آپ پہ لاکھوں سلام

دل میں میرے آپ ہیں، ذہن میں بھی آپ ہیں
وِرد ہے ہر دم یہی آپ پہ لاکھوں سلام

آل نبی سے ہمیں دین بھی دنیا ملی
سرکار کی قربت ملی، آپ پہ لاکھوں سلام

ذکر نبی سے بشیؔر مل گئی عزت تجھے
ورنہ تو کیا تھا کبھی، آپ پہ لاکھوں سلام

ABUL FIDA ISLAMIC RESEARCH CENTRE